کم قیمت اور معیاری جاسوسی ادب

ڈائری کا راز

مصنف برٹ ہالیڈے
مترجم اثر نعمانی

Rs. 2.25

کامران سیریز راولپنڈی

Urdu Translation of Brett Halliday's famous "Michael Shayne" Novel

"Date with a Dead Man"

ڈائری کا راز

مصنف...... برٹ ہالیڈے

مترجم...... اثر نعمانی

ادارہ کتاب گھر : http://kitaabghar.com

kitaab_ghar@yahoo.com

ابتدائیہ

اس مرتبہ امریکہ کے ایک اور مشہور مصنف برٹ ہالیڈے کو قارئین سے متعارف کرایا جا رہا ہے۔ برٹ ہالیڈے (Brett Halliday) کا اصل نام "Davis Dresser" ہے۔ اور یہ ناول "Date with a dead man" اُن کی مشہور سیریز "Michael Shayne" سے لیا گیا۔ امید ہے آپ یقیناً اس کے عظیم کردار مائیکل شین سے مل کر خوش ہوں گے۔

وکیل مائیکل شین کو اس بار ایک ڈائری کا عقدہ حل کرنا پڑ رہا ہے۔ سمندری طوفان میں تباہ ہونے والے جہاز کے ایک مسافر کی یہ عام سی ڈائری اچانک ہی بہت خاص اہمیت اختیار کر لیتی ہے۔ اس ڈائری کے حصول کے لئے شہر کے ایک متمول گھرانے کے چیدہ چیدہ افراد بڑی سے بڑی قیمت دینے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ مائیکل شین کا موکل ہر حال میں ڈائری حاصل کرنا چاہتا ہے اور جس اخباری رپورٹر کی تحویل میں وہ ڈائری ہے وہ اُسے کسی فرد کو بھی دکھانے کا روادار نہیں۔ ایسی حالت میں مائیکل شین کیا حکمت عملی اختیار کرتا ہے؟ ایسا کیا راز تھا اُس ڈائری میں کہ جس کی وجہ سے دو افراد قتل ہو گئے؟ یہ سب جاننے کے لئے ناول "ڈائری کا راز" ملاحظہ کیجئے۔

ادارہ کامران سیریز ایک عرصہ سے انگریزی کے چیدہ چیدہ شاہکار ناولوں کے معیاری ترجے منفرد انداز سے پیش کر رہا ہے جو قارئین نے بے حد پسند فرمائے ہیں اور اب تک نہ صرف یہ کہ تمام شائع شدہ ناولوں میں سے کسی ایک کے بھی ناپسند ہونے کی شکایت نہیں ملی بلکہ بہت سے باذوق حضرات نے دل کھول کر ان کی تعریف کی ہے۔ ادارہ ایسے تمام حضرات کے تعاون اور حوصلہ افزائی کا شکریہ ادا کرتا ہے۔

ادارہ

☆..............☆..............☆

پہلا باب

مائیکل شین سونے کے لئے لیٹنے سے پہلے ایک آخری گلاس پی رہا تھا کہ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اس نے اس مداخلت بیجا پر گھور کر فون کی طرف دیکھا اور پھر جیسے بدرجہ مجبوری گلاس سیدھے ہاتھ سے الٹے ہاتھ میں منتقل کرتے ہوئے سیدھے ہاتھ سے ریسیور اٹھالیا۔

''مائیکل۔ کیا تم ابھی تک جاگ رہے ہو''۔ لوسی ہیملٹن کی آواز ابھری۔

''بس اب سونے ہی والا تھا''۔ شین نے جواب دیا۔

''تو سونے کے بجائے جلدی سے یہاں پہنچو''۔ لوسی نے تیزی سے بولتے ہوئے کہا۔ ''میں اپنے مکان کے بالکل سامنے بوسوک آرمس کی بلڈنگ سے بات کر رہی ہوں''۔

شین نے گلاس کی باقی شراب ایک ہی گھونٹ میں ختم کر دی۔

''کیا بات ہے جون''۔

''میں اس وقت مسز گروٹ کے کمرے میں بیٹھی ہوں''۔ لوسی نے بتایا۔ ''ان کے کمرے کا نمبر چار سو چون ہے۔ مسز گروٹ اپنے شوہر کی گمشدگی سے بہت پریشان ہیں''۔

''گروٹ''۔ شین نے سوچتے ہوئے کہا۔ ''نام تو کچھ سنا ہوا معلوم ہوتا ہے''۔

''تم نے ان کے بارے میں اخبار پڑھا ہوگا''۔ لوسی نے جواب دیا۔ ''مگر ان باتوں میں وقت مت ضائع کرو۔ جتنی جلد ممکن ہو یہاں آنے کی کوشش کرو''۔ لوسی کی آواز سے محسوس ہوتا تھا کہ بات ضروری اور اہم ہے۔

''اچھی بات ہے میں پندرہ منٹ میں آرہا ہوں''۔ شین نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔ اپنے الٹے کان کی لو کھینچتے ہوئے وہ برابر یہی سوچ رہا تھا کہ اس نے مسٹر گروٹ کا نام کہاں سنا ہے۔ اخبار میں۔ تو پھر اخبار میں اس کے بارے میں ایسی کیا خبر تھی مگر ذہن ساتھ نہیں دے رہا تھا۔ شین نے ٹائی کی گرہ کستے ہوئے کوٹ کے بٹن لگائے اور چلنے کے لئے کھڑا ہو گیا۔

پانچ منٹ اسے گیراج سے کار نکالنے میں لگے اور اگلے پانچ منٹ میں تیز رفتاری سے کار چلاتا ہوا وہ لوسی کے فلیٹ والی گلی میں پہنچ چکا تھا۔ گلی بالکل خالی تھی۔ بوسوک آرمس کی عمارت گلی کے بالکل سامنے واقع تھی۔ شین نے کار بلڈنگ کے سامنے کھڑی کی اور اندر داخل ہوا۔ راہداری کے گوشے میں سوئچ بورڈ کے سامنے ایک ادھیڑ عمر کی عورت بیٹھی ہوئی تھی۔ قدموں کی چاپ سننے کے باوجود اس نے شین کی طرف توجہ دینا ضروری نہیں سمجھا۔ شین اس کے قریب سے گزرتا ہوا ایک خودکار لفٹ کی طرف بڑھ گیا اور لفٹ نے اسے چوتھی منزل پر پہنچا دیا۔ لفٹ سے اتر کر 414 نمبر

اپارٹمنٹ کی تلاش میں ادھر ادھر دیکھا اور جلد ہی تلاش کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ دستک کے جواب میں لوسی نے دروازہ کھولا اور وہی کپڑے پہنے ہوئے تھی جنہیں پہن کر آفس میں آئی تھی۔

لوسی شین کو لئے اندر پہنچی۔

''یہ مسز گروٹ ہیں''۔ اس نے ایک نیم پختہ عمر کی سنجیدہ صورت خاتون کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔ ''انہیں معلوم ہے کہ میں تمہارے پاس کام کرتی ہوں چنانچہ نصف گھنٹہ پہلے جب یہ اپنے شوہر کی عدم موجودگی سے زیادہ پریشان ہونے لگیں تو انہوں نے مجھے فون کر کے پوچھا کہ میرے خیال میں انہیں ایسی صورت میں کیا کرنا چاہئے''۔

''میں نے مس لوسی سے کہا تھا کہ مسٹر شین بہت مصروف آدمی ہیں۔ انہیں زحمت نہیں دینا چاہئے مگر یہ مانی ہی نہیں اور......''

''اور اچھا کیا کہ نہیں مانی''۔ لوسی نے مسز گروٹ کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

کمرے میں کرسی پر ایک اور شخص بھی بیٹھا ہوا تھا جو شین کو اندر آتے دیکھ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ ایک تندرست و توانا جسم چوڑے چکلے شانوں اور بھاری چہرے کا آدمی تھا اور چہرہ دھوپ سے اتنا تپا ہوا معلوم ہوتا تھا کہ بالکل سیاہ ہو رہا تھا۔ آنکھیں بھورے رنگ کی اور سر کے بال سیاہ تھے۔ اس کے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ شین کی آمد پر خوش نہیں ہے۔ اس کا لباس معمولی اور نیا خریدا ہوا لگ رہا تھا۔

''یہ مسٹر کننگھم ہیں''۔ مسز گروٹ نے تعارف کراتے ہوئے کہا اور یہ نام سنتے ہی شین کو سب کچھ یاد آ گیا۔

''اب مجھے یاد آ گیا ہے''۔ وہ کننگھم سے مخاطب ہوا۔ ''تم اور مسٹر جیسپر گروٹ اس جہاز کے عملہ کے آدمی تھے جو کچھ دن پہلے سمندر میں گر کر تباہ ہو گیا تھا''۔

''جی ہاں''۔ کننگھم نے سر جھکاتے ہوئے جواب دیا۔ ''میں اسٹیوارٹ کا کام کرتا تھا اور مسٹر گروٹ پائلٹ تھے''۔

''ایک چھوٹی سی کشتی پر کھلے سمندر کی طوفانی موجوں کا مقابلہ کرنا واقعی بڑی ہمت کی بات تھی''۔ شین نے تعریف کی۔

''اور وہ بھی ایک دو دن نہیں پورے نو دن''۔ کننگھم نے بتایا۔ ''نویں دن جا کر کہیں ہمیں سمندر سے نکالا گیا ہے''۔

''تو آپ کے خیال میں آپ کے شوہر کہیں گم ہو گئے ہیں''۔ شین مسز گروٹ کی طرف گھوم گیا۔ ''یہ کب کی بات ہے''۔

''وہ ابھی کل ہی واپس آئے تھے مسٹر شین''۔ گروٹ نے جواب دیا۔ ''اتنی طویل گم شدگی کے بعد جب کہ میں ان کی زندگی کے بارے میں بھی مایوس ہونے لگی تھی خدا نے انہیں زندہ سلامت واپس بھیج دیا اور ایک رات بھی سکون کی نہیں گزری تھی کہ اب یہ......''۔ مسز گروٹ کہتے کہتے رک گئیں۔

''آپ کی پریشانی بالکل بجا ہے''۔ لوسی نے ہمدردی سے کہا اور شین کی طرف دیکھ کر بولی۔ ''وہ آٹھ بجے مسز گروٹ کو یہ بتائے بغیر کہ کہاں جا رہے ہیں گھر سے نکل گئے۔ صرف اتنا کہا تھا کہ گھنٹہ بھر میں واپس آ جائیں گے۔ آج شام انہوں نے مسٹر کننگھم کو کھانے پر بلایا تھا۔ جب کافی دیر گزرنے کے بعد بھی نہیں آئے تو مسز گروٹ نے پریشان ہو کر مجھے فون کیا۔ میں نے پولیس میں رپورٹ کرنے کا مشورہ دیا تھا مگر مسز گروٹ

اسے اچھا نہیں سمجھتیں“۔

”بات یہ ہے کہ جیسپر کا رویہ تمام دن بڑا عجیب سا رہا تھا“۔ مسز گروٹ نے فکر مند لہجہ میں کہا۔ ”دن کا زیادہ حصہ وہ بالکل خاموش اپنی کرسی پر بیٹھے کچھ سوچتے رہے۔ میرا بات کرنا بھی انہیں پسند نہیں تھا۔ انہیں امید تھی کہ اخبارات میں تمام واقعات کی اشاعت کے بعد ہاؤلے خاندان کے لوگ انہیں ضرور فون کریں گے۔ میں نے کہا کہ وہ فون نہیں کرتے تو تم کرلو مگر اس پر وہ غصہ ہوگئے کہ میں سوچے سمجھے بغیر ان کے معاملات میں دخل نہ دوں“۔

”ہاؤلے خاندان کے لوگ“۔ شین نے وضاحت طلب انداز میں لوسی کی طرف دیکھا۔

”معلوم ہوتا ہے تم نے اخبار کی خبریں غور سے نہیں پڑھی ہیں“۔ لوسی نے جواب دیا۔ ”تباہ شدہ ہوائی جہاز یورپ سے سپاہیوں کی ایک بڑی تعداد لے کر آرہا تھا اور البرٹ ہاؤلے واحد سپاہی تھا جو اس حادثہ میں زندہ بچا تھا۔ اسے مسٹر گروٹ اور مسٹر کننگھم نے سمندر میں بہتے ہوئے دیکھ کر اپنی کشتی میں سوار کرالیا تھا مگر اس سے پہلے کہ یہ لوگ بچائے جاسکتے وہ مرگیا“۔

”ہم نے اسے بچانے کی ہر ممکن کوشش کی تھی“۔ کننگھم نے بتایا۔ ”جیسپر نے بالکل ایک باپ کی طرح اس کی تیمارداری کی۔ اپنے راشن اور پانی سے اسے حصہ دیتا رہا۔ اگر وہ مرگیا تو اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں ہے ہاؤلے خاندان ہمیں موردِ الزام نہیں ٹھہرا سکتا“۔

”مجھے یقین ہے کہ جیسپر نے اس بیچارے لڑکے کی جان بچانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی ہوگی“۔ ”مسز گروٹ نے تائید کی۔ ”ان لوگوں کو کم سے کم اتنا تو کرنا ہی چاہئے تھا کہ فون کرکے اپنے لڑکے کے حالات معلوم کرتے اور جیسپر نے اس کے لئے جو کچھ کیا تھا اس کا شکریہ ادا کرتے“۔

”ہاؤلے خاندان تو میامی میں رہتا ہے نا“۔ شین نے لوسی سے پوچھا۔

”جی ہاں“۔ لوسی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ”بہت مالدار لوگ ہیں۔ جب اخبارات میں مسٹر گروٹ اور مسٹر کننگھم کے بچنے کی خبریں شائع ہوئیں اور یہ معلوم ہوا کہ البرٹ ہاؤلے بھی ان کے ساتھ تھا جو سمندر میں ہی مرگیا تو رپورٹروں نے ہاؤلے خاندان سے بھی رابطہ قائم کیا تھا مگر ان لوگوں نے اس بارے میں کوئی تبصرہ کرنے یا بیان دینے سے بالکل انکار کردیا“۔

”اور آپ کو اس بات کا کوئی اندازہ نہیں ہے کہ آپ کے شوہر شام کے وقت کہاں جاسکتے ہیں“۔ شین نے مسز گروٹ سے پوچھا۔

”بالکل نہیں۔ جیسا کہ میں نے بتایا ان کا طرزِ عمل دن بھر بڑا عجیب سا رہا“۔ مسز گروٹ نے جواب دیا۔ ”البتہ یہ جانتی ہوں کہ انہوں نے آج سہ پہر کے وقت کسی کو ٹرنک کال کی تھی۔ یہ پتہ نہیں کہ کس کو میں جب کمرے میں آئی تو وہ فون رکھ رہے تھے۔ اس کے بعد کچھ دیر کے بعد جیسے کسی فیصلہ پر پہنچتے ہوئے وہ اٹھے اور ایک گھنٹہ بعد آنے کے لئے کہہ کر گھر سے نکل گئے۔ یہ تقریباً تین گھنٹے پہلے کی بات ہے“۔

”کیا مسٹر گروٹ اپنی کار چلاتے ہیں“۔ شین نے ٹرے میں سگریٹ مسل کر بجھاتے ہوئے پوچھا۔

”ہمارے پاس کوئی کار ہی نہیں ہے“۔ مسز گروٹ نے بتایا۔ ”جیسپر عام طور پر ڈیوٹی کے سلسلہ میں باہر رہتے تھے چنانچہ کار کی کوئی ایسی ضرورت بھی نہیں پڑتی تھی۔

شین نے چاروں طرف کمرے میں فون کی تلاش میں نظریں دوڑائیں۔

''میں پہلے پولیس سے معلوم کرتا ہوں''۔ اس نے کہا۔

''پولیس''۔ مسز گروٹ چونکیں۔ ''آپ کا مطلب ہے کہ......''۔

''ابھی میرا کوئی مطلب نہیں ہے''۔ شین نے بات کاٹی۔ ''لیکن ظاہر ہے کہ پولیس کے پاس ہر قسم کے حادثوں کی رپورٹ ہوتی ہے''۔

فون دروازے کے قریب ایک اسٹول پر رکھا تھا۔ شین اپنی جگہ سے اٹھا اور ریسیور اٹھاتے ہوئے کوئی نمبر ڈائل کیا۔

''مجھے شبہ ہے کہ ضرور کوئی ایسی ویسی بات ہو گئی ہے''۔ اچانک کننگھم نے کہا۔ ''ورنہ اسے بہر حال گھر پر موجود ہونا چاہئے تھا۔ میں نے اور جیسپر نے آج رات ایک دوسرے کے ساتھ کھانا کھانے کا پختہ وعدہ کیا تھا۔ آپ پولیس کو یہ بات بتا دیں''۔

شین نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے رابطہ قائم ہونے پر آپریٹر سے سارجنٹ ہیپر سے بات کرنے کی خواہش ظاہر کی اور یہ بھی بتایا کہ وہ فلاں جگہ اور فلاں نمبر سے بات کر رہا ہے۔ وہ چند لمحے دوسری طرف سے کی جانے والی گفتگو سنتا رہا اور پھر سارجنٹ سے کسی کام کی تاکید کرتے ہوئے ریسیور رکھ دیا۔

''ابھی تک پولیس کو مسٹر گروٹ کے سلسلہ میں کسی حادثے کی رپورٹ نہیں ملی ہے''۔ اس نے مسز گروٹ کو بتایا۔ ''میرا خیال ہے کہ ان کے پاس ایسے کاغذات تو ہوں گے ہی جن سے انہیں شناخت کیا جا سکے''۔

''اوہ۔ جی ہاں۔ ان کے بٹوے میں ہر قسم کے شناختی کارڈ اور کاغذات موجود رہتے ہیں''۔ مسز جیسپر نے جواب دیا۔

''اچھا۔ تو پھر اب میں چل رہا ہوں''۔ کننگھم اٹھ کھڑا ہوا۔ ''اگر آپ کو جیسپر کے بارے میں کوئی خبر مل جائے تو اسے بتا دیں کہ میں زیادہ دیر تک انتظار نہیں کر سکتا اور یہ کہ کل صبح اس سے فون پر بات کر لوں گا''۔

وہ آہستہ قدموں سے چلتا ہوا دروازے تک گیا۔ رکا اور گھوم کر مسز گروٹ سے بولا۔

''میں اس خیال کو ذہن سے نہیں نکال سکتا کہ ممکن ہے اس گمشدگی کا کوئی تعلق جیسپر کی ڈائری سے ہو جب تک ہم سمندر میں رہے وہ بڑی پابندی سے اپنی ڈائری میں ایک ایک بات لکھتا رہا ہے۔ آج صبح ایک رپورٹر نے مختلف سوالات کر کے اس ڈائری کے بارے میں معلوم کر لیا تھا اور اسے پیشکش کی تھی کہ وہ ایک معقول معاوضہ پر اس کی ڈائری اپنے اخبار میں شائع کرنا چاہتا ہے۔ مسز گروٹ جیسپر نے اس بارے میں تم سے تو کچھ نہیں کہا؟''

''مجھ سے انہوں نے ڈائری اخبار میں شائع کرنے کے متعلق گفتگو کی تھی''۔ مسز گروٹ نے بتایا۔ ''اور یہ بھی کہا تھا کہ رپورٹر نے انہیں اتنی رقم کی پیش کش کی ہے مگر مجھے کچھ ایسا احساس ہوا جیسے وہ ڈائری کی اشاعت کے معاوضہ میں کوئی رقم قبول کرنا مناسب نہیں سمجھ رہے تھے حالانکہ میرے خیال میں اس میں کوئی حرج نہیں ہے''۔

''تمہارے خیال میں اس ڈائری کے اندراجات اتنے اہم تھے کہ اخبار والے اس کی اشاعت کے عوض رقم خرچ کرنے کے لئے تیار ہو گئے''۔

''یہ میں کیسے بتا سکتی ہوں۔ میں نے اسے پڑھا تو نہیں ہے''۔ مسز گروٹ نے جواب دیا۔ ''مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسپر نے آج صبح وہ ڈائری اس رپورٹر کو بھی دی ہے''۔

کننگھم نے کسی خیال میں کھوئے ہوئے سر ہلایا اور سلام کرتا ہوا کمرے سے نکل گیا۔

''یہ رپورٹر اور ڈائری کا کیا قصہ ہے مسز گروٹ''۔ شین نے اس کے جانے کے بعد پوچھا۔

''خدا معلوم کیا ہے''۔ مسز گروٹ نے جواب دیا۔ ''آج صبح جیسپر جب اخباری نمائندوں سے مل کر آئے تو بہت خوش تھے کہ اخبار میں ڈائری کی اشاعت سے خاصی بڑی رقم مل جائے گی۔ شاید انہیں اس رپورٹر کے فون کا بھی انتظار تھا مگر اس نے کوئی فون نہیں کیا پھر ایسا معلوم ہوا کہ ہاؤلے خاندان کے عجیب رویہ کے بارے میں سوچتے ہوئے جیسپر اس ڈائری کی بات کو بالکل ہی بھول گئے تھے''۔

''وہ رپورٹر کون تھا''۔

''معلوم نہیں۔ شاید انہوں نے ڈیلی نیوز کے کسی رپورٹر کا نام بتایا تھا''۔

''کیا اس واقعہ کی خبر ڈیلی نیوز میں آئی تھی''۔ شین نے پوچھا۔

''میں نے ڈیلی نیوز دیکھا نہیں۔ ممکن ہے ہو''۔ لوسی نے جواب دیا۔ ''مگر تم رُرکی سے پوچھ کیوں نہیں لیتے''۔

اس کے جواب میں شین نے دوبارہ فون کر کے ٹم سے رابطہ کرنا چاہا مگر وہ نہیں ملا۔ اس نے سر ہلاتے ہوئے ریسیور واپس رکھ دیا۔

''میرے خیال سے ہم اس وقت اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کر سکتے''۔ اس نے مسز گروٹ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''اگر آپ کو کل صبح تک مسٹر گروٹ کی کوئی خبر نہ ملے تو مجھے دفتر فون کیجئے گا۔ میں ان کا پتہ چلانے کے لئے جو کچھ بھی مجھ سے ممکن ہوگا ضرور کروں گا۔ لوسی گھر چل رہی ہو''۔

''ہاں۔ بشرطیکہ مسز گروٹ کو اب میری کوئی ضرورت نہ ہو''۔ لوسی نے جواب دیا۔

''ارے نہیں۔ تمہاری اتنی ہی مہربانی بہت ہے''۔ مسز گروٹ نے جلدی سے کہا۔ ''میں سوچ رہی ہوں کہ میری یہ پریشانی بلاوجہ ہی نہ ہو۔ جیسپر کو یہ سب باتیں معلوم ہوں گی کہ ہم نے پولیس تک کو اس کے بارے میں فون کر ڈالا تو وہ بے حد خفا ہوگا۔ بہر حال میں آپ کی مشکور ہوں مسٹر شین کہ یہاں تک آنے کی زحمت گوارا کی''۔

شین اور لوسی ساتھ ساتھ چلتے ہوئے کمرے سے باہر آ گئے۔

''مجھے کننگھم کا رویہ کچھ عجیب سا محسوس ہو رہا تھا''۔ شین نے لفٹ کے اندر قدم رکھتے ہوئے کہا۔

''میرا خیال ہے وہ کسی بات سے بے حد خوفزدہ تھا''۔ لوسی نے جواب دیا۔

''تم جیسپر کو کس حد تک جانتی ہو''۔

''بس یونہی سلام دعا کی حد تک''...... لوسی نے بتایا۔ ''البتہ مسز گروٹ سے کچھ زیادہ قریبی واقفیت ہے''۔

لفٹ گراؤنڈ فلور پر ٹھہری اور دونوں باہر نکلے۔ شین نے بوڑھی فون آپریٹر کی طرف دیکھا۔ اس مرتبہ وہ بھی اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔

''کیا تم لمبے فاصلے کے لئے کی جانے والی ٹرنک کالوں کا حساب رکھتی ہو''۔ شین نے اس سے پوچھا۔

''ہاں''۔ بوڑھی آپریٹر نے جواب دیا۔

''پولیس بزنس''۔ شین نے اپنا پرائیویٹ جاسوس ہونے کا کارڈ جیب سے نکال کر اس طرح دکھاتے ہوئے کہا کہ آپریٹر اس کی عبارت نہ دیکھ سکے۔ ''کمرہ نمبر 414 سے مسٹر گروٹ نے آج سہ پہر ایک ٹرنک کال کی تھی۔ کیا تم بتا سکتی ہو کہ انہوں نے کس نمبر سے بات کی تھی''۔

''ایک منٹ ٹھہریئے۔ بتاتی ہوں''۔ آپریٹر نے جواب دیا اور سامنے رکھے ہوئے ایک رجسٹر کے ورق الٹنے لگی۔

''وہ کال انہوں نے لٹل بورڈ میں مسز لون ویلس کو کی تھی''۔

شین نے دیکھا کہ راہداری میں ایک پبلک بوتھ بھی لگا ہوا ہے۔ وہ بوتھ کے اندر داخل ہوا۔ ایکسچینج آپریٹر کا نمبر ڈائل کر کے اس نے لٹل بورڈ میں مسز لون ویلس کا نمبر معلوم کیا اور آپریٹر سے اس نمبر پر ٹرنک کال کرنے کو کہا۔ آپریٹر نے سات آٹھ مرتبہ کوشش کی مگر مسز لون کی طرف سے کوئی جواب نہیں ملا بس فون کی گھنٹی بجتی رہی۔ شین سوچنے کے انداز میں اپنے الٹے کان کی لو کھجاتا ہوا بوتھ سے باہر نکل آیا۔

''اس معاملہ سے لٹل بورڈ میں رہنے والی کسی مسز لون ویلس کا کیا تعلق ہو سکتا ہے''۔ لوسی نے پوچھا۔

''میں بھلا کیا بتا سکتا ہوں''۔ شین نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ ''مجھے تو یہ بھی پتہ نہیں کہ لٹل بورڈ واقع کہاں ہے''۔

''یہ ایک دیہاتی قصبہ ہے۔ یہاں سے تقریباً سو میل کے فاصلہ پر''۔ لوسی نے بتایا۔

دونوں بلڈنگ سے باہر آئے۔

''میں نے بے کار ہی تمہیں یہاں آنے کی زحمت دی''۔ لوسی بولی۔

''تم نے ٹھیک ہی کہا''۔ شین نے کہا۔ ''ایک شخص تقریباً دو ہفتہ سمندر میں موت وزندگی کی کشمکش کرنے کے بعد بچا لیا جاتا ہے مگر واپس آتے ہی وہ اپنی محبت کرنے والی بیوی کی پریشانی کی پرواہ کئے بغیر یوں چپ چاپ گھر سے نکل جاتا ہے۔ میں نے مسز گروٹ کے خیال سے وہاں نہیں کہا تھا مگر مجھے شک ہے کہ اس گمشدگی کا انجام افسوس ناک نہ ہو''۔

لوسی نے فٹ پاتھ پر رک کر سڑک کراس کرنے کا ارادہ کیا ہی تھا کہ شین نے جھک کر اس کے کان میں سرگوشی کی۔

''دیکھنے کی کوشش مت کرنا''۔ وہ بولا۔ ''مگر میں نے نوٹ کیا ہے کہ ہمارا تعاقب کیا جا رہا ہے''۔

''کون۔ کہاں''۔ لوسی نے سڑک پار کرتے ہوئے جوابی سرگوشی کی۔

''ہمارے پیچھے''۔ شین نے بتایا۔ ''میں تمہیں گھر چھوڑنے کے بعد اس کی خبر لوں گا۔ اپنے کمرے کا دروازہ احتیاط سے بند کر لینا''۔

اور یہ کہنے کے بعد اس نے دانستہ اپنی آواز بلند کر لی۔

''میرا خیال ہے ہم آج کی رات مسٹر گروٹ کے معاملے میں کچھ اور نہیں کر سکتے۔ اب جو کچھ ہو گا کل صبح دیکھا جائے گا''۔

کمرے کے دروازہ پر ایک دو الوداعی جملوں کے بعد شین لوسی سے رخصت ہو کر دوبارہ چاندنی میں چمکتی ہوئی سڑک پر آ گیا۔

☆..............☆..............☆

دوسرا باب

سڑک کے موڑ پر ایک لمحہ کے لئے رک کر مائیکل شین نے سگریٹ سلگایا۔ سامنے ہی ایک مکان کے دروازے کے گرد گلاب کے پودوں کی باڑھ لگی ہوئی تھیں۔ شین نے ایک گھنے پودے کے پیچھے کسی کی نقل و حرکت محسوس کی وہ اس طرح گھوم گیا جیسے داہنے ہاتھ کی جانب دوسری سڑک پر پہنچنا چاہتا ہے۔ تیز قدموں سے چلتا ہوا پودوں کی باڑھ کے دوسرے حصہ تک پہنچا چھلانگ لگا کر باڑھ پار کی اور اتنی تیزی سے اس آدمی پر جھپٹا کہ اسے بھاگنے کا موقع تو درکنار اس کی ٹکر سے بچنے کی مہلت بھی نہیں مل سکی۔ وہ آدمی تقریباً اس اچانک حملہ سے نیچے گر پڑتا مگر شین نے ہاتھ بڑھا کر اس کے کوٹ کا کالر پکڑ لیا۔ اسے گھسیٹ کر چاند کی روشنی میں لایا اور ایک نگاہ ڈالتے ہی پہچان گیا۔ وہ کننگھم تھا۔

''تم یہاں چھپے ہوئے کیا کر رہے تھے'' شین نے اس کے کالر کو جھٹکا دیتے ہوئے پوچھا۔

''میں...... میں تم سے تنہائی میں کچھ باتیں کرنا چاہتا تھا''۔ کننگھم نے بوکھلا کر سنبھلتے ہوئے جواب دیا۔

''مگر اس کے لئے چھپنے کی کیا ضرورت تھی۔ تم مجھ سے کہہ سکتے تھے''۔

''تو اب کہہ رہا ہوں''۔ کننگھم نے کالر ٹھیک کرتے ہوئے کہا۔ وہ بڑی حد تک اس اچانک حملہ کی سراسیمگی پر قابو پا چکا تھا۔ ''میرا خیال ہے کہ میں اور تم ایک باہمی معاہدہ کر سکتے ہیں''۔

''کس قسم کا معاہدہ''۔ شین نے واپس اپنی کار کی طرف چلتے ہوئے پوچھا۔ کننگھم اس کے پیچھے آ رہا تھا۔

''یہاں نہیں۔ کسی جگہ بیٹھ کر گفتگو کریں گے''۔ کننگھم نے کہا۔

''اچھا تو پھر کار میں بیٹھ جاؤ'' شین نے اگلی سیٹ کا دروازہ کھول کر خود ڈرائیونگ وہیل کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا۔ کننگھم دوسری طرف سے جا کر اس کے برابر ہی بیٹھ گیا۔ شین نے کار واپس موڑ دی۔

''کیا تمہیں مسٹر گروٹ کے بارے میں کوئی ایسی بات معلوم ہے جو تم اس کی بیوی کے سامنے کہنا نہیں چاہتے تھے''۔ شین نے پوچھا۔

''نہیں بالکل یہ بات تو نہیں''۔ کننگھم نے جواب دیا۔ ''مجھے اس بارے میں کوئی علم نہیں کہ وہ آج رات کہاں جا سکتا ہے لیکن کچھ باتیں ایسی ہو سکتی ہیں جو اس کی بیوی کے لئے الجھن کا سبب بن جائیں''۔

شین نے کار ایک بار روم کے سامنے روک لی۔ دونوں کار سے اتر کر اندر داخل ہوئے جہاں چھ سات آدمی بار کے سامنے اسٹولوں پر بیٹھے ہوئے شراب پی رہے تھے۔ داہنی طرف پرائیویٹ کیبنوں کی قطار تھی جس میں سے تین گھرے ہوئے تھے۔ بار مین ایک موٹا سا آدمی تھا اور ایک جلی ہوئی ماچس کی تیلی سے بیٹھا دانت کرید رہا تھا۔ شین کو دیکھ کر وہ کاکنگ کی بوتل اٹھائے گھوما مگر شین اس کے قریب سے یہ کہتے ہوئے گزر گیا کہ وہ

کیبن میں بیٹھ کر پینا چاہتے ہیں۔

''کیا پیو گے''۔ ایک کیبن میں بیٹھ کر کننگھم نے پوچھا۔ ''برین یارائی''۔

''ایرن میری پسند جانتا ہے''۔ شین نے بارمین کی طرف دیکھا جو ساتھ ہی چلا آیا تھا۔ ''تم اپنے بارے میں بتا دو''۔

''میرے لئے ایک گلاس برین''۔ کننگھم نے بتایا اور بارمین واپس چلا گیا۔

''سب سے پہلی بات یہ''۔ کننگھم نے میز پر دونوں ہاتھ آگے کی طرف رکھتے ہوئے کہا۔ ''مجھے یقین ہے کہ جیسپر کسی معمولی بات کی وجہ سے آج رات کھانے سے غائب نہیں ہو سکتا تھا۔ مسلسل بارہ دن سمندر میں بھوکے پیاسے رہنے کے بعد تم اندازہ کر ہی سکتے ہو کہ آج ایک ساتھ میز پر جی بھر کے اپنے پسندیدہ کھانے کھانے میں کتنا مزہ آ سکتا تھا''۔

بارمین نے ایک ویٹر کے ذریعے مطلوبہ مشروب بھجوا دیئے تھے۔ ویٹر نے گلاس دونوں کے سامنے رکھے اور چلا گیا۔

''کیا جیسپر گروٹ کو تمہارا پتہ معلوم تھا کہ اگر اتفاقیہ اسے کسی وجہ سے کھانے پر موجود نہ ہونے کی معذرت یا اطلاع دینی ہوتی تو دے سکتا''۔ شین نے پوچھا۔

''ہاں۔ اس کے پاس میرا فون نمبر تھا''۔ کننگھم نے بتایا۔ ''اور میں اب تمہیں بتاتا ہوں مسٹر شین کہ اس کی گمشدگی کا ہاؤلے خاندان سے ضرور کوئی تعلق ہے۔ میری بات لکھ لو۔ جیسپر بہت زیادہ مذہبی آدمی ہے۔ جب تک ہم لوگ کشتی پر رہے وہ برابر عبادت گزاری اور دعاؤں میں مصروف رہا اور مجھے اور اس لڑکے کو تلقین کرتا رہا کہ ہمیں خدا سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہنا چاہئے۔ اپنے گناہوں کا سچے دل سے اعتراف کر کے خدا کی بخشش اور رحم کا طالب ہونا چاہئے وغیرہ وغیرہ''۔

کننگھم نے ایک لمحے کے لئے رک کر گلاس سے ایک گھونٹ بھرا۔

''میں ذاتی طور پر مذہب کے خلاف نہیں ہوں''۔ وہ پھر بولا۔ ''مگر اس معاملے میں زبردستی کرنے کا قائل نہیں جب کہ جیسپر نے دن و رات مذہب کی رٹ لگا کر کم سے کم مجھے بے حد بور کر دیا تھا''۔

''تم مجھے یہ باتیں بتانے کے لئے تو تنہائی میں گفتگو کرنے کے خواہشمند نہیں ہو گے''۔ شین نے بیزاری سے پوچھا۔

''نہیں۔ مگر یہ باتیں میں صرف جیسپر کے بارے میں ایک صحیح اندازہ لگانے کے بعد بتا رہا تھا''۔ کننگھم نے کہا اور پھر کچھ دیر رک کر بولا۔ ''تم پرائیویٹ جاسوس لوگ پولیس کی طرح تو نہیں سمجھے جاتے ہو گے''۔

''نہیں۔ میں صرف ایک لائسنس یافتہ پرائیویٹ جاسوس ہوں''۔

''یہی میرا مطلب تھا''۔ کننگھم نے کہا۔ ''گویا جیسے کہ وکیل ہوا کرتے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں تم اپنے موکل سے کی ہوئی باتیں پولیس کو بتانے کے پابند نہیں ہو''۔

''مگر میں اپنی معلومات چھپا کر قانون اور انصاف کے راستہ میں رکاوٹ نہیں بنتا''۔ شین نے جواب دیا۔

"یعنی تم کسی مجرم کی پشت پناہی نہیں کرتے۔ یہ ہی مطلب ہوا نا"۔

"ہاں"۔ شین نے خود ہی ایک سگریٹ سلگا کر کش لگاتے ہوئے کہا۔ "مگر سردست اس معاملے میں میرا کوئی موکل نہیں ہے"۔

"ممکن ہے میں بن جاؤں اس صورت میں جو کچھ میں تمہیں بتاؤں گا تم اسے اپنی ذات تک محدود رکھو گے"۔

"اس کا فیصلہ زیادہ بہتر طریقہ پر میں خود ہی کر سکتا ہوں۔ اگر تمہاری باتوں کا تعلق مسز گروٹ کی بازیابی سے ہوا تو......"۔

"اگر ایسی کوئی بات مجھے معلوم ہوتی تو میں تمہیں سب سے پہلے بتا دیتا"۔ کننگھم نے بات کاٹ کر کہا۔ "میں تو تم سے اس ڈائری کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں جو جیسپر نے اس کشتی پر لکھی ہے۔ کیا اسے یہ حق حاصل ہے کہ وہ کسی اخبار میں اسے معاوضہ لے کر اشاعت کے لیے دے سکے"۔

"وہ اس کی اپنی ڈائری ہے تو کیوں نہیں دے سکتا"۔ شین نے جواب دیا۔

"یعنی خواہ اس میں کسی دوسرے کے بارے میں کچھ بھی لکھا ہوا ہو"۔ کننگھم نے سوال کیا۔

"مثلاً تمہارے بارے میں"۔ شین نے جواب دینے کے بجائے سوال کر دیا۔

"ہاں۔ یہ بھی کہا جا سکتا ہے۔ مجھے اس کا خیال آج صبح سے پہلے نہیں آیا اور وہ بھی اس وقت جب اس رپورٹر نے اس میں سے جستہ جستہ اندراجات دیکھنے کے بعد جیسپر سے اسے شائع کرنے کی بات شروع کی۔ ایک دم مجھے احساس ہوا کہ اس میں تو بہت ہی ذاتی باتیں بھی تحریر ہیں۔ ایسی باتیں جو میں نے جیسپر کو اس حالت میں بتائی تھیں جب کہ ہمیں اپنے زندہ بچنے کی کوئی امید نہیں تھی۔ تم سمجھ ہی سکتے ہو کہ ان حالات میں انسان زندگی سے مایوس ہو کر بہت سی ایسی باتیں بھی کہہ جاتا ہے جو اسے نہیں کہنا چاہئیں"۔

"کوئی معیاری اخبار ایسی چیزیں شائع نہیں کرتا جس سے اس کی نیک نامی پر حرف آئے یا کسی سے مقدمہ بازی کی نوبت پہنچے"۔ شین نے جواب دیا۔ "اگر ڈائری میں کچھ ایسی باتیں ہیں جن کا تعلق تمہارے نجی معاملات سے ہے تو اخبار اسے نہیں چھاپے گا"۔

"مجھے یہ بھی تو نہیں معلوم کہ جیسپر نے اس میں کیا کیا لکھ مارا ہے۔ خاص طور سے جو بات میں معلوم کرنا چاہتا ہوں وہ ہے کہ جیسپر کہیں گم ہے اگر اسے کچھ ہو جاتا ہے تو کیا پھر بھی وہ رپورٹر اس ڈائری کی اشاعت کا حق رکھتا ہے"۔

"تمہارا مطلب ہے کہ اگر مسز گروٹ مر جائیں تو"۔ شین نے پوچھا۔

"جیسا کہ میں بتا چکا ہوں"۔ کننگھم ہچکچاتے ہوئے بولا۔ "مجھے خطرہ ہے کہ کسی افسوسناک بات ہی نے اسے کھانے کے وقت آنے سے باز رکھا ہے"۔

"اس صورت میں یہ اس پر منحصر ہے کہ آیا اس کی اشاعت کے سلسلہ میں کوئی باقاعدہ ایگریمنٹ ہو چکا تھا یا نہیں"۔ شین نے بتایا۔ "اگر نہیں تو پھر وہ ڈائری مسز گروٹ کی ملکیت بن جاتی ہے اور وہ اگر چاہیں تو اشاعت کے لیے دے سکتی ہیں"۔

"کیا تم اسے واپس حاصل کر سکتے ہو"۔

"جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ وہ کس کے پاس ہے میں کیا بتا سکتا ہوں"۔

''میں اسے ایک نظر دیکھنے اوران اندراجات کونشان زد کرنے کے لئے کافی رقم دے سکتا ہوں جن کی اشاعت میں پسند نہیں کرتا''۔

''اگر وہ ڈائری ڈیلی نیوز کے کسی رپورٹر کے پاس ہے تو شاید میں اس بات کا انتظام کرسکوں''۔شین نے جواب دیا اور پھر اپنے گلاس کی باقی شراب ایک ہی گھونٹ میں ختم کرتے ہوئے بڑے سرسری لہجہ میں بولا۔

''تم مسٹرلون ویلس کے بارے میں کیا جانتے ہو''۔

کننگھم نے اپنے ہاتھ میں گلاس اٹھا رکھا تھا۔شین کے منہ سے یہ بات سنتے ہی بے اختیار چونک پڑا اور گلاس کی شراب اس کے کپڑوں پر چھلک گئی۔آنکھیں حیرت یا پھر خوف کے انداز میں پھیل گئیں۔

''اس کے بارے میں کیا''۔

''وہ ہی تو میں تم سے پوچھ رہا ہوں''۔شین نے پوچھا۔دفعتاً کننگھم کی آنکھوں میں غصہ کی جھلک پیدا ہوئی۔

''تم اور جیسپر مل کر یہ کون سا کھیل کھیل رہے ہو''۔وہ سخت لہجے میں بولا۔

''میں نے تو تم سے ایک معمولی سوال کیا تھا''۔

''اور میں تم سے سوال کرتا ہوں کہ تم لون ویلس کے متعلق کیا جانتے ہو''۔کننگھم نے تیزی سے کہا۔''تم نے اس کا نام کہاں سے سنا ہے''۔

''میں ایک جاسوس ہوں''۔ شین نے اطمینان سے جواب دیا۔''اور معلومات حاصل کرنا میرا کام ہے''۔

''ضرور۔کیا تم اور تمہاری سیکرٹری اور وہ بڑی بی آپس میں پہلے سے طے شدہ کوئی ڈرامہ کررہے تھے۔جس کا مقصد یہ تھا کہ مجھے احمق بنا کر معلوم کرلو کہ میں کتنی باتیں جانتا ہوں''۔

''مجھے نہیں معلوم کہ تم کیا بکواس کررہے ہو''۔

''جھوٹ بولتے ہو''۔ کننگھم نے میز پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔''ان دونوں نے مجھے یہ تاثر دینے کی کوشش کی تھی کہ جیسے اس سے پہلے تمہیں جیسپر یا اس کی ڈائری کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں تھا۔محض مجھے بے وقوف بنانے کے لئے۔اب بتاؤ کہ جیسپر نے تمہیں لون ویلس کے بارے میں کیا بتایا ہے''۔

''کچھ بھی نہیں''۔شین نے کہا۔

''تب پھر اس کی بیوی نے بتایا ہوگا''۔

''نہیں۔اس نے بھی کچھ نہیں کہا''۔

''تم صریح جھوٹ بول رہے ہو''۔کننگھم میز پر شین کی طرف جھکتے ہوئے چیخا۔''مگر میں تمہیں آگاہ کرتا ہوں مسٹر کہ مجھ سے کوئی فریب نہیں چل سکتا''۔

''آہستہ بات کرو''۔شین کا لہجہ بظاہر نرم تھا مگر اس میں کسی کوڑے کی سی سختی تھی۔ کننگھم اپنی جگہ سمٹ گیا۔''مجھے تم جیسے گدھوں سے جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ہے''۔

"اگر تم مزید کسی گفتگو کی ضرورت محسوس کرو تو میرے دفتر یا ہوٹل آ سکتے ہو" شین نے اپنا کارڈ لنکنھم کی طرف اچھال دیا۔

کیبن سے نکل کر شین بار روم سے باہر آیا۔ گھر جاتے ہوئے اس نے راستے میں رک کر اخبار ہیرلڈ کا صبح کا اڈیشن خریدا اور گھر پر اطمینان سے پڑھنے کے لئے جیب میں رکھ لیا۔ ہوٹل پہنچ کر اس نے گیرج میں کار کھڑی کی۔ اپنے فلیٹ میں آیا۔ لوسی کی کال ملنے سے پہلے وہ جس گلاس میں کا کنگ پی رہا تھا وہ ابھی تک یوں ہی رکھا تھا۔ اس نے الماری سے مزید کچھ کا کنگ نکال کر گلاس میں انڈیلی اور اخبار لے کر کرسی پر آ بیٹھا۔ اخبار کے پہلے ہی صفحہ پر تباہ شدہ ہوائی جہاز کے عملے کے دو ممبروں کی ڈرامائی بازیافت کی داستان پڑھنے لگا۔ اخبار میں گروٹ اور لنکنھم کے فوٹو بھی دیئے تھے۔ ساتھ ہی ایک فوٹو البرٹ ہاؤ لے کا بھی تھا جو کہ ظاہر ہے۔ اخبار والوں نے اپنے پرانے ریکارڈ میں کہیں سے برآمد کیا ہوگا۔ جیسپر گروٹ ایک دبلا پتلا، لمبے قد اور سنجیدہ خدو خال کا انسان تھا جبکہ البرٹ کے فوٹو سے اس کی نوعمری اور نا تجربہ کاری ظاہر تھی۔ شین نے پوری خبر بڑے غور سے پڑھی مگر اس میں کہیں کسی ڈائری کا حوالہ نہیں تھا اور نہ ہی لون ویلس کا نام کہیں آیا تھا۔ ہاؤ لے خاندان کو سوسائٹی میں جو اہمیت حاصل تھی اس کی وجہ سے خبر کا ایک بڑا حصہ ان کے بارے میں بہت سی باتوں پر مشتمل تھا۔ لکھا تھا کہ نوجوان البرٹ کی پرورش اس کی ماں اور شادی شدہ بہن بیٹرس کے زیر سایہ ہوئی تھی۔ ایک پیراگراف البرٹ کی شادی کے بارے میں بھی دیا گیا تھا جو اس نے بیس سال کی عمر میں کی تھی۔ گویا اب سے صرف ایک سال پہلے۔ یہ شادی نوجوان البرٹ کے فوج میں جانے سے کچھ ہی دن پہلے انجام پائی تھی۔ خبر کے بین السطور یہ اندازہ کرنا مشکل نہیں تھا کہ یہ شادی نوجوان البرٹ کی ضدی طبیعت نے خود ہی اپنی مرضی سے کی تھی اور اس کا بڑا مقصد یہ تھا کہ وہ کسی طرح فوج کی جبری بھرتی سے محفوظ رہ سکے جو کہ وہ شادی کے بعد بھی نہیں رہ سکا۔ ایک تعجب کی بات یہ تھی کہ البرٹ کی بیوی یا اس جوڑے کی شادی شدہ زندگی کے بارے میں ایک بات بھی نہیں لکھی تھی۔ عذر یہ کیا گیا تھا کہ ہاؤ لے خاندان کا کوئی ایک فرد بھی اخبار کے رپورٹر کو نہیں مل سکا تھا جس سے اس بارے میں انٹرویو لیا جا سکتا۔ اسی طرح سمندر میں البرٹ کی موت پر بھی ہاؤ لے خاندان کے تاثرات تحریر نہیں تھے اس کی وجہ اخبار کے رپورٹر کے خیال میں یہ تھی کہ ہاؤ لے خاندان پہلے ہی سوگ میں مبتلا تھا کیونکہ البرٹ کے چچا اور خاندان کے حقیقی سرپرست عذرا ہاؤ لے جو کہ اپنے بھائی اور کاروباری شریک کی موت کے بعد چھ سال سے خاندان کے سربراہ تھے حال میں ہی انتقال کر گئے تھے۔

عذرا ہاؤ لے نے اڑسٹھ سال کی عمر میں ان دنوں میں داعی اجل کو لبیک کہا جبکہ البرٹ کے جہاز کی تباہی کی خبریں آ چکی تھیں مگر یہ معلوم نہیں ہوا تھا کہ البرٹ اس حادثہ میں زندہ بچ گیا ہے۔ اس سلسلہ میں رپورٹر نے چچا بھتیجے کے آگے پیچھے انتقال کرنے کے اتفاق اور ہاؤ لے خاندان کی بیشمار دولت کی وراثت پر بھی کچھ روشنی ڈالی تھی کیونکہ ابھی تک عذرا ہاؤ لے وصیت کے بارے میں اخبارات کو کوئی اطلاعات فراہم نہیں کی گئی تھیں۔

شین نے اخبار ایک طرف ڈال دیا۔ وہ ان تشنہ معلومات سے مطمئن نہیں تھا۔ اپنی گھڑی پر ایک نظر ڈالتے ہوئے اس نے ٹم راکی کا نمبر ڈائل کیا۔ ٹم راکی کا پورا نام ٹموتھی رر کی تھا۔ اخبار ڈیلی نیوز کا رپورٹر اور شین کا دوست تھا مگر اخبار کے دفتر سے اسے بتایا گیا تھا کہ ٹم دفتر میں موجود نہیں ہے اور نہ یہ بتایا جا سکتا تھا کہ وہ اس وقت کہاں ہوگا۔ شین نے سٹی اڈیٹر سے بات کرنے کی خواہش ظاہر کی اور لمحہ انتظار کے بعد اسے سٹی اڈیٹر سے کنکشن دے دیا گیا۔

"ہیلو ڈرکسن" شین نے کہا۔ "میں مائیک شین بات کر رہا ہوں۔ کیا تم بتا سکتے ہو کہ تباہ شدہ ہوائی جہاز کے جو دو آدمی بچائے گئے ہیں ان

کی خبر کس رپورٹر نے لکھی تھی"۔

"جول کراس نے" ۔ڈرکسن نے جواب دیا۔" کیا کوئی خاص بات ہے شین"۔

"مجھے پتہ نہیں" ۔شین نے ایمانداری سے بتایا۔ وہ جول کراس سے واقف نہیں تھا مگر ٹم نے دو ایک مرتبہ اس کا ذکر کیا تھا اور کسی اچھے انداز میں نہیں کیا تھا۔

"کیا جول کراس اس وقت دفتر میں موجود ہوگا" ۔شین نے پوچھا۔

"ایک منٹ ٹھہرو۔ میں معلوم کرتا ہوں" ۔ڈرکسن نے جواب دیا اور چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا۔" جولی کسی خبر کے پیچھے گیا ہے مگر تم اسے کیوں پوچھ رہے ہو"۔

"میں ایک افواہ کے بارے میں معلوم کرنا چاہتا تھا کہ ان دو بچنے والوں میں سے ایک یعنی جیسپر گروٹ نے سمندر میں گزرے ہوئے واقعات کے بارے میں کوئی ڈائری لکھی ہے جسے تمہارا رپورٹر شائع کرنے کا ارادہ رکھتا ہے"۔

دوسری طرف ایک لمحہ کے لئے سکوت چھا گیا۔

"تم نے یہ افواہ کہاں اور کس سے سنی تھی شین" ۔آخر ڈرکسن بولا۔

"میرا کام ہی افواہیں سننا ہے" ۔شین نے جواب دیا۔" پھر کیا تم اس کی تصدیق کر رہے ہو"۔

"نہیں"۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم تردید کرنا چاہتے ہو"۔

"نہیں" ۔ڈرکسن نے جواب دیا اور ایک دم سلسلہ منقطع کر دیا۔ مائیک شین نے بھی ریسور کریڈل پر رکھا اور کچھ سوچتے ہوئے آرام کرنے کے لئے بستر پر لیٹ گیا۔

☆..........☆..........☆

تیسرا باب

دوسرے دن صبح ساڑھے نو بجے شین سگریٹ کے کش لگاتا ہوا کافی کی دوسری پیالی پی رہا تھا کہ اس کے فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ شین نے ریسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔

''مائیکل''۔ لوسی کی آواز آئی۔ ''کہیں میں نے تمہیں سوتے سے تو نہیں اٹھایا''۔

''نہیں۔ کوئی ایسا خاص نہیں''۔ شین نے جواب دیا اور ریسیور میں ایک جمائی ذرا زوردار انداز میں لی۔

''یہاں دفتر میں ایک موکل تمہارا انتظار کر رہا ہے''۔ لوسی نے بتایا۔ ''کیا تم ابھی آ سکتے ہو''۔

''ابھی سے میری حور''۔ شین نے جواب دیا۔ ''ابھی بجا ہی کیا ہے''۔

''وہ موکل بلکہ موکلہ مسز لون ویلس ہیں جو لٹل بورڈ سے تم سے ملاقات کرنے آئی ہیں''۔ لوسی نے معنی خیز لہجے میں بتایا۔

''اوہ ڈارلنگ۔ تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا''۔ شین جلدی سے بولا۔ ''میں ابھی آیا۔ اور کوئی تازہ خبر''۔

''کچھ نہیں''۔ لوسی نے جواب دیا اور ریسیور رکھ دیا۔

شین نے دو چار بڑے بڑے گھونٹ لے کر کافی ختم کی۔ شیو اور لباس کی تبدیلی سے پہلے ہی فارغ ہو چکا تھا۔ ٹائی باندھ کر جیکٹ پہنتے ہوئے وہ فلیٹ سے باہر آیا۔ گیراج سے کار نکالی اور پندرہ منٹ سے بھی کم عرصہ میں وہ اپنے دفتر کے دروازے پر کھڑا تھا جہاں بڑے بڑے حروف میں مائیکل شین انوسٹی گیشن تحریر تھا۔ لوسی اپنے استقبالیہ کمرے میں اکیلی بیٹھی تھی۔ شین کے ذاتی دفتر کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ لوسی نے اسے دیکھ کر سلام کے طور پر سر ہلایا اور اشارہ سے بتایا کہ مسز لون اس کے دفتر میں بیٹھی ہیں۔

''تم نے ان سے کچھ گفتگو کی تھی''۔ شین نے پوچھا۔

''بہت مختصر سی''۔ لوسی نے بتایا۔ ''انہیں مسز گروٹ نے ہمارے دفتر بھیجا ہے اور اس کا تعلق ان کے شوہر کی گمشدگی سے ہے''۔

''تمہارا مطلب مسز گروٹ کے شوہر سے ہے''۔

''ہاں۔ وہ بھی ابھی تک گم ہیں''۔ لوسی نے جواب دیا۔ ''مگر مسز لون اپنے شوہر کے بارے میں پریشان ہیں''۔

''اچھا''۔ شین نے حیرت ظاہر کی۔ ''گویا آج کل شوہروں کے غائب ہونے کی رفتار خاصی تیز ہو گئی ہے۔ بہر حال تم اپنی نوٹ بک لے کر جلدی سے آ جاؤ''۔

شین نے دفتر میں قدم رکھا تو ایک دلکش خدوخال والی نوجوان خاتون نے کرسی سے اٹھ کر اس کا استقبال کیا۔ مسز لون کے چہرے سے

متانت اور سنجیدگی عیاں تھی۔ بڑی بڑی بھوری آنکھوں سے ذہانت جھلک رہی تھی۔ بہت ہلکا میک اپ اور سادہ لباس طبعی شرافت کا آئینہ دار تھا۔ لباس اگرچہ سادہ تھا مگر قیمتی نظر آتا تھا۔ ایک نظر ڈالتے ہی جو پہلا تاثر قائم ہوا تھا وہ یہ ہی تھا کہ مسز لون ایک بلند کردار اور شریف خاندان سے تعلق رکھنے والی خاتون ہیں۔

''مجھے آپ سے مل کر بڑی مسرت ہوئی ہے مسٹر شین''۔ مسز لون نے اپنی خوشگوار آواز میں کہا اور مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

''مجھے آپ سے تعارف حاصل کر کے خوشی ہوئی''۔ شین نے ہاتھ ملاتے ہوئے جواب دیا۔

لوسی خاموشی سے ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔ شین نے مسز لون کو بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود بھی اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

''اب آپ بالکل شروع سے بیان کریں کہ آپ مجھ سے ملنے کیوں آئی ہیں'' شین نے کہا۔

''میں لعل بورڈ میں رہتی ہوں''۔ مسز لون نے بتایا۔ ''کل مجھے میامی سے ایک ٹرنک کال موصول ہوئی۔ ایک صاحب جنہوں نے کہا کہ ان کا نام جیسپر گروٹ ہے بات کر رہے تھے۔ میں نے پہلی مرتبہ ان کا نام سنا تھا حالانکہ میں ان کی بازیابی کے بارے پڑھ چکی تھی۔ انہوں نے مجھے اپنے گھر کا پتا بتایا اور کہا کہ وہ میرے شوہر مسٹر لون کے بارے میں کچھ باتیں جانتے ہیں اور وعدہ کیا کہ اگر میں ان سے ملنے ان کے گھر آؤں تو وہ جو کچھ بھی انہیں معلوم ہے بتانے کے لئے تیار ہیں مگر فون پر کچھ نہیں کہہ سکتے۔ یہ بھی نہیں کہ وہ باتیں اچھی ہیں یا ان کا تعلق کسی بری خبر سے ہے۔ انہوں نے مجھے آج صبح ملنے کے لئے بلایا تھا۔ میں بچوں کو ایک ہمسایہ کے گھر چھوڑ کر آج صبح یہاں آئی لیکن جب میں ان کے گھر پہنچی تو مسز گروٹ نے بتایا کہ ان کے شوہر بھی کل رات سے غائب ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ نہ انہیں اس ٹرنک کال کے بارے میں کچھ معلوم ہے اور نہ انہوں نے کبھی میرے شوہر کا نام سنا ہے۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ اس سلسلہ میں مجھے آپ سے ملنا چاہئے''۔

''آپ کہتی ہیں کہ آپ کے شوہر کا بھی پتا نہیں چل رہا'' شین نے پوچھا۔

''جی ہاں۔ اس بات کو ایک سال سے کچھ زیادہ مدت ہو چکی ہے''۔ مسز لون نے جواب دیا۔ ''لیکن بہتر ہے کہ میں اس بارے میں آپ کو تفصیل سے بتا دوں''۔

بظاہر مسز لون کی آواز پرسکون تھی مگر شین محسوس کر رہا تھا کہ وہ بڑی مشکل سے اپنے جذبات کو ضبط کر رہی ہیں اور یہ بالکل ممکن ہے کہ وہ کسی بھی لمحہ اپنا ضبط کھو کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں۔

''آپ مجھ سے ہر بات آزادی سے بلا جھجک کہہ سکتی ہیں''۔ شین نے نرم لہجہ میں کہا۔

''دو سال پہلے میری شادی لون کے ساتھ ہوئی تھی''۔ مسز لون نے کہنا شروع کیا۔ ''کچھ ہی دن بعد ہم دونوں نے ایگریکلچر کالج سے بی اے پاس کیا اور اپنے مشترکہ سرمایہ سے لعل بورڈ میں ایک فارم خرید کر کھیتی باڑی کرنے لگے۔ ہم دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے اور ہر طرح خوش و خرم زندگی گزار رہے تھے۔ ان دنوں میں بھی جب کہ خراب موسم کی وجہ سے ہماری یکے بعد دیگرے دو فصلیں برباد ہو گئیں۔ ہمارے درمیان کوئی تلخی یا رنجش پیدا نہیں ہوئی۔ دونوں محنتی تھے اور اپنے کام سے پوری دلچسپی رکھتے تھے۔ ساتھ ہی ساتھ ہمیں اپنے آپ پر اعتماد بھی تھا۔ ہمیں

معلوم تھا کہ زندگی میں ایسے نشیب و فراز بھی آتے ہیں اور ہم ان کے لئے تیار تھے مگر فصلوں کی ناکامی سے ہمارے مالی حالات کافی متاثر ہوئے۔ لون کو حد سے زیادہ مقروض ہونا بالکل پسند نہیں تھا۔ اتفاق سے ان ہی دنوں مجھے اندازہ ہوا کہ میں ماں بننے والی ہوں۔ چنانچہ لون اس خیال سے میامی سے آ گئے کہ چند مہینوں کے لئے کوئی ملازمت کر لیں اور اس طرح اپنی آئندہ فصل کے لئے کچھ سرمایہ فراہم کر لیں۔ خوش قسمتی سے میامی آتے ہی انہیں ایک اچھی ملازمت مل گئی۔ انہیں ہاؤلے خاندان نے گھریلو باغ کے لئے بطور مالی ملازم رکھ لیا''۔

''ہاؤلے''۔ شین نے آنکھیں چندھیاتے ہوئے دہرایا۔ ''کیا وہ ہی خاندان تو نہیں ....''۔ وہ کہتے کہتے رک گیا۔

''جی ہاں وہ ہی''۔ مسز لون نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔ ''جس کے بارے میں کل اخبارات میں خبر آئی تھی۔ مجھے یاد ہے کہ لون نے اپنے کسی ابتدائی خط میں البرٹ نامی ایک لڑکے کا ذکر کیا تھا۔ اگرچہ اس کے الفاظ سے یہ ہی اندازہ ہوتا تھا کہ وہ البرٹ کو زیادہ پسند نہیں کرتا، تنخواہ بہت معقول تھی اور کام بھی ایسا کچھ زیادہ نہیں تھا۔ ابھی اسے وہاں کام کرتے ہوئے دو ماہ ہی گزرے تھے کہ مجھے اس کا ایک خط ملا''۔

مسز لون نے اپنا ہینڈ بیگ کھولا اور کسی قدر کانپتی انگلیوں سے ایک بڑا سا لفافہ نکال کر شین کے سامنے رکھ دیا۔

''آپ خود اسے پڑھ کر دیکھ سکتے ہیں''۔ مسز لون نے کہا۔ ''آپ پہلے فرد ہیں جنہیں میں یہ خط دکھا رہی ہوں اور پڑھنے کے بعد آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ میں نے اب تک اسے کسی اور کو کیوں نہیں دکھایا''۔

شین نے دیکھا کہ اس لفافہ پر مسز لون کا نام اور پتہ لکھا ہوا ہے۔ طرز تحریر ہموار اور خوبصورت تھا۔ لفافہ پر جوابی پتہ بھی لکھا ہوا تھا معرفت ہاؤلے نمبر 316 بے سائڈ ڈرائیو۔ بار بار ہاتھوں میں لینے کی وجہ سے لفافہ کافی خستہ حالت میں تھا۔ ٹکٹوں پر میامی کے ڈاک خانے کی مہر لگی تھی اور جو تاریخ پڑی ہوئی تھی وہ ایک سال سے کچھ کم مدت ظاہر کر رہی تھی۔ شین نے لفافہ کھولا اندر سے ایک سفید کاغذ نکلا جو تین جگہ سے تہہ کیا ہوا تھا۔

''اس میں دس ہزار ڈالر والے نوٹ بھی تھے''۔ مسز لون نے بتایا۔ شین نے غور سے اس کے چہرے کی طرف دیکھا۔

''ہزار ہزار ڈالر کے دس نوٹ''......وہ بولا۔

''جی ہاں۔ آپ لفافہ پڑھیں آپ کو خود معلوم ہو جائے گا''۔ مسز لون نے جواب دیا۔ ایک لمحہ توقف کے بعد شین نے بلند آواز سے خط پڑھنا شروع کیا تا کہ لوسی جوان دونوں کی گفتگو نوٹ کرتی جا رہی ہے اس خط کی عبارت بھی نوٹ کر سکے۔ لکھا تھا۔

ڈارلنگ

ایک دم سے اتنا روپیہ دیکھ کر حیرت زدہ مت ہو جانا۔ میں نے کسی کو لوٹا ہے اور نہ کوئی اور ناجائز کام کیا ہے۔ تم اسے بینک میں جمع کرا دینا اور اپنی ضرورت کے مطابق خرچ کے لئے نکالتی رہنا۔ مجھے کچھ وقت کے لئے جانا پڑے گا۔ کہاں۔ میں تمہیں نہیں بتا سکتا بہرحال تم اس رقم سے نہ صرف نئی فصل کا انتظام کر سکتی ہو بلکہ آنے والے مہمان کے مصارف بھی بہ آسانی برداشت کر سکتی ہو۔ میں تمہیں اس بارے میں زیادہ تفصیل نہیں بتا سکتا مگر امید کرتا ہوں کہ تم مجھ پر اعتماد کرتے ہوئے کسی غلط فہمی کو دل میں جگہ نہیں دو گی۔ گھبرانے یا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ پولیس یا کسی اور سے کچھ ذکر کرنے کی حاجت ہے۔ اگر تم نے میرے کہنے پر عمل کیا تو میں تمہیں ہر تین ماہ بعد مزید ایک ہزار ڈالر بھیجتا رہوں گا لیکن تم نے کسی

کو کچھ بتایا تو نہ صرف میں مصیبت میں پھنس جاؤں گا بلکہ مزید رقم ملنے کا بھی کوئی امکان نہیں ہوگا۔ میرا یقین کرو ڈارلنگ۔ میں نے بہت غور کرنے کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے اور اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ میرے اور تمہارے لئے اس میں بہتری ہے۔ یہ اتنی رقم ہے جتنی میں ایک سال میں بھی نہیں کما سکتا تھا۔ لوگوں سے تم کہہ سکتی ہو کہ مجھے دوبارہ فوج میں بھرتی کر لیا گیا ہے یا کسی طرح کا بھی کوئی بہانہ بنا دینا۔ مثلاً میں کسی دور دراز کے ملک میں ملازمت کر رہا ہوں۔ بس میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ تم کسی طرح پریشان یا فکر مند نہ ہو اور نہ اس سے زیادہ معلوم کرنے کی کوشش کرو جتنا میں اس خط میں بتا چکا ہوں۔ میں تم سے محبت کرتا ہوں اور ہمیشہ کرتا رہوں گا۔ بچہ جب پیدا ہو تو اسے میری طرف سے خوب پیار کرنا اور مجھ پر بھروسہ رکھنا کہ میں وہ ہی کچھ لکھ رہا ہوں جو ہم سب کے لئے بہتر ہے۔ تمہارا اچا ہنے والا شوہر..... لون

''اب آپ ہی بتایئے مسٹر شین۔ یہ خط پانے کے بعد میں کیا کر سکتی تھی''۔ مسز لون نے گھوم کر لوسی کی طرف دیکھا۔ ''مس لوسی۔ تم ایک عورت ہو۔ تم بتاؤ۔ اگر میری جگہ تم ہوتیں تو ان حالات میں کیا کرتیں''۔

''اگر مجھے اپنے شوہر سے محبت اور مکمل اعتماد ہوتا''۔ لوسی نے ہمدردانہ لہجے میں جواب دیا۔ ''تو میرا خیال ہے کہ وہ ہی کچھ کرتی جو آپ نے کیا ہے لیکن مائیکل اس کا مطلب کیا ہوا دس ہزار ڈالر یکمشت اور ایک ہزار ہر تین ماہ بعد''۔

''کیا آپ کو اس کے بعد کوئی خط ملا''۔ شین نے مسز لون کی طرف دیکھا۔

''صرف ایک لفافہ ہر تین ماہ کے بعد''۔ مسز لون نے جواب دیا۔ ''جس میں ایک ہزار ڈالر کے نوٹ ہوتے تھے اور اس لفافہ کی طرح وہ بھی میامی سے روانہ کیا جاتا تھا۔ لفافہ پر پتہ میرے شوہر کے ہاتھ کا ہی لکھا ہوا ہوتا تھا مگر اندر ایک جملہ بھی تحریر نہیں ہوتا تھا۔ مجھے اس طرح کے تین لفافے اب تک مل چکے ہیں جن میں آخری ایک سال قبل موصول ہوا تھا''۔

شین نے کاغذ دوبارہ لفافے میں رکھ دیا۔

''اور کل شام جیسپر گروٹ نے آپ کو فون کر کے بتایا کہ اس کے پاس مسٹر لون کے بارے میں کچھ خبریں ہیں اور اس کے بعد غائب ہو گیا''۔ شین اس طرح کہہ رہا تھا جیسے مسز لون سے زیادہ خود اپنے آپ سے مخاطب ہو۔

''جی ہاں مگر انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ وہ خبریں کس قسم کی ہیں۔ لون زندہ بھی ہے یا.....''۔ مسز لون کہتے کہتے رک گئی۔

''میرا خیال ہے کہ اب وقت آ گیا ہے جب آپ کو کم سے کم ہاؤلے خاندان سے تو پوچھنا چاہئے''..... شین بولا۔

''میں نے آج صبح انہیں فون کیا تھا''۔ مسز لون نے جلدی سے بتایا۔ ''مگر کسی ملازم نے جواب دیا کہ وہاں لون ویلس نام کا کوئی مالی ہونا تو درکنار ایک سال سے کوئی مالی ہی نہیں ہے۔ میں نے اسی وقت دل میں آپ کے پاس آ کر تمام حالات بتانے کا فیصلہ کر لیا۔ میں آپ سے پہلے واقف ہوں اور اس سلسلہ میں آپ کی جتنی بھی فیس ہوگی ادا کرنے کے لئے آمادہ ہوں۔ آپ صرف میرے شوہر کا پتہ لگا دیں''۔

''اس کیس میں ایک موکل پہلے ہی میری خدمات حاصل کر چکا ہے''۔ شین نے جواب دیا۔ ''ویسے میرا خیال ہے کہ آپ کے شوہر اور جیسپر گروٹ کی گمشدگی میں کوئی نہ کوئی تعلق ضرور ہے۔ کیا آپ نے وہ باقی تین لفافے بھی سنبھال کر رکھے ہیں''۔

''جی ہاں۔ گھر پر رکھے ہیں مگر وہ بالکل اسی لفافے کی طرح ہیں''۔ مسز لون نے جواب دیا۔

''میں بہر حال انہیں دیکھنا مناسب خیال کرتا ہوں اس کے ساتھ مجھے آپ کے شوہر کی ایک تصویر بھی چاہیے''۔

''گھر واپس پہنچتے ہی میں یہ دونوں چیزیں آپ کو بذریعہ ڈاک بھجوادوں گی''۔ مسز لون نے جواب دیا۔

''ضرور بھجوادیں۔ اپنے شوہر کا حلیہ تو آپ اب بھی بیان کر سکتی ہیں''۔

''عمر کے لحاظ سے وہ چوبیس سال کے ہیں بالکل میرے ہم عمر''۔ مسز لون نے بتایا۔ ''قد پانچ فٹ دس انچ، دبلا پتلا جسم سیاہ بال''۔

اور اتنا کہتے کہتے مسز لون کا ضبط جواب دے گیا۔ دونوں ہاتھوں میں اپنا منہ چھپائے ہوئے وہ بے اختیار آنسو بہانے لگی۔

''لوسی۔ تم ان کے گھر کا پتا اور فون نمبر وغیرہ پوچھ کر نوٹ کر لینا''۔ شین نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''تم کہاں جا رہے ہو''۔ لوسی نے اپنی نوٹ بک بند کرتے ہوئے پوچھا۔

''اس وقت تو ذرا ہاؤلے خاندان کے لوگوں سے دو دو باتیں کرنے کا خیال ہے''۔ شین نے جواب دیا اور آفس سے باہر نکل گیا۔

☆..................☆..................☆

چوتھا باب

شین کی پہلی منزل پولیس ہیڈ کوارٹر تھا۔ گم شدہ لوگوں کے شعبہ کا انچارج سارجنٹ پرسن بیس سال سے اس جگہ کام کر رہا تھا اور اس کے سر میں اس سے کہیں زیادہ معلومات موجود تھیں جتنی کہ اس فائلوں کی الماری میں جو اس کی کرسی کے پیچھے کھڑی رہتی تھی۔ اس نے شین کو اپنی میز کے سامنے دیکھ کر نفی میں سر ہلایا۔

''مسٹر جیسپر گروٹ کے بارے میں ابھی تک ہمارے ڈیپارٹمنٹ کو کوئی اطلاع نہیں ملی ہے''۔ وہ بولا۔ ''اگر تم کہو تو میں باقاعدہ تفتیش شروع کر دوں''۔

''ابھی نہیں''..... شین نے جواب دیا۔ ''اس کے لئے مجھے اس کی بیوی سے ایک مرتبہ اور بات کرنا پڑے گی لیکن یہ بتاؤ کہ تمہاری فائلوں میں کسی مسز لون ویلس کا نام بھی آیا ہے''۔

''لون ویلس''۔ سارجنٹ پرسن نے ذہن پر زور دیتے ہوئے دہرایا۔ ''نہیں۔ اس نام سے تو کوئی فائل نہیں ہے مگر تم چاہو تو فائلیں دیکھ کر اطمینان کر لو''۔

''یہ کوئی ایک سال پہلے کی بات ہے''۔

''تب تو پھر یقیناً کوئی فائل نہیں ہوگی''۔ سارجنٹ نے زیادہ یقینی لہجے میں جواب دیا۔

''باؤلے کا نام تمہاری یادداشت کے خزانے میں کوئی اہمیت رکھتا ہے''۔ شین نے پوچھا مگر ساجنٹ نے پھر نفی میں سر ہلایا۔

''اچھی بات ہے سارجنٹ۔ میں مسز گروٹ کے بارے میں تمہیں عنقریب فون کر دوں گا''۔ شین نے کہا اور آفس سے باہر نکل گیا۔

پولیس ہیڈ کوارٹر سے وہ اخبار ڈیلی نیوز کے دفتر پہنچا اور لفٹ کے ذریعے دوسری منزل تک چلا گیا جہاں سٹی روم واقع تھا۔ صبح کا پرچہ ابھی ابھی نکلا تھا اس لئے کمرے میں کوئی خاص کام نہیں ہو رہا تھا۔ شین نے کمرے کے ایک گوشے میں اپنی میز پر ٹم رارکی کو آرام کرتے ہوئے پکڑ لیا۔

''کوئی خاص خبر لے کر آئے ہو''۔ اس نے شین کو دیکھ کر ایک جماہی لیتے ہوئے پوچھا۔

''جول کراس کہاں ہے''۔ شین نے جواب دینے کے بجائے سوال کر دیا۔

''پتہ نہیں''۔ ٹم نے کچھ فاصلہ پر ایک خالی میز کو دیکھتے ہوئے بتایا۔ ''اسے کوئی مزیدار کہانی مل جائے تو پھر دفتر میں بیٹھ کر کام کرنا پسند نہیں کرتا''۔

''وہ صبح میں آیا تھا یا نہیں''۔

''ہاں آیا تو تھا''۔

''تم نے کسی ڈائری کے بارے میں سنا ہے جسے تمہارا اخبار شائع کرنا چاہتا ہے''۔

''بہت کچھ'' ٹم نے جواب دیا۔ ''تم آج کے اخبار میں جول کراس کی رپورٹ پڑھو سب کچھ معلوم ہو جائے گا''۔

''میں نے سنا ہے کہ ہاؤلے خاندان نے البرٹ ہاؤلے کی موت کے بارے میں کسی سوال کا جواب دینے سے انکار کر دیا ہے''۔ شین نے پوچھا۔

''بڑے لوگ ہیں نا نہیں چاہتے کوئی ان کے ذاتی معاملات میں دخل دے''۔

''تمہیں ان کے بارے میں کیا معلوم ہے''۔

''میں ذاتی طور پر ان سے واقف نہیں ہوں'' ٹم نے بتایا۔ ''بس یہ جانتا ہوں کہ بہت دولت مند لوگ ہیں۔ خاندان کے دو بھائی یعنی عذرا ہاؤلے اور ایبل ہاؤلے۔ چالیس سال قبل مے فلاور سے یہاں آئے تھے اور یہاں انہوں نے ایک بہت بڑی کمپنی کھول دی جو ہر قسم کے جنرل اسٹور کا سامان فروخت کرتی ہے''۔

''عذرا ہاؤلے کا انتقال بھی ہفتہ عشرہ میں ہوا ہے''۔ شین نے پوچھا۔

''ہاں۔ ایبل چھ سال پہلے مر چکا ہے''۔ ٹم نے اپنی کرسی پر سیدھے بیٹھتے ہوئے جواب دیا۔ ''لیکن میں پوچھتا ہوں ہاؤلے خاندان سے اس اچانک دلچسپی کی وجہ کیا ہے''۔

''ایک دو باتیں ہیں''۔ شین نے جواب دیا۔ ''تمہارے اخبار کے ریکارڈ میں تو ہاؤلے خاندان کے بارے میں خاصی موٹی فائل ہوگی''۔

''بالکل ہے۔ اگر تم چاہو تو دکھائی بھی جا سکتی ہے''۔ ٹم اٹھتے ہوئے بولا۔

دونوں سٹی روم سے نکل کر اخبار کے ریکارڈ روم میں پہنچے۔ شین نے اسے بتایا کہ سر دست وہ خود نہیں جانتا کہ اسے کس چیز کی تلاش ہے مگر یہ کہ اسے یہ بات بہت عجیب معلوم ہوتی ہے کہ ہاؤلے خاندان کا ایک فرد سمندر میں مر جاتا ہے مگر وہ لوگ اس کے حالات معلوم کرنے کے لئے ان لوگوں سے رجوع نہیں کرتے جنہوں نے اسے سمندر میں ڈوبنے سے بچایا تھا۔ نیز دوسری بات جس کے بارے میں اسے معلوم کرنے کی خواہش ہے یہ ہے کہ ایک سال قبل ان کے یہاں ایک مالی لون ویلس نام کا کام کرتا تھا اس کا کچھ پتا نہیں چلتا کہ اب کہاں ہے۔ ٹم راکی نے ریکارڈ روم سے فائل نکالی۔

''ہم کہاں سے دیکھنا شروع کریں''۔ اس نے پوچھا۔

''ایک سال قبل سے جب کہ البرٹ ہاؤلے کی شادی ہوئی تھی اور جس کے فوراً بعد اسے جبریہ بھرتی کے قانون کے تحت فوج میں جانا پڑا تھا''۔

''مجھے یاد ہے''۔ ٹم بولا۔ ''کہ اس بھرتی کے سلسلہ میں اس کی ماں نے بہت شور و غل مچایا تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ اور بہت سے لوگ ہیں جو فوج میں بھرتی کئے جا سکتے ہیں پھر انکل سام اس کے اکلوتے بیٹے ہی کو مرنے کے لئے کیوں فوج میں بھیجنا ضروری خیال کرتے ہیں۔ ایک افواہ یہ بھی تھی کہ اسے بھرتی ہونے سے بچانے کے لئے جلدی سے اس کی شادی بھی کر دی گئی مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ یہ دیکھو یہ اس کی دلہن کا فوٹو ہے''۔

ٹم نے ایک فوٹو کی طرف اشارہ کیا۔ فوٹو شادی کے فوراً بعد چرچ کی سیڑھیوں پر کھینچا گیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی دوسری تصویر ایک فیملی

گروپ کی تھی۔ تصویر میں البرٹ ہاؤلے اور اس کی بیوی کے علاوہ اس کی بڑی بہن بیٹرس اور اس کا شوہر جیرالڈ مین بھی موجود تھے۔ ایک لمبے سے بزرگ صورت آدمی کی طرف اشارہ کر کے ٹم راکی نے بتایا کہ یہ دولہا کے چچا مسٹر عذرا ہاؤلے ہیں۔ بیٹرس کے بارے میں ٹم کی رائے کچھ اچھی نہیں تھی۔ اس نے بتایا کہ شادی سے پہلے اور شادی کے بعد بھی سوسائٹی میں اس کے متعلق طرح طرح کی رومان انگیز افواہیں اڑتی رہا کرتی ہیں۔

''کیا بیٹرس کی رومان پسندی کو ایک مالی کی گمشدگی سے کوئی تعلق ہو سکتا ہے''۔ شین نے پوچھا۔

''کیوں نہیں''۔ ٹم نے فوراً جواب دیا۔ ''اگر بوڑھی اماں کو اپنی بیٹی کے لئے کسی کو جہنم واصل کرنا ضروری معلوم ہوا تو وہ یہ بھی کر سکتی ہے''۔

فائل دیکھتے دیکھتے شین البرٹ ہاؤلے کی ایک نسبتاً صاف اور واضح تصویر پر رک گیا۔ اسی طرح کی تصویر تھی جیسی اس نے کل رات اخبار ہیرلڈ میں دیکھی تھی۔ شین نے فوٹو کے نیچے دی ہوئی عبارت پڑھی معلوم ہوا کہ یہ البرٹ کے فوج میں جانے سے کچھ پہلے کی تصویر ہے۔ شین نے بوریت کے انداز میں فائل بند کر دی۔

''ختم کرو یار''۔ وہ بولا۔ ''اس فائل میں کوئی ریکارڈ نہیں بتا سکتا کہ ایک سال قبل لون ولیس کیوں غائب ہو گیا اور ابھی کل سے جیسپر گروٹ کیوں گم ہے''۔

''گروٹ۔ تمہارا مطلب ہے کہ وہ تباہ شدہ جہاز کا پائلٹ''۔ ٹم نے پوچھا۔

''مجھ سے پوچھنے کے بجائے تم جا کر مسز گروٹ سے انٹرویو کیوں نہیں لیتے''۔ شین نے جاب دیا۔ ''ان سے کہہ دینا کہ میں نے تمہیں بھیجا ہے مگر خیال رہے وہ جو کچھ بتائیں مجھے دکھائے بغیر اشاعت کے لئے مت دینا۔ میں مسز ہاؤلے سے ملنے جا رہا ہوں۔ اس کے بعد تمہیں فون کروں گا''۔

''اس بوڑھی چڑیل سے ملنا تو الگ رہا تم اس کے قریب بھی نہیں جا سکتے''۔

''کچھ بھی ہو اسے میرے چند سوالات کے جواب ضرور دینا پڑیں گے''۔ شین نے کہا اور چلنے کے لئے کھڑا ہو گیا۔

ٹم نے فائل واپس رکھی اور دونوں ریکارڈ روم سے باہر آ گئے۔

''تم مسز گروٹ سے اور اس شخص کننگھم سے انٹرویو لو''۔ شین نے لفٹ میں ٹم کو ہدایت کی۔ ''لوگ بڑے شوق سے تمہاری خبر پڑھیں گے۔ ایک خطرناک سفر سے زندہ سلامت واپس آنے پر دوستوں کے ساتھ کھانے کا پروگرام بنایا مگر ایک دوست غائب ہو گیا۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیوں؟ اور کہاں؟ اس درمیان میں مسز ہاؤلے کی مزاج پرسی کر آؤں۔ واپسی پر ذرا جول کراس سے ڈائری کے بارے میں گفتگو رہے گی''۔

شین لفٹ سے نکل کر اپنی کار میں بیٹھا اور ہاؤلے خاندان کی طرف روانہ ہو گیا۔ اس کا ذہن مختلف سوالات میں الجھا ہوا تھا۔ ایک سال قبل لون ولیس کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا تھا؟ کننگھم اس بارے میں کیا جانتا ہے؟ وہ لون کا نام سن کر چونک کیوں گیا تھا؟ جیسپر گروٹ نے مسز لون کو فون کر کے یہ کیوں کہا تھا کہ اسے اس کے شوہر کے بارے میں کچھ خبریں معلوم ہیں؟ کیا اس کی وجہ یہ تو نہ تھی کہ البرٹ ہاؤلے نے مرتے وقت لون ولیس کے بارے میں کسی خاص راز کا انکشاف کیا تھا۔ کسی ایسے راز کا انکشاف جسے پوشیدہ رکھنے کے لئے کسی نے ایک سال پہلے دس ہزار ڈالر کی رقم ادا کی تھی۔ یہ محض اتفاق تھا کہ جیسپر گروٹ مسز لون سے ملاقات کرنے سے پہلے غائب ہو گیا یا کسی نے دانستہ اسے اس ملاقات سے باز رکھنے کے

لئے غائب کر دیا ہے۔

مگر کافی غور کرنے کے بعد بھی شین کی سمجھ میں ان سوالات کا کوئی جواب نہیں آسکا۔ اس درمیان میں اس کی کار بیسائڈ ڈرائو پہنچ چکی تھی جہاں کوٹھی نمبر 3.16 میں ہاؤلے خاندان کی رہائش تھی۔ شین نے دیکھا کہ عظیم الشان کوٹھی کئی ایکڑ میں گھیرے ہوئے ہے۔ کوٹھی کے چاروں طرف ایک اونچی پتھر کی دیوار حفاظت کا فرض انجام دے رہی تھی۔ اس نے بے دھڑک اپنی کار آہنی گیٹ کے اندر موڑ دی۔ کوٹھی ایک وسیع باغ کے درمیان میں تعمیر کی گئی تھی مگر باغ کی حالت اس وقت ناگفتہ بہ نظر آ رہی تھی۔ پیڑ پودے جھاڑ جھنکار سے گھرے ہوئے تھے۔ میدان کی گھاس بے تحاشا بڑھ گئی تھی۔ روشیں اجاڑ اور بے رونق تھیں۔ صاف ظاہر تھا کہ ایک طویل مدت سے کسی نے انہیں بنانے سنوارنے کی طرف توجہ نہیں دی ہے۔ گیٹ سے ایک پختہ راستہ کوٹھی تک جا رہا تھا۔ شین نے کوٹھی کے سامنے اپنی کار روک لی۔ پتھر سے بنی ہوئی یہ کوٹھی کسی چھوٹے موٹے قلعہ کی طرح معلوم ہو رہی تھی۔ صدر دروازے کے دونوں اطراف درمیان میں کافی فاصلہ چھوڑتے ہوئے خام لوہے کی سیڑھیوں کے دو زینے تھے جو کوٹھی کی بالکونی تک جاتے تھے۔ چاروں طرف ایک سکوت سا چھایا ہوا تھا۔ کچھ اندازہ نہیں ہوتا تھا کہ ان پتھریلی دیواروں کے پیچھے کسی ذی روح کی موجودگی ممکن بھی ہے یا نہیں۔ شین کار سے اتر آیا۔ صدر دروازے پر ایک پیتل کا بڑا سا لٹو لگا ہوا تھا جسے دبا کر اس نے اپنی آمد کی اطلاع کی۔

اچانک مضبوط لکڑی کے بنے ہوئے کواڑوں کی جنبش ہوئی۔ دروازہ ذرا سا کھلا اور ایک نیگرو ملازم نے جھانک کر شین کی طرف دیکھا۔

"کیا بات ہے"۔ اس نے پوچھا۔

"مسز ہاؤلے سے ملنا چاہتا ہوں"۔ شین نے بتایا۔

"وہ آج کل کسی سے ملاقات نہیں کر رہی ہیں"۔ نیگرو نے جواب دیا اور دروازہ بند کر لینا چاہا مگر شین نے اپنا پیر دونوں کواڑوں کے درمیان رکھ دیا۔

"اس کے باوجود وہ مجھ سے ملنا پسند کریں گی"۔ وہ بولا۔

"کیا تم نے ان سے ملاقات کا وقت لیا ہوا ہے"؟۔

"تم ان سے جا کر کہو کہ میں ایک مالی لون ویلس کے بارے میں بات کرنے آیا ہوں"۔ شین نے کہا۔

"یہاں اس نام کا کوئی مالی کام نہیں کرتا"۔ نیگرو نے سخت لہجے میں جواب دیا۔ شین نے اچانک اپنے کندھے سے دروازے کو دھکا دیا۔ نیگرو اس اقدام کے لئے تیار نہیں تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس سے پہلے کہ وہ ہوشیار ہوتا دروازہ کھل چکا تھا۔

"میں اس کے باوجود مسز ہاؤلے سے ملے بغیر نہیں جاؤں گا"۔ شین نے اندر قدم رکھتے ہوئے جواب دیا۔ دروازے کے دوسری طرف ایک بلند محراب دار راہداری اس کی نگاہوں کے سامنے تھی۔

"تمہیں اس طرح زبردستی اندر گھس آنے کا کوئی حق نہیں ہے"۔ نیگرو نے شین کے طویل قامت مضبوط جسم کو دیکھتے ہوئے کہا۔ "بہر حال تم بالکل اسی جگہ ٹھہرو میں مسز ہاؤلے سے معلوم کر کے آتا ہوں"۔

اچانک راہداری میں سیدھے ہاتھ کی طرف سے ایک لمبا آدمی ہاتھ میں بریف کیس دبائے نمودار ہوا۔ وہ تیز تیز قدموں سے قریب آیا۔

''کیا بات ہے بین''......اس نے نیگرو سے پوچھا۔''تم اچھی طرح جانتے ہو کہ کسی کو اندر آنے کی اجازت نہیں ہے''۔

''میں جانتا ہوں مسٹر ہسٹنگز''۔نیگرو نے جواب دیا۔''اور میں نوجوان آدمی کو یہی سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا''۔

شین نے دیکھا کہ آنے والا شخص کم سے کم ساٹھ بہار وخزاں ضرور دیکھ چکا ہے۔سر کے بال بالکل سفید ہو رہے تھے۔اس نے سیاہ رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا۔نیگرو ملازم نے تیز دھوپ کی وجہ سے دروازہ بند کر دیا تھا۔

''اس مداخلت بیجا کا کیا مقصد ہے''۔وہ آدمی شین سے مخاطب ہوا۔

''میرے خیال میں وقت آ گیا تھا کہ کسی نہ کسی کو مداخلت کرنا ضروری تھی''۔شین نے جواب دیا۔

''تم ہو کون''۔

''جاسوس''۔شین نے کہا۔بوڑھے کے چہرے پر سختی کے تاثرات ظاہر ہوئے۔

''میں تمہارے شناختی کاغذات دیکھ سکتا ہوں''۔

''تم کون ہو''۔شین نے الٹا سوال کر دیا۔بوڑھے نے ہاتھ میں پکڑا ہوا بریف کیس جھک کر اپنے پیروں کے پاس رکھا اور جیب سے ایک کارڈ نکال کر شین کو دیا۔کارڈ پر لکھا تھا۔ہسٹنگز اینڈ برانڈٹ۔اٹارنی ایٹ لا۔اور کارڈ کے کونے میں سیدھے ہاتھ کی طرف پی ایچ ہسٹنگز تحریر تھا۔

''میں ہاؤلے خاندان کا قانونی مشیر ہوں''۔ہسٹنگز نے کہا۔''اور تمہارے کاغذات دیکھ کر جس کام کے بارے میں بھی آئے ہو گفتگو کر سکتا ہوں''۔

''میں پرائیویٹ جاسوس ہوں اور میرا کام صرف مسز ہاؤلے سے تعلق رکھتا ہے''۔شین نے جواب دیا اور ایک قدم آگے بڑھایا مگر بوڑھا وکیل اپنی جگہ سے ایک انچ بھی ہٹنے کے لئے تیار نہیں تھا۔

''مسز ہاؤلے کسی سے ملاقات نہیں کر رہی ہیں''۔اس نے شین کو گھورتے ہوئے کہا۔''شاید تمہیں معلوم نہیں کہ ان کے اکلوتے لڑکے کا حال میں انتقال ہوا ہے''۔

''میں البرٹ ہاؤلے کی موت کے بارے میں سب کچھ جانتا ہوں اور حقیقت میں میری آمد کا مقصد بھی......''

''اس افسوسناک حادثہ کے علاوہ میں ابھی ابھی مرحوم عذرا ہاؤلے کی وصیت پڑھ کر آ رہا ہوں''۔وکیل صاحب نے شین کی بات کاٹتے ہوئے بتایا۔''یقیناً ایسے موقع پر خاندان کے افراد کو کسی اور بات سے پریشان کرنا مناسب نہیں ہے۔تم مجھے اپنا کام بتا سکتے ہو''۔

''کیا تم لون ویلس کے بارے میں میرے سوالات کا جواب دے سکتے ہو''۔شین نے پوچھا۔

''میں سمجھا نہیں کہ......''

''خود میں بھی ابھی تک بہت سی باتیں نہیں سمجھ سکا ہوں''۔شین نے وکیل صاحب کو ہاتھ سے ایک طرف کرتے ہوئے کہا اور راہداری

میں آگے بڑھ گیا۔ آگے بڑھتے ہوئے وہ پختہ فرش پر دانستہ زور زور سے جوتے مارتے ہوئے چل رہا تھا۔ وکیل صاحب جلدی سے گھوم کر شین کے پیچھے لپکے اور قریب پہنچ کر اس کا بازو پکڑ لیا مگر شین اس وقت تک ایک بڑے سے کمرے میں پڑا ہوا پردہ اٹھا کر اندر جھانک رہا تھا۔

کمرے میں تین افراد بیٹھے تھے جنہوں نے اس ہنگامہ پر سر اٹھا کر دروازے کی طرف دیکھا۔ ان تینوں میں سب سے رعب دار شخصیت ایک عمر رسیدہ خاتون کی تھی جو ایک کرسی پر ہاتھ میں ایک موٹا سا ڈنڈا پکڑے بیٹھی تھی۔ اس کے خدوخال میں ہر چیز نوک دار تھی۔ ناک ٹھوڑی، گالوں کی ابھری ہوئی ہڈیاں وغیرہ قدرے نیلی آنکھوں میں اس بڑھاپے کے باوجود بلا کی چمک تھی اور جب وہ بولی تو اس کی آواز بھی کڑکدار ہی ثابت ہوئی۔

''یہ کون شخص ہے''۔ اس نے وکیل صاحب کی طرف دیکھا۔ بوڑھی عورت کے الٹے ہاتھ کی طرف صوفے پر ایک موٹا آدمی آرام سے پیر پھیلائے بیٹھا تھا۔ اس کے بالکل سامنے دوسرے صوفے پر ایک نوجوان عورت تھی جس کی شکل وصورت میں کوئی خاص بات نہیں تھی مگر جس کا گداز بھرا ہوا متناسب جسم بڑی جنسیاتی کشش رکھتا تھا۔ وہ نیم وا آنکھوں سے شین کی طرف دیکھ رہی تھی۔ شین نے وکیل صاحب سے اپنا بازو چھڑایا اور تین چار لمبے ڈگ بھرتا ہوا بوڑھی عورت کے سامنے آ کھڑا ہوا۔

''میں ایک جاسوس ہوں اور تم سب لوگوں سے چند سوالات کرنا چاہتا ہوں''۔ اس نے کہا۔

''اسے کسی قسم کا کوئی سوال پوچھنے کا قانونی اختیار حاصل نہیں ہے''۔ وکیل صاحب جلدی سے بولے۔ ''یہ تقریباً زبردستی آپ کے گھر میں گھس آیا ہے اور میں مشورہ دوں گا کہ پولیس کو فون کر کے اسے فوراً گرفتار کرا دیا جائے''۔

بوڑھی عورت نے اپنا ڈنڈا اٹھا کر فرش پر مارا۔

''بے وقوفی کی باتیں مت کرو''۔ اس نے وکیل صاحب سے کہا اور شین کی طرف دیکھا۔ ''تم کون ہو لڑکے اور کیا چاہتے ہو''۔

''میرا نام مائیکل شین ہے مسز باؤلے''...... شین بولا۔ ''کیا جیسپر گروٹ کل رات یہاں آیا تھا''۔

''آپ کو اس سوال کا جواب دینے کی ضرورت نہیں ہے''۔ وکیل صاحب نے مشورہ دیا۔ ''میں.........''

''نانسنس''۔ بڑی بی نے اپنا ڈنڈا ایک مرتبہ پھر فرش پر مارا۔ ''آخر میں اس سوال کا جواب کیوں نہیں دے سکتی۔ میں کسی جیسپر گروٹ کو نہیں جانتی نوجوان اور نہ کل رات یہاں کوئی آیا تھا''۔

''کیا تمہیں اس کے آنے کی امید تھی''۔ شین نے پھر کہا۔ ''کیا تم نے اسے ملاقات کرنے کے لئے بلایا تھا''۔

''میں کیوں بلاتی جبکہ میں اس سے واقف تک نہیں ہوں''۔

''کیا تم اخبارات پڑھتی ہو مسز باؤلے''۔ شین نے پوچھا۔

''میں سمجھ گئی کہ ان کا مطلب کس سے ہے''...... نوجوان عورت نے درمیان میں بولتے ہوئے کہا۔ ''جیسپر گروٹ ان دو آدمیوں میں سے ایک تھا جو البرٹ کے ساتھ اس کشتی پر سوار تھے''۔

''میں ایک ایسے شخص کو اپنے گھر کیوں بلاتی''۔ مسز باؤلے نے سخت آواز میں کہا۔

''بیشتر مائیں ان حالات میں اس شخص سے ملنے کی خواہش مند ہو سکتی ہیں جوان کے اکلوتے بیٹے کے مرتے وقت اس کے پاس تھا۔ اس خیال سے کہ ممکن ہے کہ اس نے مرتے وقت کوئی خاص بات کہی ہو یا کسی خواہش کا اظہار کیا ہو''۔

''نانسنس''۔ مسز ہاؤلے نے اپنا ڈنڈا فرش پر مارا۔''ہاؤلے خاندان کا کوئی فرد ایسے ادنیٰ انسان سے کوئی بات نہیں کر سکتا خواہ وہ اس کا دم واپسیں ہی کیوں نہ ہو''۔

''اس نے کل شام یہاں فون کیا تھا''۔ نوجوان عورت ایک بار پھر بول پڑی۔''اور میں نے اس سے کہا تھا کہ اگر وہ آٹھ بجے تک آ سکتے ہیں تو میں اس سے ملاقات کر سکتی ہوں''۔

''بیٹرس''۔ مسز ہاؤلے بگڑ گئیں۔''میں نے تمہیں سختی سے تاکید کر دی تھی کہ ان گھٹیا لوگوں سے بات کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے جنہوں نے اپنی جان تو بچالی مگر میرے بیٹے کو موت کے حوالے کر دیا''۔

''مجھے یاد ہے ماں''۔ بیٹرس بچگانہ انداز سے مسکرائی۔''مگر میں اور جیرالڈ چچا عذرا کی وصیت کے بارے میں سوچ رہے تھے جو کہ وکیل صاحب آج صبح پڑھ کر سنانے والے تھے اور میں نے خیال کیا کہ گروٹ سے ملنا شاید ہمارے لئے بہتر ثابت ہو۔ کیا وصیت سننے کے بعد یہ ظاہر نہیں ہو گیا کہ میں نے ٹھیک ہی سوچا تھا''۔

''بیٹرس''۔ وکیل صاحب نے کھنگار کر گلا صاف کرتے ہوئے کہا۔''براہ مہربانی خاموش رہو۔ یہ ایک اجنبی شخص ہے''۔

''تو پھر کیا جیسپر گروٹ کل رات تم سے ملنے نہیں آیا''۔ شین نے بیٹرس سے مخاطب ہو کر سوال کیا۔

''اس کا جواب مت دینا بیٹرس''۔ مسز ہاؤلے زور سے فرش پر ڈنڈا مارتے ہوئے بولی۔''نوجوان آدمی اپنے سوالات مجھ سے پوچھو''۔

مگر شین برابر بیٹرس کو گھورے جا رہا تھا۔ اچانک بیٹرس ایک ہلکا سا قہقہہ لگا کر صوفے سے اٹھ کھڑی ہوئی اور شین کی طرف دیکھے بغیر آہستہ قدموں سے چلتی ہوئی کمرے سے نکل گئی۔ شین نے اس موٹے آدمی کی طرف دیکھا جو اب تک بڑی خاموشی سے سب کچھ سن رہا تھا۔

''کیا تمہیں اس بارے میں کچھ معلوم ہے''۔ شین نے اس سے پوچھا موٹے نے ایک چور نگاہ مسز ہاؤلے پر ڈالی۔

''میرے خیال سے تمہارا یہ سوال جواب دینے کے قابل نہیں ہے''۔ وہ بولا۔

''تو دوسرا سوال حاضر ہے''۔ شین نے فوراً کہا۔''لون ویلس کہاں ہے''۔

''یہ تم نے کس کا نام لیا۔ یہ کون ہے''۔ مسز ہاؤلے کی گرفت ڈنڈے پر سخت ہو گئی۔

''ایک مالی ہے جسے ایک سال پہلے تم نے ملازم رکھا تھا''۔ شین نے بتایا۔

''میں اپنے نوکروں کے نام یادداشت میں محفوظ رکھنے کی عادی نہیں ہوں''۔ مسز ہاؤلے بولی۔''جیرالڈ کا خیال ٹھیک تھا تمہارے سوالات جواب دینے کے قابل تو کجا سننے کے قابل بھی نہیں ہیں۔ ہمسنگز، اس نوجوان کو باہر نکال دو''۔

''بہت جلد پولیس بھی یہی سوالات پوچھنے کے لئے آنے والی ہے''۔ شین نے مسکرا کر وکیل صاحب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور گھوم کر

کمرے سے باہر نکل گیا۔

نیگرو ملازم ابھی تک دروازے کے پاس کھڑا تھا۔ اس نے شین کو آتے دیکھا کر دروازہ کھول دیا۔ شین سیڑھیوں سے اتر رہا تھا کہ پیچھے سے وکیل صاحب بھی آ گئے۔

''مسز ہاؤسلے پے در پے صدمات کی وجہ سے ذہنی طور پر پریشان ہیں''۔ انہوں نے کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ اگر تم میرے دفتر آؤ تو میں تم سے بعض معاملات پر گفتگو کر کے تمہارا اطمینان کرا سکتا ہوں''۔

''بڑی خوشی سے''۔ شین نے جواب دیا اور وکیل صاحب تیز قدموں سے چلتے ہوئے اپنی سیاہ سیڈان کار کی طرف بڑھ گئے جو شین کی کار کی دوسری جانب کھڑی ہوئی تھی۔ شین اپنی کار تک آیا تو وکیل صاحب کی کار گیٹ سے نکل رہی تھی۔

ایک تیز سیٹی کی آواز آئی۔ شین نے پلٹ کر دیکھا۔ بیٹرس دوسری منزل پر لوہے کے زینہ پر کھڑی اسے اشارہ کر رہی تھی۔ شین نے اپنی کار دروازہ کھولتے کھولتے پھر بند کر دیا۔ شانے اچکائے اور زینہ کی طرف چل دیا جہاں بیٹرس ایک پر اسرار مسکراہٹ ہونٹوں پر لئے اس کا انتظار کر رہی تھی۔

☆..............☆..............☆

پانچواں باب

شین اوپر پہنچا تو بیٹرس نے پر جوش انداز میں اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور تقریباً گھسیٹتی ہوئی ایک کھلے ہوئے دروازے کی طرف چلی جو کہ اس کے بیڈروم کا دروازہ ثابت ہوا۔ بیٹرس کمرے کے وسط میں پہنچ کر رک گئی۔

''تم جانتے ہو''۔ اس نے پوچھا۔

''کیا''۔ شین بولا۔ بیٹرس شریر انداز میں مسکرائی۔

''تمہیں دیکھ کر مجھے شراب کی تشنگی محسوس ہونے لگی ہے''۔ اس نے کہا اور ایک کتابوں کی الماری کے پیچھے ہاتھ ڈال کر وسکی کی بوتل نکالی جو نصف کے قریب بھری ہوئی تھی۔ اس نے اپنے دانتوں سے کارک کھولا اور بوتل اس طرح شین کی طرف بڑھائی جیسے کوئی چھوٹی سی لڑکی اپنی سہیلی کو اپنی پسندیدہ گڑیا دکھا رہی ہو۔

''میں برف یا سوڈا ملانے کی زحمت نہیں کرتی۔ براہ راست بوتل کے منہ سے پیتی ہوں''۔ وہ بولی۔ ''لو ایک گھونٹ تم بھی چکھ لو''۔

شین نے بوتل سے دو چھوٹے چھوٹے گھونٹ بھرے اور بوتل بیٹرس کو واپس کر دی جس نے غٹا غٹ کئی گھونٹ پیئے اور ہاتھ کی پشت سے منہ صاف کرتے ہوئے بولی۔ ''بہترین وسکی ہے تمہیں پسند آئی۔ میں تو اس کے بغیر زندگی کو بے مزہ محسوس کرتی ہوں''۔

شین بیٹرس کے پاس سے ہٹ کر ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

''تم البرٹ کی بہن ہو''...... اس نے پوچھا۔

''ہوں، بہن تھی۔ البرٹ مر چکا ہے''۔ بیٹرس نے جواب دیا اور خود بھی ایک دوسری کرسی پر بیٹھ گئی۔ ''ماں ایک بوڑھی چڑیل کی طرح ہیں جس کے ساتھ زندگی بسر کرنا انتہائی مشکل ہے اور جیر الڈ اپنی باتوں سے بور کر دیتا ہے''۔

''جیر الڈ تمہارا شوہر ہے''۔

''ہاں''۔

''یہاں تم اپنی ماں کے ساتھ کتنے دن سے رہ رہی ہو''۔

''تقریباً دو سال سے''۔ بیٹرس نے جواب دیا۔ ''میں چچا عذرا کے مرنے کا انتظار کر رہی تھی تاکہ جائیداد میں اپنا حصہ حاصل کر سکوں''۔

''کیا جیر الڈ تمہاری کفالت نہیں کرتا''۔

''وہ چاہے تو کر سکتا ہے مگر وہ یہ تکلیف کیوں اٹھائے۔ چچا عذرا کے پاس لاکھوں کی دولت تھی اور وہ سب اس نے ڈیڈی سے چھینی تھی مگر

اس کے باوجود وہ ماں کو صرف اتنی ماہانہ رقم دیتا تھا کہ گھر کا خرچ چل سکے''۔

''تمہارے چچا نے تمہارے باپ کی دولت کیسے چھین لی''۔ شین نے پوچھا۔

''وہ دونوں بزنس پارٹنر تھے۔ جب ڈیڈی کا انتقال ہوا تو ان کے حصہ میں کچھ بھی باقی نہیں تھا''۔ بیٹرس نے بوتل سے دو چار گھونٹ اور لئے اور ہونٹوں کو پونچھتے ہوئے بولی۔ ''تم مجھے پیار کرنا چاہتے ہو''۔

''فی الحال نہیں''۔ شین نے جواب دیا۔ ''تو اب جب کہ تمہارے چچا کا انتقال ہو چکا ہے تمہیں وہ تمام دولت واپس مل جائے گی''۔

''اسی بوڑھے نے اپنی تمام جائیداد البرٹ کے نام کر دی ہے''۔ بیٹرس نے بتایا۔ ''وکیل صاحب ابھی ابھی ہمیں وصیت نامہ سنا کر گئے ہیں''۔

''لیکن البرٹ تو مر چکا ہے''۔

''مگر اس کے باوجود دولت ہمیں نہیں مل سکتی''۔ بیٹرس نے تلخی سے جواب دیا۔ ''یہ ہے ہمارے سالہا سال کے انتظار کی قیمت''۔

''تمہارا مطلب ہے کہ اب یہ تمام دولت اس کی بیوی کے قبضہ میں چلی جائے گی''۔ شین نے پوچھا۔

''ہاں۔ تم شاید یقین نہ کرو مگر البرٹ نے اس کے باوجود کہ اس کی بیوی نے اس سے طلاق حاصل کر لی تھی ایک وصیت کے ذریعہ اپنی جائیداد اس کے نام کر دی ہے اور محض اس غصہ میں کہ اسے زبردستی فوج میں کیوں بھیجا گیا''۔

''مجھے معلوم نہیں تھا کہ البرٹ کی بیوی نے اس سے طلاق لے لی تھی''۔ شین سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

''ان دونوں نے اسے چھپانے کی کوشش جو کی تھی''۔ بیٹرس بولی۔ ''پہلے فوج میں جانے سے بچنے کے لئے شادی کی اور جب یہ ترکیب نہ چلی تو طلاق لے کر الگ ہو گئے مگر یہ بات پھر بھی میری سمجھ میں نہیں آئی کہ البرٹ نے اس کے باوجود اسے اپنا وارث کیوں بنا دیا اور اس کی قید بھی نہیں رکھی کہ وہ دوسری شادی نہ کر سکے۔ تمہیں یقین ہے کہ تم مجھے پیار کرنے کے خواہش مند نہیں ہو''۔

''پہلے ہم اپنی گفتگو ختم کر لیں''۔ شین نے کہا۔ ''البرٹ نے جب وہ وصیت کی ہوگی تو اسے کہاں معلوم ہوگا کہ مسٹر عذرا اسے اپنا وارث قرار دیں گے''۔

''ممکن ہے نہ ہو۔ میں نے اس پر کبھی غور نہیں کیا تھا''۔

''کیا البرٹ کی بیوی نے دوسری شادی کر لی''۔

''اور نہیں کیا۔ جیسے ہی اس نے رینو جا کر طلاق حاصل کی ویسے ہی کھٹ سے شادی بھی کر لی''۔ بیٹرس نے جواب دیا اور اپنی جگہ سے اٹھ کر شین کے قریب آ بیٹھی۔

''اگر تمہارا شوہر آ جائے تو''۔ شین نے پوچھا۔ بیٹرس نے ایک قہقہہ لگایا۔

''تم اس سے ڈرتے ہو تو میں دروازہ بند کر لوں''۔ وہ بولی اور پھر خود ہی اٹھ کر دروازے کی طرف چلی مگر ابھی اس نے دو قدم ہی اٹھائے تھے کہ جیرالڈ کمرے میں داخل ہوا۔ اس نے شین کو اپنی بیوی کے بیڈ روم میں دیکھ کر کسی حیرت کا اظہار نہیں کیا۔

''میں نے تمہاری کار نیچے کھڑی دیکھی اور سمجھ گیا کہ تم یہاں کے علاوہ کہیں اور نہیں ہو سکتے''۔ اس نے کہا اور بیٹرس کی طرف دیکھا۔ ''ماں اس بات کو پسند نہیں کریں گی کہ تم اس شخص سے اس طرح باتیں کرو''۔

''تمہیں بغیر دستک دیئے میری خواب گاہ میں داخل ہونے کی ہمت کیسے ہوئی''۔ بیٹرس نے بگڑتے ہوئے کہا۔ ''چلو باہر نکل جاؤ''۔

''یہ تمہارا ہی نہیں میرا ایڈ روم بھی ہے''۔ جیرالڈ نرمی سے بولا۔ ''ماں یہ سب باتیں سنیں گی تو.....''۔

''گیٹ آؤٹ''۔ بیٹرس چیخی۔

''اچھی بات ہے''۔ جیرالڈ نے جواب دیا۔ ''مگر میرے جانے کے بعد کمرے کا دروازہ اندر سے بند کر لینا''۔ اور یہ کہہ کر وہ کمرے سے نکل گیا۔

''تم نے دیکھا''۔ بیٹرس نے شین کی طرف دیکھا۔ ''وہ میرے معاملات میں دخل نہیں دے سکتا۔ اس نے صرف اس خیال سے شادی کی تھی کہ مجھے عنقریب ایک بڑی دولت ملنے والی ہے''۔

''جب کہ یہ امید ایک خواب ہی ثابت ہوئی''۔

''میں تم سے اس سلسلہ میں گفتگو کرنا چاہتی تھی''۔ بیٹرس نے کہا۔ ''تم پرائیویٹ جاسوس ہو نا''۔

''ہاں''۔

''اور چیزوں کے ساتھ لوگوں کی تلاش بھی کر سکتے ہو''۔

''ہاں''۔

''تب پھر جاؤ اور ان دو آدمیوں کو تلاش کرو جو اس کشتی پر البرٹ کے ساتھ تھے''۔ بیٹرس نے کہا۔ ''مجھے معلوم ہے ان میں ایک جس کا نام جیسپر ہے میں نے اسے کل رات ملنے کے لئے بلایا تھا مگر وہ نہیں آیا۔ اخبار میں لکھا تھا کہ اس کے علاوہ ایک آدمی اور تھا میں اس کا نام بھول رہی ہوں۔ تم اسے تلاش کر سکتے ہو''۔

''ممکن ہے مگر کیوں''۔

''اخبارات میں چار پانچ دن لکھے ہوئے تھے مگر یہ پتہ نہیں کہ کون سے دن''۔

''چار پانچ دن''۔ شین نے کچھ تعجب سے دہرایا۔ ''کیا مطلب''۔

''البرٹ کی موت کشتی میں واقع ہوئی تھی''۔ بیٹرس نے کہا۔ ''تم محسوس نہیں کرتے کہ یہ کتنی اہم بات ہے۔ مسٹر ہسٹنگز نے سب کچھ بڑی تفصیل سے ہمیں سمجھایا ہے۔ ہمیں پہلے معلوم نہیں تھا کہ اتنی سی بات سے اتنا فرق پڑ سکتا ہے''۔

''انہوں نے کیا بتایا ہے''۔

''یہ کہ چچا عذرا دس دن پہلے یعنی ہوائی جہاز کے تباہ ہونے کے پانچ دن بعد مرے ہیں''۔ بیٹرس نے جواب دیا۔ ''اگر البرٹ اس کشتی پر صرف چار دن زندہ رہا ہو تب اس کا مطلب ہوگا کہ جب چچا کا انتقال ہوا تو وہ اس سے پہلے ہی مر چکا تھا اور اس صورت میں ان کی تمام جائیداد میں

ملے گی لیکن البرٹ چچا کی موت کے وقت تک زندہ تھا تو پھر وہ ان کا قانونی وارث ہوا اور اس کی وصیت کے مطابق تمام دولت اس کی بیوی کے قبضہ میں چلی جائے گی چنانچہ اب سارا معاملے کا انحصار اس بات پر ہے کہ وہ کشتی پر چار دن زندہ رہا یا پانچ دن''۔

''اور تم چاہتی ہو کہ میں اس کی موت کے دونوں گواہوں کو تلاش کروں اور یقینی طور پر معلوم کروں کہ وہ چار دن ہیں یا پانچ دن''۔ شین نے آہستہ سے لہجے میں خود بھی اس نئی صورت حال پر غور کرتے ہوئے کہا۔

''اتنا ہی نہیں بلکہ انہیں تلاش کر کے آمادہ کرو کہ وہ چار دن بتائیں''۔ بیٹرس بولی۔ ''تم یہ کام کر سکتے ہو''۔

''تمہارا مطلب ہے کہ انہیں رشوت دوں کہ وہ البرٹ کا چار دن بعد مرنا بیان کریں۔ خواہ وہ پانچ دن بعد کیوں نہ مرا ہو''۔

''تو اس میں برائی بھی کیا ہے۔ یہ دولت حقیقت میں ہمارا حق ہے۔ البرٹ کی بیوی مٹی اس کی حقدار نہیں، خاص طور سے اب جب کہ اس نے دوسری شادی بھی کر لی ہے۔ چچا عذرا کی جائیداد بیس لاکھ ڈالر سے بھی زیادہ ہے۔ تم ان دونوں کو چند ہزار ڈالر دے کر بآسانی خرید سکتے ہو''۔

''ہاں یہ تو ہو سکتا ہے''۔ شین نے جواب دیا۔ ''مگر ابھی یہ بھی تو نہیں کہا جا سکتا کہ کوئی رشوت دینا بھی ضروری ہے یا نہیں۔ عین ممکن ہے البرٹ نے واقعی چار دن پہلے ہی انتقال کیا ہو''۔

''مسٹر مسٹنگز بھی یہی بتا رہے تھے''۔ بیٹرس نے کہا۔ ''مگر فرض کرو کہ وہ دونوں یہ دیکھ کر کہ ہمارے لئے یہ ایک دن کتنا اہم ہے کہہ دیں کہ پانچ دن بعد مرا تھا۔ اب تم سمجھے کہ میں تم سے کیوں ان دونوں کو تلاش کرنے کے لئے کہہ رہی ہوں۔ اس سلسلہ میں ماں یا جیرالڈ کو کچھ بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ اس طرح کی باتیں نہیں سمجھ سکتے انہیں شرافت کی بیماری ہے مگر تم مجھے ایسے نام نہاد شریف نظر نہیں آتے''۔

بیٹرس شین کے کچھ اور قریب ہو گئی۔ اس کا منہ شین سے چند انچ کے فاصلہ پر رہ گیا تھا۔

''ممکن ہے ہم لوگ آپس میں کوئی معاہدہ کر سکیں''۔ شین نے کہا۔

''کیسا معاہدہ''۔

''کچھ میں تمہارے لئے کروں کچھ تم میرے لئے کرو''۔ شین نے جواب دیا۔ بیٹرس نے ایک قہقہہ لگایا۔

''مائیکل شین''۔ وہ بولی۔ ''تم جانتے ہو کہ میں تمہارے لئے سب کچھ کر سکتی ہوں''۔

''تب پھر تم مجھے لون ویلس کے بارے میں بتاؤ''۔

''تمہارا مطلب ہے وہ مالی''۔

''ہاں''۔

''اس کے بارے میں تو مجھے بھی حیرت ہو گی''۔ بیٹرس نے جواب دیا۔ ''ایک دن صبح اٹھ کر دیکھا تو وہ غائب تھا۔ میں اس لئے اور بھی جیسپر گروٹ سے ملنا چاہتی تھی''۔

''کیوں''۔

''کیونکہ وہ کہہ رہا تھا کہ اسے لون ویلس کے بارے میں بہت کچھ معلوم ہے۔ میں نے اسے فوراً آنے کے لئے کہہ دیا مگر نہ جانے کیا ہوا وہ آیا ہی نہیں''۔

شین چند لمحہ تک اس کی صورت غور سے دیکھتا رہا وہ سوچ رہا تھا کہ بیٹرس کی بات پر یقین کرے یا نہ کرے۔

''تب تم نے گروٹ سے یہ نہیں پوچھا کہ البرٹ کب مرا تھا''۔ شین نے سوال کیا۔

''اس وقت تک مجھے معلوم ہی نہیں تھا کہ اس کی کوئی خاص اہمیت ہے۔ یہ تو مجھے آج صبح وکیل صاحب کی گفتگو کے بعد پتہ چلا''۔

''لون ویلس کس قسم کا آدمی تھا''۔

''وہ بہت خوبصورت جوان تھا''۔ بیٹرس نے جواب دیا۔

''تم اسے پسند کرتی تھیں''۔

''ہاں۔ اسے کون پسند نہیں کرتا تھا''۔ ''بیٹرس بولی۔ ''مگر اس نے ایک مرتبہ بھی میری طرف دلچسپی سے نہیں دیکھا۔ میٹی جس طرح اس کے گرد گھومتی رہتی تھی ایسی صورت میں یہ کوئی حیرت انگیز بات بھی نہیں تھی''۔

''میٹی کون۔ کیا البرٹ کی بیوی''۔ شین نے پوچھا۔

''تو پھر اور کون''۔ بیٹرس تلخ لہجے میں بولی۔ ''جب وہ طلاق لینے رینو گئی ہے تو لون اس سے پہلے ہی کہیں غائب ہو چکا تھا''۔

''کیا البرٹ ان دونوں سے رشک وحسد نہیں رکھتا تھا''۔

''اگر رکھتا تھا تو اس نے کبھی اس کا اظہار نہیں کیا۔ میٹی البرٹ کو اشاروں پر نچایا کرتی تھی''۔

شین نے ایک گہری سانس لی اور اٹھ کھڑا ہوا۔ بیٹرس اس کے ساتھ ہی لگی ہوئی کھڑی ہوگئی۔

''اب کیا خیال ہے''۔ اس نے پوچھا۔

''میں جھوٹے برتن میں کھانا پسند نہیں کرتا''۔ شین نے جواب دیا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

دو منٹ بعد وہ اپنی کار پوری رفتار سے دوڑاتا ہوا لحہ بہ لحہ کوٹھی سے دور ہوتا جا رہا تھا۔

☆..............☆..............☆

چھٹا باب

ہسٹنگز اینڈ برنیڈٹ اٹارنی ایٹ لا کا آفس فلیگر اسٹریٹ کی ایک عمارت کی چوتھی منزل پر واقع تھا۔

''میں شین ہوں مسٹر ہسٹنگز نے مجھ سے یہاں آنے کی خواہش ظاہر کی تھی'' ۔شین نے ایک ناٹے قد کے استقبالیہ کلرک کو بتایا۔

''مجھے معلوم ہے'' ۔کلرک نے ایک نوٹ بک دیکھتے ہوئے جواب دیا۔ ''وہ سامنے مسٹر ہسٹنگز کا آفس ہے آپ اندر جا سکتے ہیں'' ۔

شین نے دستک دیئے بغیر دروازہ کھول دیا۔وکیل صاحب ابھی تک وہی لباس پہنے بیٹھے تھے۔

''تم بہت جلدی آ گئے مسٹر شین ۔بالکل بھی وقت ضائع نہیں کیا'' ۔وکیل صاحب نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''میں اس کیس کو جس حد تک سمجھ سکا ہوں اس کے مطابق ضائع کرنے کے لئے وقت تھا بھی نہیں'' ۔شین نے جواب دیا۔

''تم کس کیس کی بات کر رہے ہو مسٹر شین'' ۔

''ہاوَلے خاندان کی وراثت کا کیس'' ۔

''اوہ ۔مگر اس معاملے میں تمہاری دلچسپی کی وجہ'' ۔

''تم نے خود مجھے یہاں آنے کی دعوت دی تھی'' ۔شین نے سگریٹ سلگاتے ہوئے جواب دیا۔

''ٹھیک کہتے ہو'' ۔وکیل صاحب نے کہا۔''جیسپر گروٹ کے بارے میں تمہارے سوالات سے مجھے اندازہ ہوا کہ شاید تم اس سے رابطہ قائم کئے ہوئے ہو'' ۔

''میں اسے تلاش کرنے کی کوشش کر رہا ہوں'' ۔

''گویا وہ کہیں غائب ہے'' ۔

''جی ۔گزشتہ رات سے ۔جبکہ وہ اپنے گھر سے بیٹرس سے ملنے کے لئے نکلا تھا'' ۔

''مگر پہنچ نہیں سکا'' ۔وکیل صاحب نے توجہ دلائی۔

''یہ صرف بیٹرس کا بیان ہے'' ۔شین نے جواب دیا۔''کیا یہ درست ہے کہ آج صبح تک ہاوَلے خاندان کے لوگ عذرا ہاوَلے کی وصیت کی شرائط سے واقف نہیں تھے اور کیا انہیں یہ معلوم نہیں تھا کہ البرٹ کی تاریخ وفات بیس لاکھ ڈالر کے نفع یا نقصان کا فرق پیدا کر سکتی ہے'' ۔

''مجھے حیرت ہے مسٹر شین کہ تمہیں یہ اطلاع کہاں سے ملی'' ۔وکیل صاحب چونکے ۔''میں نے اس بارے میں تم سے.........''

''مگر بیٹرس نے کہا تھا'' ۔شین نے بات کاٹتے ہوئے کہا۔''نہ صرف یہ بلکہ اور بھی بہت سی باتیں جبکہ میں اس کے بیڈروم میں موجود تھا

اور وہ نصف بوتل وسکی کو ٹھکانے لگا رہی تھی“۔

”بیٹرس واقعی بالکل اعتماد کے قابل نہیں ہے“۔ وکیل صاحب نے ایک گہری سانس لی۔

”خاص طور پر جب کہ وہ وسکی پی رہی ہو“۔ شیئن بولا۔ ”میں آپ کی رائے سے کلی اتفاق کرتا ہوں۔ بہر حال میرا سوال یہ تھا کہ کیا ہاؤلے خاندان کے لوگ آج صبح سے پہلے یہ بات جانتے تھے“۔

”میرا خیال ہے کہ انہیں کم سے کم یہ اندازہ ضرور تھا کہ مسٹر عذرا ہاؤلے اپنی جائیداد کا بیشتر حصہ البرٹ کے نام چھوڑنا چاہتے ہیں“۔

”اور انہیں یہ بھی معلوم تھا کہ البرٹ نے اپنی بیوی کو اپنا وارث قرار دیا ہے؟“۔

”شاید انہیں یہ بات بھی معلوم تھی“۔ وکیل صاحب نے ہچکچاتے ہوئے تسلیم کیا۔

”تب اس کا مطلب یہ ہوا کہ انہیں یہ بات سمجھنے کے لئے کسی غیر معمولی ذہن کی ضرورت نہیں تھی“۔ شیئن بولا۔ ”کہ اگر البرٹ اپنے چچا سے پہلے مر گیا ہو تو تمام جائیداد ان کے حصہ میں آ سکتی ہے جبکہ دوسری صورت میں وہ ایک سینٹ کے بھی حصہ دار نہیں بن سکتے“۔

”ممکن ہے میرے اور تمہارے لئے جو قانون سے واقف ہیں یہ بات معمولی ہو مگر مجھے امید نہیں کہ ان میں کوئی اتنا ہوشیار تھا کہ از خود اس قانونی نکتہ کی اہمیت سمجھ سکتا۔ میرا اندازہ ہے کہ جب تک میں نے اس بارے میں نہیں بتایا وہ کچھ بھی نہیں جانتے تھے“۔

”اچھا کیا البرٹ کے وارث ہونے کی صورت میں باقی دوسرے لوگوں کو سچ مچ جائیداد میں سے ذرا سا بھی حصہ نہیں ملتا“۔ شیئن نے پوچھا۔

”بدقسمتی سے مسٹر عذرا ہاؤلے کی وصیت یہی کہتی ہے“۔ وکیل صاحب نے جواب دیا۔

”اس بات کا کوئی امکان ہے کہ البرٹ کی مطلقہ بیوی ان کے ساتھ کچھ فیاضی کا سلوک کرے“۔

”مجھے افسوس ہے کہ میں اس سوال کا جواب دینے کی پوزیشن میں نہیں ہوں“۔ وکیل صاحب نے کہا۔ ”اس کے علاوہ ابھی یہ بات تحقیق طلب ہے کہ مسز میریڈتھ کے حصہ میں جائیداد آتی ہے یا نہیں“۔

”مسز میریڈتھ“۔ شیئن نے پوچھا۔

”البرٹ کی بیوی نے اس سے طلاق لینے کے بعد ایک شخص میریڈتھ سے شادی کر لی ہے“۔ وکیل صاحب نے بتایا۔

”اس کا مطلب یہ ہوا کہ ابھی تمہیں کوئی ایسا ثبوت نہیں ملا جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ البرٹ ہوائی حادثہ کے بعد چار دن زندہ رہا یا پانچ دن۔ لیکن وہ دو آدمی جنہیں سمندر سے بچا لیا گیا ہے۔ البرٹ کی موت کی صحیح تاریخ بتا سکتے ہیں“۔

”درست ہے اس لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ اگر تمہیں ان کا پتہ معلوم ہو تو میں ان سے رابطہ قائم کرنے کا خواہش مند ہوں“۔

”صرف وہ دونوں ہی نہیں بلکہ ایک ڈائری بھی جو یقینی طور پر البرٹ کی موت کی تاریخ ہی نہیں بلکہ وقت تک بتا سکتی ہے“۔

”کیسی ڈائری“۔ وکیل صاحب نے پوچھا۔

”میرا خیال تھا کہ تمہیں معلوم ہو گا کہ جیسپر سمندر میں ایک ڈائری بھی لکھتا رہا ہے“۔

''مجھے کیسے معلوم ہو سکتا تھا''۔

''اس لئے کہ اس کی اطلاع اخباری خبروں میں بھی تھی''۔

''میں نے ایسی کوئی بات نوٹ نہیں کی''۔

''اخبار ڈیلی نیوز نے اس کے اشاعتی حقوق اقتباسات شائع کرنے کا ارادہ رکھتا ہے''۔

وکیل صاحب خاموش بیٹھے ہوئے کچھ سوچ رہے تھے۔

''اگر یہ ڈائری کا جھگڑا درمیان میں نہ ہوتا'' شین نے کہا۔ ''تو بیٹرس کی تجویز کے مطابق دونوں آدمیوں کو رشوت دے کر اپنی بات کہلوا لینا شاید مشکل بات نہ ہوتی''۔

''مگر یہ ڈائری ہے کہاں''۔ وکیل صاحب نے پوچھا۔

''صحیح طور پر تو کسی کو بھی اس بات کی اطلاع نہیں'' شین نے بتایا۔ ''البتہ اگر جیسپر کل رات بیٹرس سے ملنے آیا تھا تو......''۔

''اس بات کا کوئی ثبوت نہیں کہ وہ کوٹھی پہنچا تھا''۔ وکیل ہسٹنگز نے جلدی سے بات کاٹی۔ ''اس نے ممکن ہے بیٹرس سے آنے کا وعدہ کیا ہو مگر وہ اسے ایفا نہیں کر سکا''۔

''یہ صرف بیٹرس کے الفاظ ہیں'' شین نے اطمینان سے جواب دیا۔ ''مگر گروٹ اب تک گھر واپس نہیں لوٹ سکا ہے''۔

''گویا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ اس کے گھر واپس نہ لوٹنے میں میرے کسی مؤکل کا ہاتھ ہے''۔

''میں یہ بتا رہا ہوں کہ بیس لاکھ ڈالر کے لئے بیٹرس بڑی آسانی سے کسی کو ٹھکانے لگا سکتی ہے''۔ شین نے کہا۔ ''اور مسز ہاؤلے کے لئے بھی اپنے ڈنڈے سے کسی کا سر پھاڑ دینا مشکل کام نہیں ہو سکتا۔ جیرالڈ کے بارے میں البتہ میں یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتا''۔

''میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ ہاؤلے خاندان کے سب لوگ بہت شریف اور قانون پسند شہری ہیں''۔ وکیل صاحب بولے۔ ''وہ کوئی غیر ذمہ دارانہ کام نہیں کر سکتے''۔

''جہاں بیس لاکھ ڈالر داؤ پر لگے ہوئے ہوں وہاں بڑے سے بڑوں کی شرافت ڈانواڈول ہو جاتی ہے''۔ شین مسکرایا۔

''ایسی صورت میں میں نہیں سمجھتا کہ ہمارے درمیان گفتگو کا کوئی اور موضوع باقی رہتا ہے''۔ وکیل صاحب نے ناگواری سے کہا۔

''لون ویلس کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں''۔

''وہ کون ہے''۔

''ایک مالی جسے سال پہلے ملازم رکھا گیا تھا''۔

''میں نے وہاں ایک سال سے کسی مالی کو نہیں دیکھا''۔ وکیل صاحب اپنی کرسی سے اٹھ کر دروازے تک گئے۔ ''اس کے علاوہ یہ کوئی ایسا موضوع نہیں کہ جس پر تم سے بات کرنے کی ضرورت محسوس کروں''۔ انہوں نے دروازہ کھول دیا مگر شین واضح اشارہ کے باوجود اپنی جگہ سے نہیں اٹھا۔

''میں لون ویلس کے بارے میں نہیں اس کی گمشدگی کے بارے میں گفتگو کر رہا ہوں''۔

''میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ اس کا میرے مؤکلان سے کیا تعلق ہو سکتا ہے''۔ وکیل صاحب نے جواب دیا۔ ''جہاں تک مجھے معلوم ہے اسے سال بھر پہلے ہی کفایت کے خیال سے برطرف کر دیا گیا تھا''۔

''بہت خوب۔ اچھا یہ بتا سکتے ہو کہ طلاق البرٹ نے لی تھی یا اس کی بیوی نے''۔

''طلاق کی درخواست مسز البرٹ نے دی تھی''۔

''کس بنیاد پر''۔

''ناروا طرزِ عمل کی بنیاد پر''۔ وکیل صاحب نے جواب دیا۔ ''یعنی جہاں تک مجھے معلوم ہے اصل وجہ کیا تھی اس کا جواب مسز البرٹ ہی دے سکتی ہیں مگر بہرحال بات جو کچھ تھی ختم ہو چکی ہے اب گڑے مردے اکھاڑنے سے کیا فائدہ''۔

شین بڑے اطمینان سے کرسی سے اٹھا۔

''ممکن ہے آپ کا خیال درست ہو مگر کبھی کبھی برسوں کے دفن شدہ مردے بھی بولنے لگتے ہیں''۔ اس نے کہا اور باہر نکل گیا۔

شین آفس کے بیرونی دروازے پر تھا کہ ایک مرد اور عورت اندر داخل ہوئے۔ مرد ایک لمبا اور کسرتی جسم کا مالک نوجوان تھا جبکہ عورت اپنے اس فوٹو سے کہیں زیادہ خوبصورت نظر آ رہی تھی جو شین نے ڈیلی نیوز اخبار کے دفتر میں ہاؤلے خاندان کے فائل میں مسٹر اور مسز البرٹ ہاؤلے کے عنوان سے دیکھا تھا۔ شین دانستہ مرد کے سامنے رک گیا۔

''ہیلو جیک''۔ وہ بولا۔ ''تم جیسے نوسر باز کا ایک وکیل کے دفتر میں کیا کام ہو سکتا ہے''۔

''یہی سوال میں تم سے کر سکتا ہوں مسٹر کھوجی''۔ جیک ایک زہریلی مسکراہٹ سے بولا۔ ''مسٹر ہسنگر جیسے وکیل گٹر کے کیڑوں سے تو سراغ رسانی نہیں کرانے لگے''۔

''کیا تم مجھے میٹی سے متعارف نہیں کراؤ گے''۔ شین نے ایک طنزیہ قہقہہ سے جواب دیا۔ میٹی بڑی دلچسپی سے شین کی طرف دیکھ رہی تھی۔

''یہ کون صاحب ہیں جیک''۔ اس نے اپنے ساتھی سے پوچھا۔

''ایک ایسا شخص جس سے تمہیں دور ہی رہنا چاہئے''۔ جیک نے جواب دیا اور اس کا بازو پکڑ کر آگے لے چلا مگر میٹی گھوم گھوم کر شین کو دیکھ رہی تھی۔

''کوئی بات نہیں مسز میریڈتھ''۔ شین نے پکار کر کہا۔ ''ہم لوگ جلد ہی ایک دوسرے سے ملیں گے''۔

☆..................☆..................☆

ساتواں باب

باہر نکل کر شین نے ڈیلی نیوز کا تازہ ایڈیشن خریدا اور صفحہ اول پر نگاہ ڈالتا ہوا اپنی کار کی طرف چلا۔ تین کالمی سرخی کے ساتھ پہلے صفحہ پر جول کراس کے حوالے سے خبر دی گئی تھی کہ جن بہادر اور مستقل مزاج انسانوں نے اپنے جہاز کی تباہی کے بعد ایک معمولی کشتی میں بارہ دن تک سمندر کی طوفانی موجوں کا مقابلہ کیا تھا ان میں سے ایک یعنی مسٹر جیسپر گروٹ اس جدوجہد کی ولولہ انگیز داستان اپنی ڈائری میں تحریر کرتے گئے تھے اور اب ڈیلی نیوز نے مسز گروٹ سے اس ڈائری کے حقوق اشاعت حاصل کر لیے ہیں اور عنقریب ناظرین اسے اخبار کے صفحات پر دیکھ سکیں گے۔

شین نے اخبار تہہ کر کے جیب میں رکھا اور اپنی کار میں بیٹھ گیا۔ اب سب کچھ کھل کر سامنے آ گیا تھا۔ ڈیلی نیوز پڑھنے والا ہر وہ شخص جسے البرٹ ہاؤلے کے انتقال کے وقت کی اہمیت کا اندازہ ہے سمجھ جائے گا کہ جیسپر کی ڈائری ایک بڑے خزانے کی کنجی بن گئی ہے۔ اپنے دفتر کی طرف جاتے ہوئے شین سوچ رہا تھا کہ کیا جول کراس بھی اس قیمتی راز سے واقف ہے جو ڈائری کے صفحات میں چھپا ہوا ہے۔

وہ آفس میں داخل ہوا تو لوسی نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔

''چیف جنٹری نے ابھی فون کیا تھا''۔ وہ بولی۔ ''وہ کہہ رہے تھے کہ واپس آتے ہی تم سب سے پہلے انہیں فون کر لینا۔ اس سے پہلے مسز گروٹ کا فون بھی آیا تھا وہ بہت پریشان تھیں اور یہ جاننا چاہتی تھیں کہ تم ان کے شوہر کو تلاش کرنے کے سلسلے میں کیا کر رہے ہو''۔

''مجھے افسوس ہے لوسی'' شین نے جواب دیا۔ ''ہمیں یہ معاملہ پولیس کے سپرد کرنا پڑے گا''۔

''آخر تمہارے خیال میں مسٹر گروٹ کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا ہوگا''۔

''مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں انہیں ختم نہ کر دیا گیا ہو'' شین نے جواب دیا اور اپنے نجی آفس کی طرف بڑھ گیا۔ پہلے الماری کھول کر بوتل سے ایک گلاس میں کاک شراب نکالی اور پھر گھونٹ گھونٹ کر کے پیتا ہوا اپنی میز تک آیا۔ فون کا ریسیور اٹھا کر پولیس ہیڈ کوارٹر میں چیف جنٹری کا نمبر ڈائل کیا۔

''ہیلو چیف۔ میں مائیک شین بات کر رہا ہوں''۔ اس نے رابطہ قائم ہونے پر کہا۔

''مائیک۔ جیسپر گروٹ نامی شخص سے تمہارا کیا تعلق ہے''۔ چیف اس کی آواز سنتے ہی بولا۔

''میں اسے تلاش کرنا چاہتا ہوں'' شین نے جھجکتے ہوئے جواب دیا۔

''کیوں''۔

''مجھ سے کل رات مسز گروٹ نے انہیں تلاش کرنے کی خواہش کی تھی۔ وہ اپنے شوہر کے گھر واپس نہ آنے سے بہت پریشان تھیں''۔

''کہاں سے واپس نہ آنے پر''۔

''مسز گروٹ کو یہ بھی نہیں معلوم تھا کہ ان کے شوہر کہاں گئے ہیں۔ وہ گھر سے آٹھ بجے بغیر کچھ کہے چلے گئے تھے''۔ شین نے جواب دیا۔ ''مگر میں اس بارے میں کچھ تحقیقات کر رہا ہوں اور اندازہ لگا سکتا ہوں کہ مسٹر جیسپر کہاں گئے ہوں گے''۔

''کیسا اندازہ''۔

''میں ابھی یہ بتانے کی پوزیشن میں نہیں ہوں''۔ شین نے جواب دیا۔ ''مگر تم کیوں پوچھ رہے ہو''۔

''ہمیں اس کی لاش ملی ہے''۔ چیف نے بتایا۔ ''یا یوں کہنا چاہئے کہ ایک لاش ملی ہے۔ جس کی جیبوں میں جیسپر گروٹ نامی شخص کے شناختی کاغذات پائے گئے ہیں۔ ہم نے اس کی بیوی کو اطلاع کر دی ہے اور اب وہ لاش دیکھنے آ رہی ہوگی''۔

''لاش کہاں اور کس وقت ملی''۔ شین کو اس خبر سے افسوس نہ ہوا تھا۔

''کورال گیبلز کے مقام پر پانی پر تیرتی پائی گئی''۔ چیف نے جواب دیا۔ ''کسی نے اس کے سر پر ضرب مار کر قتل کر دیا تھا۔ ڈاکٹری رپورٹ کے مطابق اس کی موت بارہ گھنٹے قبل واقع ہوئی ہوگی''۔

''ایک سوال اور''۔ شین بولا۔ ''کیا یہ مقام بیسائڈ ڈرائیو کے آس پاس تو نہیں ہے''۔

''بیسائڈ ڈرائیو وہاں سے صرف چوتھائی میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ کیا اس سے کوئی خاص بات ظاہر ہوتی ہے''۔

''امکان تو ہے''۔ شین نے جواب دیا۔ ''ہاؤلے خاندان کی کوٹھی وہیں پر ہے اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ گروٹ ہاؤلے خاندان کے ایک فرد سے آٹھ بجے رات ملنے کے لئے آنے والا تھا مگر گیا نہیں۔ تم کسی ٹیکسی ڈرائیور سے اس کی تصدیق کر سکتے ہو اس کے پاس کار نہیں تھی''۔

''ہاؤلے۔ وہ لکھ پتی لوگ۔ جن کا ایک لڑکا سمندر میں کشتی پر مر چکا ہے''۔ چیف نے پوچھا۔

''ٹھیک سمجھے۔ اگرچہ وہ سب اس بات سے انکار کرتے ہیں کہ گروٹ کل رات وہاں گیا تھا''۔ شین نے جواب دیا۔ ''چیف۔ کیا لاش کی جیبوں میں کوئی اور کاغذ یا مثلاً کوئی ڈائری وغیرہ تو نہیں ملی''۔

''نہیں۔ بس شناختی کاغذات جو اس کے بٹوے میں رکھے تھے''۔ چیف نے کہا۔ ''تم مجھے کچھ اور نہیں بتا سکتے''۔

''فی الحال مجھے بھی اس سے زیادہ کچھ معلوم نہیں ہے مگر اب اس کی لاش کی دریافت سے حالات بدل چکے ہیں۔ مجھے بہت تیزی سے کام کرنا ہوگا۔ تم ہاؤلے خاندان کو چیک کرو۔ مجھے کوئی اور بات معلوم ہوتی ہے تو فون کر دوں گا''۔

شین نے ریسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ وہ اپنے خیالات میں کھویا ہوا تھا۔ گروٹ کے مرنے کے بعد اب صرف کننگھم باقی رہ گیا تھا جو البرٹ کی تاریخ وفات کی گواہی دے سکتا تھا یا پھر وہ ڈائری تھی۔ اس نے گلاس کی باقی کاکٹیل ختم کی اور پلٹ کر دروازے کی طرف دیکھا جہاں لوسی اندر داخل ہو رہی تھی۔

''میں نے فون پر تمہاری اور چیف کی گفتگو سنی ہے''۔ وہ بولی۔ ''میں اتنے دن سے تمہارے ساتھ کام کر رہی ہوں۔ مجھے اب تک ان

لاشوں کی دریافت کا عادی ہو جانا چاہئے تھا مگر ابھی تک میرا دل اتنا پتھر نہیں ہوا۔ میں سوچتی ہوں بیچاری مسز گروٹ کا کیا حال ہو گا۔ ہوائی جہاز کے حادثے کے بعد وہ اپنے شوہر کی زندگی سے مایوس ہو چکی تھی مگر وہ بخیریت واپس آ گیا اور ابھی وہ غریب ٹھیک سے خوش بھی نہ ہونے پائی تھی کہ کسی بے رحم نے اسے قتل کر دیا‘‘۔

’’اس دنیا میں اس سے کہیں زیادہ ستم ظریفی ہوتی ہے‘‘۔ شین نے افسردگی سے جواب دیا۔

’’تمہارے خیال میں مسٹر گروٹ اس لئے تو قتل نہیں کئے گئے کہ انہیں لون ویلس کے بارے میں کچھ معلوم تھا‘‘۔

’’پتہ نہیں‘‘۔ شین نے کندھے اچکائے۔ ’’ابھی تو صرف اندازہ ہی لگایا جا سکتا ہے۔ ممکن ہے البرٹ نے مرتے وقت کوئی ایسی بات کہی ہو جس کا تعلق لون ویلس کی پراسرار گمشدگی سے ہو۔ مسز گروٹ اور کنگھم کی باتوں سے میں نے اندازہ لگایا ہے کہ جیسپر گروٹ مذہبی قسم کا آدمی تھا اور اپنا فرض سمجھتا تھا کہ اگر کسی نے مرتے وقت اسے کوئی راز کی بات بتائی ہے تو اسے متعلقہ فرد کے علاوہ کسی اور کو نہ بتائے مگر سوال یہ ہے کہ اس بات سے کتنے لوگ واقف تھے کہ جیسپر نے آج صبح مسز لون ویلس کو اپنے گھر ملنے کے لئے بلایا ہے‘‘۔

لوسی نے کچھ کہنے کا ارادہ کیا تھا کہ بیرونی آفس کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔ وہ جلدی سے باہر چلی گئی۔

ایک منٹ بعد وہ دوبارہ واپس آئی۔

’’جیک کس اور ایک عورت تم سے ملنے آئے ہیں‘‘۔ اس نے بتایا۔ ’’کیا میں انہیں واپس کر دوں‘‘۔

’’بالکل نہیں‘‘۔ شین نے مسکرا کر جواب دیا۔ ’’وہ بڑے شوق سے مل سکتے ہیں‘‘۔

’’مگر میرا خیال ہے کہ تم جیک کو پسند نہیں کرتے‘‘۔ لوسی بولی۔ ’’تمہیں یاد نہیں کہ دو سال پہلے......‘‘۔

’’کسی سے ملاقات کرنے کے لئے ضروری تو نہیں کہ آدمی اس سے محبت کرتا ہو‘‘۔ شین نے جواب دیا۔ ’’میں ابھی تک اسی فکر میں تھا کہ اس کیس میں میری فیس کون ادا کرے گا۔ کیا مسز میریڈتھ کو دیکھ کر تمہیں یہ خیال نہیں آیا کہ ممکن ہے اس کے پاس کچھ رقم فالتو جمع ہو گئی ہو‘‘۔

’’مسز میریڈتھ میرے خیال کے مطابق فیس نہیں فیس کے بجائے کچھ اور ہی ادا کرتی ہوں گی‘‘۔ لوسی نے خشک لہجہ میں کہا۔ ’’کیا تم اب بھی اس سے ملنا چاہتے ہو‘‘۔

’’پہلے سے بھی زیادہ حور‘‘۔ شین ہنس کر بولا۔ ’’تم انہیں بلا روک ٹوک اندر آنے دو‘‘۔

☆..................☆..................☆

آٹھواں باب

جب جیک مس اور مسز میریڈتھ نے اندرونی آفس میں قدم رکھا تو شین نے اپنی کرسی سے اٹھ کر ان کا استقبال کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی اور اسی طرح بیٹھا رہا۔ جیک مس جو کہ ایک وکیل تھا اپنی بغل میں ڈیلی نیوز اخبار کا ایک پرچہ دبائے ہوئے تھا۔

''تم اس کے بارے میں کیا جانتے ہو شین''۔ اس نے اخبار اپنی بغل سے نکال کر شین کے سامنے پٹخ دیا۔

''کس کے بارے میں''...... شین نے پوچھا۔ مسز میریڈتھ بڑی دلچسپی سے شین کو دیکھ رہی تھی۔

''تم اچھی طرح جانتے ہو کہ کس کے بارے میں''۔ جیک نے جواب دیا۔ ''ہسنگز کے آفس میں تم باقاعدہ متعارف ہونے سے پہلے ہی مسز میریڈتھ کو پہچان گئے تھے۔ ہسنگز اس بات سے انکار کرتا ہے کہ اس نے تمہاری خدمات اس لئے حاصل کی ہیں کہ تم جعلسازی سے ایسی شہادتیں تیار کرو جن سے میری مؤکلہ اپنا حق پانے سے محروم رکھی جاسکے مگر میرے نزدیک اس کے علاوہ تمہارے وہاں جانے کا کوئی مقصد ہو ہی نہیں سکتا''۔

شین برابر مسز میریڈتھ کو گھور رہا تھا۔

''مسز میریڈتھ''۔ وہ بولا۔ ''کیا تم کوئی ایسی وجہ بتا سکتی ہو کہ میں تمہیں تمہارے حق سے محروم کرنا چاہوں گا''۔

میٹی کے ہونٹوں پر ایک تبسم نمودار ہوا۔

''میں تمہیں اچھی طرح نہیں جانتی مسٹر شین''۔ اس نے جواب دیا۔ ''اور جو کچھ جانتی ہوں وہ بھی اتنا جتنا مسٹر جیک نے بتایا ہے''۔

''تو پھر اطمینان سے بیٹھو ہم ایک دوسرے کو مزید جاننے کی کوشش کرتے ہیں''۔ شین نے جواب دیا۔

''بڑی خوشی سے''۔ مسز میریڈتھ نے جواب دیا اور شین کے سامنے ہی کرسی پر بیٹھ گئی۔

''تم نے ابھی تک میرے سوال کا جواب نہیں دیا''۔ جیک نے کہا۔

''کیا ہمیں اپنی گفتگو میں اس شخص کو بھی برداشت کرنا ہوگا''۔ شین مسز میریڈتھ سے مخاطب تھا۔

''مجبوری ہے''۔ وہ بولی۔ ''یہ میرا وکیل ہے اور مجھے اس کے قانونی مشوروں کی ضرورت ہے''۔

''تو پھر تم بھی بیٹھ جاؤ جیک مگر خیال رکھنا میں بدتمیز لوگوں کو اٹھا کر باہر پھینک دیا کرتا ہوں''۔ شین نے کہا اور مسز میریڈتھ کی طرف دیکھ کر بولا۔ ''مجھے نہیں معلوم تھا کہ آج کل تم بھی میامی میں موجود ہو''۔

''میں آج صبح ہی ہوائی جہاز سے آئی ہوں''۔

''کیا میں یہ سمجھوں کہ تمہیں عذرا ہاوکے کی وصیت اور جیسپر گروٹ کی ڈائری کے متعلق سب کچھ معلوم ہے''۔ شین نے کہا۔

''ڈائری کے بارے میں ہم نے بھی اخبار میں پڑھا ہے''۔ جیک نے بتایا۔ ''مگر میں سب سے پہلے یہ جاننا چاہتا ہوں کہ تم اس معاملے میں کیسے شامل ہوئے اور کیا دلچسپی رکھتے ہو''۔

''میرا تعلق کل رات مسز گروٹ اور کننگھم کی ملاقات سے شروع ہوا''۔ شین نے جواب دیا۔ ''اور آج صبح ہاؤلے خاندان کے لوگوں سے انٹرویو کے بعد مزید مستحکم ہو گیا ہے''۔

''کیا یہ سچ ہے کہ مسٹر گروٹ کہیں غائب ہو گئے ہیں''۔ مسز میریڈتھ نے پوچھا۔

''تمہیں یہ بات کس نے بتائی''۔

''مسٹر کننگھم نے''۔

''مطلب یہ کہ تم نے اس سے ملنے میں دیر نہیں لگائی''۔

''ہم معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ مسٹر گروٹ واپس آ گئے ہیں یا نہیں''۔ جیک بولا۔

''ہاں مگر زندہ نہیں لاش کی صورت میں''۔ شین نے جواب دیا۔

''تو کیا وہ مر گیا''...... جیک نے حیرت سے کہا۔ ''مگر کیسے۔ کیا ہوا تھا''۔

''اسے کسی نے کل رات قتل کر دیا''۔ شین نے بتایا۔ ''وہ ذرا ایماندار آدمی تھا جبکہ کننگھم میں یہ کمزوری نہیں ہے چنانچہ وہ مر گیا اور کننگھم اب تک زندہ ہے۔ یقیناً اس نے بتایا ہوگا کہ البرٹ ہاؤلے کس دن فوت ہوا تھا''۔

''ابھی تک نہیں''۔ مسز میریڈتھ نے جواب دیا۔ ''کیا تم اسے یہ کہنے پر آمادہ کر سکتے ہو کہ البرٹ پانچویں دن مرا تھا''۔

''میرا خیال ہے کہ پیشکش معقول ہو تو کننگھم کو ہر قسم کے بیان پر آمادہ کیا جا سکتا ہے''۔ شین نے جواب دیا۔ ''بشرطیکہ اسے یقین ہو جائے کہ گروٹ کی ڈائری اسے جھوٹا ثابت نہیں کر دے گی''۔

''ساری پریشانی اس ڈائری نے پیدا کی ہے''۔ جیک بولا۔ ''تمہیں معلوم ہے کہ اس میں البرٹ کی تاریخ وفات کیا لکھی ہوئی ہے''۔

''میں نے ابھی تک اسے نہیں دیکھا ہے''۔

''کیا تم اسے تلاش کر سکتے ہو''۔ جیک نے اشتیاق سے کہا۔ ''ڈیلی نیوز کے رپورٹوں سے تمہارے بڑے اچھے تعلقات ہیں''۔

''ممکن ہے''۔ شین نے بڑا مختصر سا جواب دیا۔

''تم جانتے ہو کہ یہ معاملہ مسز میریڈتھ کے لئے کتنا اہم ہے اس کی اشاعت سے پہلے تم ڈائری تلاش کر کے ایک موٹی رقم کما سکتے ہو''۔

''ہاؤلے خاندان کے لوگوں کے لئے بھی اس کی اہمیت کچھ کم نہیں ہے''۔ شین نے جواب دیا۔

''تو کیا تمہاری خدمات انہوں نے حاصل کر لی ہیں''۔

''نہیں۔ ابھی تک ایک معقول پیشکش کے عوض میری خدمات کوئی بھی حاصل کر سکتا ہے''۔

''کتنا چاہتے ہو''۔ جیک نے پوچھا۔

''کس کام کے لئے''۔

''اگر ڈائری یہ ثابت کر دے کہ البرٹ پانچویں دن مرا تھا تو ہمیں کننگھم کے بیان کی بھی پرواہ نہیں ہوگی''۔

''شاید اسی لئے وہ ابھی بیان دینا نہیں چاہتا کہ کہیں بعد میں ڈائری اس کے بیان کی تردید نہ کر دے''۔

''ہاں۔ مگر یہاں ایک سوال اور پیدا ہوتا ہے''۔ جیک بولا۔ ''تم کہتے ہو کہ گروٹ مر چکا ہے تو کیا ڈیلی نیوز اب بھی اس کی اشاعت کا حق رکھتا ہے''۔

''یہ سوال تم اخبار والوں سے کرو''۔ شین نے جواب دیا اور مسز میریڈتھ کی طرف دیکھا۔ ''میں سمجھتا ہوں کہ تم کننگھم جیسے آدمی سے کوئی پرائیویٹ معاہدہ بھی کر سکتی ہو''۔

''میرا بھی اندازہ یہ ہی ہے''۔ مسز میریڈتھ بولی۔ ''بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ آج صبح کننگھم نے اس طرف اشارہ بھی کیا تھا مگر مجھے اگر کسی سے پرائیویٹ معاہدہ کرنا پڑا تو اس کے لئے تم جیسے آدمی کو ترجیح دوں گی''۔

''میں اس معاملے میں کننگھم کی کوئی اہمیت نہیں سمجھتا''۔ جیک نے کہا۔ ''اور یہ ہی بات میں نے مسز میریڈتھ کو سمجھانے کی کوشش کی تھی''۔

''لیکن اگر ڈائری غائب ہو جائے یا اس کی اشاعت سے پہلے ہی وہ مخصوص اندراج ختم کر دیا جائے جس کا تعلق البرٹ کی موت سے ہے تو کننگھم کا بیان ہی سب کچھ ہوگا''۔ شین نے جواب دیا۔

''اور اسی لئے ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ ڈائری میں کیا لکھا ہے''۔ جیک نے کہا۔

''یہ جاننے کے لئے تم کتنا خرچ کر سکتے ہو''۔ شین نے پوچھا۔

''رقم کا فیصلہ کرنے سے پہلے یہ معلوم ہونا ضروری ہے کہ اس میں لکھا کیا ہے۔ اگر وہ ہمارے حق میں ہے تب اس کی قیمت کچھ اور ہوگی اور اگر وہ ہمارے خلاف ہے تو......'' جیک کہتے کہتے رک گیا۔

''تو بھی تم اسے غائب کر کے اور کننگھم کا بیان خرید کر لاکھوں ڈالر اپنی مؤکلہ کو دلا سکتے ہو''۔

''ڈائری غائب کرنے کا سوال بھی تو اسی وقت پیدا ہوگا جب ہمیں معلوم ہوگا کہ اس میں کیا لکھا ہے''۔ جیک نے جواب دیا۔ ''اسی لئے میرے خیال میں اس وقت تمہیں کوئی پیشکش کرنا گھاٹے کا سودا کرنا ہے''۔

''لیکن یہ ہمیں معلوم کیسے ہوگا جب تک مسٹر شین اس ڈائری کو ہمارے لئے تلاش نہ کر لیں''۔ مسز میریڈتھ نے کہا۔ ''اس لئے میں زور دوں گی کہ ہمیں مسٹر شین کی خدمات حاصل کر لینا چاہئیں''۔

وہ شین کی طرف گھومی۔

''اس کام کے لئے تمہاری فیس کیا ہوگی مسٹر شین''۔ وہ بولی۔

''اگر میں ڈائری کی اشاعت سے پہلے اسے تمہارے لئے حاصل کرلوں''۔ شین نے کہا۔ ''تو تم مجھے ایک ہزار ڈالر ادا کرو گی''۔

''مجھے منظور ہے''۔ مسز میریڈتھ نے فوراً کہا۔ ''لیکن ڈائری میں یہ لکھا ہو کہ البرٹ اپنے چچا سے پہلے ہی مر گیا تھا تو......''

''اس سوال پر ہم اس وقت غور کریں گے جب ڈائری مل جائے گی''۔ شین نے جواب دیا۔ ''میں ابھی اپنی سیکرٹری کو بلا کر ضروری معاہدہ ٹائپ کرائے لیتا ہوں''۔

☆..................☆..................☆

کاغذی قیامت

ہماری دنیا میں ایک ایسا کاغذ بھی موجود ہے جس کے گرد اس وقت پوری دنیا گھوم رہی ہے۔ اس کاغذ نے پوری دنیا کو پاگل بنا رکھا ہے۔ دیوانہ کر رکھا ہے۔ اس کاغذ کے لئے قتل ہوتے ہیں۔ عزتیں نیلام ہوتی ہیں۔ معصوم بچے دودھ کی ایک ایک بوند کو ترستے ہیں۔ اور یہ کاغذ ہے کرنسی نوٹ...... یہ ایسا کاغذ ہے جس پر حکومت کے اعتماد کی مہر لگی ہے۔ لیکن اگر یہ اعتماد ختم ہو جائے یا کر دیا جائے تو پھر کیا ہوگا؟ اس کاغذ کی اہمیت یکلخت ختم ہو جائیگی اور یقین کیجئے پھر کاغذی قیامت برپا ہو جائے گی۔ جی ہاں! کاغذی قیامت......

اور اس بار مجرموں نے اس اعتماد کو ختم کرنے کا مشن اپنا لیا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے کاغذی قیامت پوری دنیا پر برپا ہو گئی۔ اس قیامت نے کیا کیا رخ اختیار کیا۔ پوری دنیا کی حکومتوں اور افراد کا کیا حشر ہوا؟ اسے روکنے کے لئے کیا کیا حربے اختیار کیے گئے۔ کیا مجرم اپنے اس خوفناک مشن میں کامیاب ہو گئے......یا......؟

اس کہانی کی ہر ہر سطر میں خوفناک ایکشن اور اس کے لفظ لفظ میں اعصاب شکن سسپنس موجود ہے۔ یہ ایک ایسی کہانی ہے جو یقیناً اس سے پہلے صفحہ قرطاس پر نہیں ابھری۔ اس کہانی کا پلاٹ اس قدر منفرد ہے کہ پہلے دنیا بھر کے جاسوسی ادب میں کہیں نظر نہیں آیا۔ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے اس کہانی میں کیا کردار ادا کیا ہے جہاں دنیا بھر کی حکومتیں اور سیکرٹ سروسز خوف و دہشت سے کانپ رہی ہوں جہاں موت کے بھیانک جبڑوں نے دنیا میں بسنے والے ہر فرد کو اپنی گرفت میں لے رکھا ہو وہاں عمران اور سیکرٹ سروس کے جیالوں نے کیا رنگ دکھائے۔ یہ عمران کی زندگی کا وہ لافانی اور ناقابل فراموش کارنامہ ہے کہ جس پر آج بھی عمران کو فخر ہے اور کیوں نہ ہو، یہ کارنامہ ہے ہی ایسا......

کاغذی قیامت کتاب گھر کے **جاسوسی ناول سیکشن** میں دیکھا جا سکتا ہے۔

نواں باب

مائیکل شین نے اسٹیک ہاؤس بار کے سامنے اپنی کار روکی اور اتر کر اندر داخل ہو گیا۔ ٹم رائی سامنے ہی ایک میز پر بیٹھا ہوا رائی پی رہا تھا۔ اس نے نگاہ اٹھا کر شین کو اندر آتے دیکھا اور بڑی دلچسپی سے پوچھا۔

''کہو دوست۔ ہاؤلے خاندان کے لوگوں سے ملاقات کیسی رہی''۔

''بہترین''۔ شین نے جواب دیا۔ ''خاص طور پر بیٹرس سے''۔ اور بار مین کو ایک گلاس اپنے لئے بھی لانے کا اشارہ کیا۔

''ہاں۔ میں نے بھی اس کے بارے میں کچھ افواہیں سنی ہیں''۔ ٹم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''وہ سب سچ ہیں''۔ شین نے یقین دلایا۔ ''کیا جول کراس بھی یہاں آیا ہوا ہے''۔

''چند منٹ پہلے میں نے اسے آتے دیکھا تو تھا''۔ ٹم نے بھرے ہوئے ہال پر نگاہ ڈالی۔ ''وہ بیٹھا تو ہے اس کونے میں''۔

اس نے ایک چھوٹے سے قد کے موٹے سے نوجوان کی طرف اشارہ کیا جو چشمہ لگائے ایک میز پر اکیلا بیٹھا ہوا تھا۔

''تم نے وہ ڈائری دیکھی ہے''۔ شین نے پوچھا۔

''میں نے ہی کیا کسی نے بھی نہیں دیکھی ہے''۔ ٹم نے جواب دیا۔ ''جول کراس اسے اس طرح چھپائے ہوئے ہے جیسے وہ کوئی کوہ نور ہیرا ہو''۔

''تمہیں معلوم ہے کہ جول کراس نے ڈائری شائع کرنے کے لئے گروٹ سے کس قسم کا معاہدہ کیا تھا اور کیا وہ معاہدہ باقاعدہ تحریری شکل میں تھا۔ میرا مطلب ہے کہ اس پر دونوں فریقوں کے دستخط وغیرہ ہو گئے تھے''۔

''میرا خیال ہے کہ بغیر کوئی معاہدہ کئے وہ اس کی اشاعت کا اعلان نہیں کر سکتا تھا''۔

''ممکن ہے وہ معاہدہ صرف زبانی گفتگو اور شرائط کے افہام و تفہیم تک ہو''۔ شین نے سوچتے ہوئے کہا۔ ''گروٹ کو کل شام سے کسی نے نہیں دیکھا۔ ایسی صورت میں یہ معلوم کرنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ کیا تمہارا اخبار اس ڈائری کی اشاعت کے لئے تحریری معاہدہ کر چکا ہے کیا اسے ڈائری شائع کرنے کا قانونی اختیار حاصل ہے''۔

''تم تو اس انداز میں باتیں کر رہے ہو جیسے گروٹ کو کوئی حادثہ پیش آ گیا ہے''۔ ٹم رائی نے چونکتے ہوئے کہا۔ ''اور اب ڈائری کی ملکیت کے بارے میں کوئی سوال پیدا ہونے کا امکان ہے''۔

''ابھی اس بات کو اپنی حد تک رکھنا''۔ شین نے آہستہ آواز میں کہا۔ ''گروٹ مر چکا ہے اور خیال ہے کہ اس کی موت کل رات آٹھ بجے کے قریب واقع ہوئی تھی جب کہ وہ اپنے گھر سے ہاؤلے خاندان کی کوٹھی جانے کے ارادے سے نکلا تھا تاکہ وہ بیٹرس سے ملاقات کر سکے چنانچہ یہ

سوال پیدا ہونا بالکل قدرتی ہے کہ کیا اس صورت میں اب بھی ڈیلی نیوز کو ڈائری کی اشاعت کا حق حاصل ہے بغیر اس کے کہ وہ اس کی بیوی سے نئے سرے سے کوئی معاہدہ کر کے اس کی اجازت حاصل کرلے“۔

”کیا جول کراس کو معلوم ہے کہ گروٹ مر گیا ہے“۔ ٹم راکی نے پوچھا۔

”ابھی اس کا سرکاری طور پر اعلان نہیں کیا گیا“۔ شین نے بتایا۔ ”مگر جس کسی نے اس کے سر پر ضرب مار کر اسے قتل کیا ہے اور اس کی لاش سمندر میں پھینک دی یہ جانتا ہے کہ وہ مر چکا ہے“۔

”تمہارا شبہ جول کراس پر تو نہیں“۔ ٹم چونک کر بولا۔

”میں کیا بتا سکتا ہوں“۔ شین نے کندھے اچکائے۔ ”تم اسے مجھ سے زیادہ بہتر جانتے ہو۔ کیا وہ ایک سنسنی خیز اخباری مواد کے لئے کسی کو قتل کر سکتا ہے“۔

ٹم راکی نے کچھ کہنے کی کوشش کی۔

”پہلے میری بات سن لو“۔ شین نے ہاتھ اٹھا کر اسے روک دیا۔ ”فرض کرو گروٹ نے ڈائری کی اشاعت کے بارے میں اپنا ارادہ بدل دیا ہو اور جول کراس سے کہہ دیا ہو کہ وہ ڈائری کے سلسلہ میں کوئی معاہدہ کرنا نہیں چاہتا تو ایسی صورت میں جول کراس کا ردعمل کیا ہو سکتا ہے“۔

”کسی ہنگامہ خیز اخباری مواد کے لئے جول کراس اگر اپنی دادی کو بھی راستہ کی رکاوٹ محسوس کرے گا تو شاید اس کا بھی گلا گھونٹ دے گا“...... ٹم راکی نے جواب دیا۔ ”وہ کچھ اسی قسم کا نوجوان ہے“۔

”تو کیا وہ اس ڈائری کو بھی اتنا اہم خیال کرتا ہے“۔ شین نے پوچھا۔

”میں ابھی اس سے بات کروں گا“۔ ٹم نے جواب دیا۔

بار مین نے شراب کا گلاس کافی دیر پہلے اس کے سامنے رکھ دیا تھا۔ شین شراب کے گھونٹ لیتے ہوئے کچھ دیر تک سوچتا رہا۔

”اچھا یہ بتاؤ“۔ اس نے آخر اپنی خاموشی توڑتے ہوئے کہا۔ ”جول کراس کی نگاہ میں دولت کی کیا اہمیت ہے۔ میرا مطلب ہے اگر اسے ایک بڑی رقم پیش کی جائے تو کیا وہ اخبار میں اپنے نام سے ایک ہنگامہ خیز مواد پیش کر کے شہرت حاصل کرنے کے مقابلے میں دولت حاصل کرنے کو ترجیح دے گا“۔

”میرے خیال میں اس کا انحصار اس بات پر ہے کہ اسے کتنی دولت پیش کی جاتی ہے یا اسے اس اخباری مواد سے کتنی شہرت حاصل کرنے کی امید ہے“۔ ٹم راکی نے جواب دیا۔ ”آخر تم صاف صاف بات کیوں نہیں کرتے۔ کیا تم یہ تو نہیں سوچ رہے ہو کہ کتنی رقم کا لالچ دے کر جول کراس کو اس ڈائری کی اشاعت سے باز رکھ سکتے ہو“۔

”ہاں کچھ اسی طرح کی بات ہے“۔

”مگر کیوں“۔ ٹم نے شین کو گھور کر دیکھا۔ ”تم کیوں ڈائری کی اشاعت روکنا چاہتے ہو۔ اس معاملے میں تمہاری دلچسپی کیا ہے“۔

''میں نے یہ نہیں کہا کہ میں ڈائری کی اشاعت روکنا چاہتا ہوں''۔ شین نے جواب دیا۔ ''لیکن میرے علم میں ایسے لوگ ہیں جو اس مقصد کے لئے بھاری قیمت دے سکتے ہیں۔ میں صرف یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ جول کراس اخباری دنیا میں اپنی شہرت کو زیادہ عزیز رکھتا ہے یا دولت کو''۔

''اس سوال کا کوئی یقینی جواب دینا میرے لئے ممکن نہیں ہے''۔ ٹم راکی نے کہا۔ ''بات شہرت یا دولت کی مقدار پر آ کر رک جاتی ہے۔ مثال کے طور پر دس لاکھ ڈالر کے عوض تو تم ایک پورے اخبار کو خرید سکتے ہو''۔

''ٹھیک کہتے ہو''۔ شین نے اپنا گلاس ختم کر کے اس طرف دیکھا جہاں جول کراس بیٹھا ہوا تھا۔ ''تم مجھے اس سے متعارف کرا سکتے ہو''۔

''ضرور''۔ ٹم نے اٹھتے ہوئے کہا۔ ''کیا میں بھی تمہاری گفتگو میں شریک ہو سکتا ہوں''۔

''ابھی نہیں ٹم''۔ شین نے جواب دیا۔ ''مگر میں بعد میں جیسے ہی کوئی صورت حال واضح ہو کر سامنے آئی سب سے پہلے تمہیں تفصیلات جاننے کا موقع دوں گا''۔

دونوں اٹھ کر جول کراس کی میز کے قریب پہنچے۔

''ہیلو جول''۔ ٹم راکی نے اسے مخاطب کیا۔ ''اگر تم اس طرح تنہا بیٹھے ہوئے کسی جرم کی اسکیم سوچ رہے ہو تو تمہیں ہوشیار ہو جانا چاہئے کیونکہ اس وقت میامی کا سب سے ذہین پرائیویٹ جاسوس مائیکل شین قریب ہی موجود ہے''۔

جول کراس نے تیز نگاہوں سے شین کی طرف دیکھا۔

''میں تمہارے بارے میں سن چکا ہوں''۔ وہ بولا۔ لہجہ ایسا ہی تھا جیسے جو کچھ سنا ہے وہ کوئی قابل تعریف بات نہیں ہے۔

''میں نے ٹم سے خواہش ظاہر کی تھی کہ وہ مجھے تم سے متعارف کرا دے''۔ شین نے کہا۔

''مگر کیوں''۔ جول نے پوچھا۔

شین نے اس سوال کا کوئی جواب نہیں دیا اس کے بجائے وہ اطمینان سے جول کے سامنے کی کرسی پر بیٹھ گیا۔

''کچھ پینا پسند کرو گے''۔

''میں شراب نہیں پیتا مسٹر شین''۔ جول بولا۔ ''تم مجھ سے کیوں ملنا چاہتے تھے''۔

شین نے ٹم راکی کی طرف دیکھا جو ابھی تک وہیں کھڑا تھا۔ ٹم اس کی نگاہ کا مطلب سمجھ گیا۔

''اچھا بھئی۔ تم دونوں باتیں کرو میں چلتا ہوں''۔ اس نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔

جول کراس تیز نظروں سے برابر مائیکل شین کو گھورے جا رہا تھا۔

''میں جیسپر گروٹ کی ڈائری میں دلچسپی رکھتا ہوں''۔ شین نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

''کس نوعیت کی دلچسپی''۔ جول کراس نے پوچھا۔

''کیا وہ واقعی کچھ اخباری قیمت رکھتی ہے''۔

''بہت زیادہ''۔ جول نے جواب دیا۔''ممکن ہے وہ کسی ادبی حیثیت کی حامل نہ ہو مگر ایک عام آدمی کے نقطہ نظر سے وہ یاس وامید، صبرو استقلال، ہمت وجوانمردی کی ایسی داستان ہے جو ہمارے لاکھوں پڑھنے والوں کو اپیل کرے گی۔ گروٹ نے اسے اشاعت کے خیال سے نہیں لکھا تھا اور اسی بات نے اس میں سادگی کے ساتھ بلا کا تاثر پیدا کر دیا ہے۔ ہم اسے بالکل اسی طرح شائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں مگر میں اب تک نہیں سمجھ سکا کہ تمہیں اس میں اتنی دلچسپی کیوں ہے''۔

''کیا وہ ڈائری تمہارے قبضہ میں ہے''۔ شین نے پوچھا۔

''یقیناً''۔ جول کراس نے کسی قدر ہچکچاہٹ کے ساتھ جواب دیا۔''مجھے بہر حال اس کا جائزہ لینا تھا کہ مسٹر گروٹ اس کے لئے جس رقم کا مطالبہ کر رہے ہیں وہ اتنی قیمت رکھتی ہے یا نہیں''۔

''اور وہ مطالبہ کتنی رقم کا تھا''۔

''میں نہیں سمجھتا کہ اس کا کوئی تعلق تمہاری ذات سے ہو سکتا ہے''۔ جول کراس نے ناگواری سے کہا۔''مگر میں مزید گفتگو کرنے سے پہلے ایک مرتبہ پھر تم سے تمہاری دلچسپی کی وجہ جاننا چاہوں گا''۔

''صرف اتنا کہ اس کی اشاعت روکنے کے لئے کتنی رقم کی ضرورت ہوگی''۔ شین نے اطمینان سے کہا۔

''مجھے افسوس ہے کہ تم کسی چیز کی اخباری اہمیت سے واقف نہیں ہو''۔ جول کراس نے ترش لہجہ میں جواب دیا۔''وہ ڈائری اپنی اہمیت کے اعتبار سے صفحہ اول پر شائع ہونے کے قابل ہے۔ تم اس کی قدر وقیمت ڈالروں میں نہیں جانچ سکتے''۔

''مگر میں تمہیں اس وقت ایک اخباری رپورٹر سمجھ کر گفتگو نہیں کر رہا ہوں''۔ شین نے کہا۔

''مگر میں ڈیلی نیوز کا ملازم ہوں اور میرا اولین فرض اس کا وفادار رہنا ہے''۔

''میں اسے صرف ایک نظر دیکھنا چاہتا ہوں''۔ شین نے کہا۔

''تم اس کی پہلی قسط کل اخبار میں دیکھ سکتے ہو''۔

''میں اشاعت سے پہلے دیکھنا پسند کروں گا''۔

''اور اس کی کوئی امید نہیں''۔ جول کراس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''تم نے ابھی کہا کہ تم اسے کل سے شائع کر رہے ہو''۔ شین بولا۔''کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ اس سلسلہ میں تم نے گروٹ سے تمام مالی معاملات طے کر لئے ہیں''۔

''اس کے بغیر ہم اسے شائع ہی نہیں کر سکتے تھے''۔ جول کراس نے جواب دیا۔

''میں بھی یہی سوچ رہا تھا''۔

''تو پھر''۔

''تو پھر گروٹ اگر اچانک غائب ہو جائے یا وہ اتفاق سے اچانک مر جائے اور تم ڈائری شائع کرنے سے قبل اس سے دوبارہ رابطہ قائم نہ کرسکو تو کیا اس صورت میں تمہارے اخبار کو مکمل حقوق حاصل ہو چکے کہ وہ پھر بھی ڈائری شائع کر سکے''۔

''کیا مطلب ہے تمہارا''۔ جول کراس چونک کر بولا پہلی مرتبہ اس کے انداز سے کچھ پریشانی ظاہر ہوئی۔ ''اب گروٹ کہاں ہے''

''تمہیں نہیں معلوم کیا''۔

''میں اسے کل کے بعد نہیں مل سکا ہوں''۔

''یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہوا'' شین نے کہا۔ ''کیا تمہیں نہیں معلوم کہ وہ اس وقت کہاں ہے''۔

''میں تمہارے اس سوال کا جواب دینے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا''۔ جول کراس نے کہا۔ ''مگر میرے لئے یہ معلوم کرنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ آخر جیک کس نے ابھی نصف گھنٹہ پہلے ٹھیک یہی سوال کیوں پوچھا تھا۔ شاید تم یہ بات مجھے بتا سکو''۔

''ارے جیک کی کیا بات ہے وہ تو ہر وقت کسی نہ کسی چکر میں رہتا ہے''۔ شین نے سرسری لہجہ میں کہا۔ ''ممکن ہے اس نے تمہیں ڈائری کے لئے کوئی رقم بھی پیش کی ہو''۔

''میں نہیں سمجھتا کہ یہ جاننا تمہارے فرائض سے تعلق رکھتا ہو''۔ جول کراس منہ بنا کر بولا۔

''ممکن ہے نہ رکھتا ہو''۔ شین کرسی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ ''اچھا پھر ملاقات ہو گی''۔

شین ہال میں چکر لگاتا ہوا ٹم راکی کی طرف بڑھا۔

''کہو، جول کراس سے ملاقات کیسی رہی''۔ ٹم راکی نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''کچھ اگلوانے میں کامیاب ہو سکے یا نہیں''۔

''نہیں''۔ شین نے جواب دیا۔

''افسوس مت کرو''۔ ٹم بولا۔ ''وہ کچھ اسی قسم کا آدمی ہے۔ اگر اس کا بس چلے۔ تو اپنے ہنی مون کے دوران تمام کارروائی ہو بہو ریکارڈ کرنے کے لئے اپنے بستر کے نیچے ایک ٹیپ ریکارڈ چھپا دے اور پھر بعد میں کسی سچی آپ بیتی شائع کرنے والے میگزین سے اس کا سودا کرنے دوڑ جائے''۔

''یہ رہتا کہاں ہے''۔ شین نے پوچھا۔

''کارونا آرمس میں''۔ ٹم نے جواب دیا۔ ''اپنا زیادہ تر کام وہیں گھر پر کرتا ہے۔ خود کو اتنے اونچے درجہ کا صحافی خیال کرتا ہے کہ ہم جیسے رپورٹروں کے ساتھ سٹی ہال میں بیٹھ کر کام کرنا اسے پسند نہیں''۔

''میری خواہش تھی کہ تم مسز گروٹ سے انٹرویو لینے کی کوشش کرو''۔ شین بولا۔ ''اور یہ پتہ لگاؤ کہ ڈائری کے بارے میں معاہدہ مکمل ہو کر اسے رقم مل چکی بھی یا نہیں۔ اب جبکہ گروٹ مر چکا ہے تمہارے اخبار کو لامحالہ ڈائری کی اشاعت کے لئے اس سے اجازت لینا پڑے گی یعنی

اس صورت حال میں جینیپر سے بات پوری طرح طے نہ ہوئی ہو۔اس سے مل کر کہنا کہ اگر صورت حال یہ ہی ہو تو مجھ سے ملنے سے پہلے وہ کسی کاغذ پر دستخط نہ کرے''۔

''ضرور۔کوئی اور خدمت جو میں انجام دے سکتا ہوں''۔

''اگر یاد آ گئی تو ضرور بتاؤں گا''۔شین مسکراتے ہوئے بولا اور بار سے باہر نکل گیا۔

☆..................☆..................☆

دسواں باب

کارونا آرمس ایک نسبتاً پرسکون رہائشی علاقہ میں چھوٹا سا ہوٹل تھا۔ شیین اپنی کار میں وہاں پہنچا اور کار ہوٹل سے نصف فرلانگ سے پہلے ہی چھوڑ دی۔ سامنے ایک فون بوتھ لگا ہوا تھا۔ وہ اس میں گھس گیا۔ ڈائریکٹری میں ہوٹل کا فون نمبر دیکھا اور مطلوبہ سکہ ڈالتے ہوئے نمبر ڈائل کیا۔ ایک سریلی زنانہ آواز نے جواب دیا۔ شیین نے جول گراس کے کمرے سے کنکشن مانگا۔ ریسیور میں تین چار مرتبہ گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی پھر آپریٹر نے بتایا کہ کمرہ نمبر 417 سے کوئی جواب نہیں ملتا۔ شیین نے شکریہ ادا کر کے ریسیور رکھ دیا۔ اسے صرف کمرے کا نمبر ہی معلوم کرنا تھا۔

بوتھ سے نکل کر فٹ پاتھ پر چلتا ہوا کارونا آرمس میں داخل ہوا۔ استقبالیہ کاؤنٹر کی طرف توجہ دیئے بغیر لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ لفٹ بوائے ایک نوعمر لڑکا تھا جس نے اسے چوتھی منزل پر اتار دیا۔ مختصر راہداری میں کمرہ نمبر 417 تلاش کرنے میں کوئی زحمت نہیں ہوئی۔ جیب سے ایک چابیوں کا گچھا نکال کر بغور قفل کا جائزہ لیا اور ایک چابی منتخب کر کے سوراخ میں داخل کی۔ تیسری کوشش میں تالے نے ہار مان لی۔ شیین نے ہینڈل پکڑ کر گھمایا دروازہ بے آواز کھل گیا۔

شیین نے دروازے کو ذرا سا کھول کر جھانکا۔ آہستہ سے اندر داخل ہوا اور ابھی کمرے میں چاروں طرف پھیلے ہوئے الٹ پلٹ سامان کی ایک جھلک ہی دیکھ پایا تھا کہ اسے اپنے بائیں طرف حرکت کا احساس ہوا مگر اس سے پہلے کہ وہ گھوم کر دیکھتا اسے اپنے سر کے پچھلے حصہ پر ایک زبردست چوٹ برداشت کرنا پڑی اور ذہن پر چھائی ہوئی دھند کے ساتھ وہ منہ کے بل فرش پر گر پڑا۔ نہ وہ حرکت کر سکتا تھا اور نہ کچھ دیکھنے کے قابل تھا۔ چوٹ خاصی زوردار تھی اور ہوشیاری سے لگائی گئی تھی۔ کوشش کے باوجود شیین اپنے آپ کو بے ہوش ہونے سے نہیں روک سکا۔

اسے یاد نہیں کہ وہ کتنی دیر اس طرح فرش پر پڑا رہا مگر اسے کچھ ایسا احساس ہوا جیسے بہت زیادہ دیر نہ ہوئی ہو۔ ابھی وہ نیم ہوشیاری اور نیم بے ہوشی کے درمیان ہی تھا کہ اس نے اپنے قریب کسی کو دوزانو بیٹھا ہوا محسوس کیا پھر کسی کی نرم انگلیوں نے اس کی نبض دیکھی۔ کوئی اٹھا اور اس کے قدموں کی چاپ اندر کمرے کی جانب بڑھتی چلی گئی۔ شیین نے اپنی آنکھیں کھول دیں۔ کمرے میں پوری طرح روشنی ہو رہی تھی۔ شیین نے سر کے پچھلے حصہ میں بے انتہا درد محسوس کیا۔ بڑی کوشش کر کے ہاتھوں کے سہارے وہ آہستہ آہستہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔

کمرے میں تمام سامان بے ترتیب صورت میں چاروں طرف پھیلا ہوا تھا۔ کرسیوں کے گدے پھینک دیئے گئے تھے۔ ایک صوفہ الٹا ہوا تھا۔ میز کی درازیں اور الماری کھلی تھی۔ کاغذات اور دوسری چیزیں بکھری پڑی تھیں۔ شیین کی قوت رفتہ رفتہ بحال ہونے لگی۔ درد بھی کچھ کم ہوا اور اب صرف کان کے پچھلے حصہ میں درد محسوس ہو رہا تھا۔ اس نے ہاتھ لے جا کر درد کی جگہ کو چھوا اور یہ محسوس کر کے اطمینان محسوس کیا کہ نہ کوئی زخم تھا اور نہ خون کی چپچپاہٹ۔ یقیناً کوئی ریت کا تھیلا استعمال کیا گیا تھا اور جس کسی نے یہ حرکت کی تھی اپنے کام میں ماہر معلوم ہوتا تھا۔

اچانک مسز مریڈتھ اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی۔ اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی اور جب وہ بولی تو آواز میں ہمدردی کا عنصر غالب تھا۔

''کیا حال ہے مسٹر شین''...... اس نے پوچھا۔

''اب کچھ بہتر ہوں''۔ شین نے جواب دیا۔ ''یہ یہ کارنامہ تم نے انجام دیا تھا''۔

''میں نے''۔ مسز میریڈتھ نے بھویں اچکائیں۔ ''بڑا شکی ذہن ہے تمہارا''۔

وہ قدم بڑھا کر شین کے قریب آ گئی۔

''ڈائری مل گئی''۔ اس نے دلچسپی سے سوال کیا۔ شین نے اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھا دیا۔ مسز میریڈتھ نے ہاتھ پکڑ لیا اور سہارا دے کر شین کو اٹھنے میں مدد دی۔

''میں یہ ہی سوال تم سے کرنے والا تھا''۔ شین نے کہا اور مسز میریڈتھ کے سہارے چلتا ہوا صوفے پر بیٹھ گیا۔

''میں پہلے تمہیں اپنی کہانی سناتا ہوں پھر تم اپنی داستان بیان کرنا''۔ وہ بولا۔

''ممکن ہے ہم دونوں یہ سمجھیں کہ دوسرا جھوٹ بول رہا ہے''۔

''مگر اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ میں ابھی کمرے میں داخل ہی ہوا تھا کہ کسی نے پیچھے سے حملہ کر کے مجھے بے ہوش کر دیا۔ کمرے کی جو حالت تم دیکھ رہی ہو میرے آنے سے پہلے بھی اسی طرح تھی''۔

وہ اس کے قریب بیٹھ گئی۔

''میں جب آئی تو تم بے ہوش پڑے تھے''۔ اس نے کہا۔ ''میں نے پہلے تمہارے زندہ ہونے کا اطمینان کیا اور پھر ذرا کمرے میں ایک چکر لگایا۔ جول کراس کہاں ہے''۔

''میں نے اسے ایک بار میں کھانا کھاتے ہوئے چھوڑا تھا''۔

''اگر تم نے یہ سب کچھ نہیں کیا تو پھر کس نے کیا ہے''۔ مسز میریڈتھ نے کمرے کی طرف اشارہ کیا۔

''ظاہر ہے کسی ایسے شخص نے جسے ڈائری کی تلاش تھی اور جو مجھ سے پہلے یہاں پہنچ چکا تھا''۔ شین نے جواب دیا۔ ''شبہ کی زد میں سب سے زیادہ تمہاری ذات آ سکتی ہے''۔

''اس کے جواب میں، میں بھی کہہ سکتی ہوں کہ یہ حرکت تمہاری ہے۔ تم ڈائری تلاش کر رہے تھے کہ کسی نے درمیان میں اچانک آ کر تمہارا پروگرام گڑبڑ کر دیا''۔

''تم یہاں کیوں آئی تھیں''۔

''مسٹر جول کراس سے ملنے کے لئے''۔ مسز میریڈتھ نے جواب دیا۔ ''اس نے مجھ سے یہاں ملنے کا وعدہ کیا تھا''۔

کمرے کے باہر راہداری میں مضبوط قدموں کی آہٹ قریب آتی سنائی دی۔ کوئی دروازے کے سامنے رکا۔ شین اور مسز میریڈتھ نے

صوفے پر ایک ساتھ بیٹھتے ہوئے دروازہ کی طرف دیکھا۔ دوسرے لمحہ دروازہ کھلا اور جول کراس اندر داخل ہوا۔ کمرے کی حالت اور ان دونوں کو بیٹھے دیکھ کر اس کے چوڑے چکلے چہرے پر حیرت کے تاثرات ظاہر ہوئے۔ شین نے مسکراتے ہوئے اسے آنکھ ماری۔

''مسٹر جول کراس''۔ وہ بولا۔ ''کیا تم حسین و دلفریب مسز میریڈتھ سے متعارف ہو''۔

جول کراس غصہ میں دانت پیستا ہوا ان کی طرف بڑھا۔

''خدا کی قسم شین تمہیں اس قانون شکنی کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا''۔ اس نے کہا۔

''تم اسے بتا دو مسز میریڈتھ کہ اصل واقعات کیا ہیں۔ شاید وہ تمہارا یقین کرے''۔ شین نے ایک گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔

''تمہارے کمرے کی یہ حالت کسی اور نے بنائی ہے''۔ مسز میریڈتھ نے کہا۔ ''میں جب آئی تو شین فرش پر بے ہوش پڑا تھا۔ کسی نے اس کے سر پر ضرب مار کر بے ہوش کر دیا تھا۔ یہ اس شخص کو نہیں دیکھ سکا۔ ہم دونوں یہی سوچ رہے تھے کہ کیا وہ شخص ڈائری پانے میں کامیاب ہو گیا ہے یا نہیں''۔

''میں ایک لفظ پر بھی یقین کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں''۔ جول کراس تلخی سے بولا اور صوفے کے پاس سے گزرتا ہوا اپنے بیڈ روم کی جانب بڑھ گیا مگر فوراً ہی ہاتھ میں ریوالور لئے باہر نکلا۔

''اپنی جگہ سے حرکت مت کرنا''۔ اس نے پکار کر کہا۔ ''میں پولیس کو فون کر رہا ہوں''۔

مسز میریڈتھ جلدی سے اٹھ کر اس کے اور فون کے درمیان آ گئی۔

''تمہیں پولیس کو بلانے کی ضرورت نہیں ہے''۔ وہ بولی۔ ''سر دست سب سے اہم سوال یہ ہے کہ ڈائری محفوظ ہے یا چوری ہو چکی ہے''۔

''کیا مطلب ہے تمہارا کہ مجھے پولیس کو بلانے کی ضرورت نہیں ہے''۔ جول کراس نے کہا اور ریوالور دکھاتے ہوئے ایک قدم فون کی طرف بڑھا۔

''میں نے تم سے ایک نجی معاملہ پر گفتگو کرنے کے لئے یہاں ملاقات کا وقت لیا تھا''۔ مسز میریڈتھ نے پر سکون آواز میں کہا۔ ''کیا پولیس کو بلانے سے پہلے ہم اس پر گفتگو نہیں کر سکتے''۔

شین صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ جول کراس نے جس اطمینان سے اس صورت حال کو قبول کیا تھا اس سے ظاہر تھا کہ اسے ڈائری کے بارے میں کوئی فکر نہیں ہے۔ اس کا مطلب یہی ہو سکتا ہے کہ ڈائری اس کمرے میں نہیں تھی۔

''ایسی موجودہ کیفیت میں مجھے فوری طور پر شراب کے ایک گلاس کی ضرورت ہے''۔ شین نے کہا۔ ''کیا تم اتنی مہمان نوازی بھی نہیں کر سکتے''۔

''میں تم سے کہہ چکا ہوں کہ میں شراب نہیں پیتا''۔ جول کراس بولا۔

''اس صورت میں مجھے خود کسی بار یا ہوٹل سے رجوع کرنا پڑے گا''۔ شین نے جواب دیا۔ ''تم دونوں بڑے اطمینان سے اپنا نجی معاملہ زیر بحث لا سکتے ہو''۔

شین نے دروازے کی طرف قدم بڑھائے۔

''کمرے سے جانے کی کوشش مت کرو ورنہ میں تمہیں شوٹ کردوں گا''۔ جول کراس نے دھمکی دی۔

مگر شین کو یقین نہیں تھا کہ وہ اپنی دھمکی کو عملی جامہ پہنچا سکتا ہے اس نے اپنے قدم نہیں روکے۔

''تم جانتے ہو جول''۔ مسز میریڈتھ کی آواز آئی۔ ''کہ شین یہ شہر چھوڑ کر کہیں غائب نہیں ہو سکتا۔ تم اس کی فکر مت کرو۔ آؤ ہم دونوں پہلے اپنے معاملات طے کرلیں''۔

شین دروازے تک پہنچ چکا تھا۔

''میں بسکین ہوٹل میں ٹھہری ہوئی ہوں شین''۔ مسز میریڈتھ نے پکار کر کہا۔ ''کچھ دیر بعد مجھے وہاں فون کر سکتے ہو''۔

''ضرور''۔ شین نے جواب دیا اور دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

☆..............☆..............☆

گیارہواں باب

نصف گھنٹہ اور تین گلاس کاکٹک کے بعد مائیکل شین کے سر کا درد اتنا کم ہو چکا تھا کہ وہ پولیس چیف ول جنٹری سے جیسپر گروٹ کی موت پر گفتگو کر سکے۔ چیف اپنے دفتر میں اکیلا بیٹھا تھا۔

''اگر تم پندرہ منٹ اور نہ آتے تو میں ریڈیو پر تمہاری گرفتاری کا اعلان کرانے والا تھا''......اس نے کہا۔

''وہ کس خوشی میں''۔ شین نے اس کے بالمقابل اسی کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

''جیسپر گروٹ اور ہاؤلے خاندان سے اس کے تعلق کی خوشی میں''۔ چیف نے شین کو گھورتے ہوئے کہا۔ ''میں اب کوئی بہانہ نہیں سنوں گا''۔

''میں تمہیں ساری رام کہانی بالکل ایمانداری سے بتائے دیتا ہوں''۔ شین نے جواب دیا۔ ''مگر پہلے یہ بتاؤ کہ تمہیں کتنی باتیں معلوم ہو چکی ہیں۔ باقی کسر میں پوری کر دوں گا''۔

''ہمیں کوئی خاص بات ابھی تک معلوم نہیں ہوئی''۔ چیف نے اپنا سگار منہ میں ادھر سے ادھر گھماتے ہوئے بتایا۔ ''ایک ٹیکسی ڈرائیور نے گروٹ کو اس کے مکان سے آٹھ بجنے میں چند منٹ پہلے اپنی ٹیکسی میں سوار کرایا اور ہاؤلے خاندان کی کوٹھی کے سامنے اتار دیا۔ بس اس کے بعد کیا ہوا ہمیں پتہ نہیں۔ جہاں تک ہاؤلے خاندان کا تعلق ہے مجھے وہ سب کے سب سر پھرے نظر آتے ہیں۔ بڑھیا قسم کھاتی ہے کہ وہ گروٹ کے بارے میں نہ کچھ جانتی ہے اور نہ جاننا چاہتی ہے اور اسکے باوجود کہ گروٹ نے اس کے بیٹے کی آخری دنوں میں اس کی تیمارداری کی تھی وہ اس سے قطعی ملنا نہیں چاہتی۔ آخر یہ کس قسم کی ماں ہے شین''۔

''آج صبح اس نے اپنی گفتگو سے مجھے یہ تاثر دینے کی کوشش کی تھی''۔ شین نے بتایا۔ ''کہ اسے یہ بات سخت ناگوار گزری ہے کہ گروٹ اور کنگھم دونوں زندہ واپس آ گئے جبکہ اس کا بیٹا وہیں سمندر میں مر گیا''۔

''پھر وہ لڑکی بیٹرس ہے''۔ چیف نے کہا۔ ''وہ اعتراف کرتی ہے کہ کل شام آٹھ بجے کے قریب اس نے گروٹ کو ملنے کے لئے بلایا تھا مگر یہ نہیں بتاتی کہ کیوں''۔

''چنانچہ ہمیں صرف اتنا معلوم ہے کہ گروٹ ہاؤلے کوٹھی کے سامنے ٹیکسی سے اترا تھا''۔

''ہاں''۔ چیف نے گردن ہلائی۔ ''یہ مسز لون ویلس کا کیا قصہ ہے جو آج صبح اس سے ملنے آئی تھی۔ مسز گروٹ کا کہنا ہے کہ وہ یہ کہتی تھی کہ گروٹ نے خود اسے فون کر کے بلایا تھا کہ وہ اس کے شوہر کے بارے میں کچھ بتانا چاہتا ہے جو گزشتہ ایک سال سے لاپتہ ہے۔ تمہیں اس بارے میں کیا معلوم ہے۔ میں نے سنا ہے کہ مسز گروٹ نے مسز لون کو تمہارے پاس بھیجا تھا''۔

''ہاں۔ وہ میرے دفتر آئی تھی''۔ شین نے جواب دیا اور چیف کو اس ملاقات کی تفصیل بتادی۔

''میرا بہترین اندازہ یہ ہے''۔ اس نے آخر میں کہا۔ ''کہ البرٹ ہاوٴلے کو لون ویلس کی گمشدگی کے بارے میں کوئی رازکی بات معلوم تھی اس نے مرتے وقت یہ راز گروٹ کو بتادیا۔ گروٹ وہ ہی بات مسز لون کو بتانے کے لئے تیار تھا مگر اس سے قبل کہ وہ اس سے مل سکتا کہ کسی نے اسے قتل کردیا''۔

''گویا کوئی ہاوٴلے کوٹھی کے پاس اسے قتل کرنے کا منتظر بیٹھا تھا''۔ چیف نے کہا۔

''اس معاملہ کا رخ اور بھی ہے''۔ شین نے بتایا۔ ''کیا تم نے آج صبح کا ڈیلی نیوز پڑھا ہے۔ میرا مطلب ہے گروٹ کی اس ڈائری کے بارے میں جسے اخبار والے شائع کرنا چاہتے ہیں''۔

چیف جنٹری نے کھوئے ہوئے انداز میں اثبات میں سر ہلایا۔

''کہا جاتا ہے کہ اس ڈائری میں سمندر میں بہتی ہوئی کشتی پر طوفانی موجوں کے درمیان زندگی اور موت کی کشمکش کے ایک ایک لمحہ کا حال لکھا ہوا ہے''۔ شین نے اپنی گفتگو جاری رکھی۔ ''چنانچہ یہ یقین کیا جاسکتا ہے کہ گروٹ نے اس میں وہ سب باتیں بھی لکھ دی تھیں جو اسے البرٹ ہاوٴلے نے بتائی ہوں گی اس لئے اگر کسی نے گروٹ کو اس مقصد سے قتل کیا ہے کہ وہ مسز لون کو اس کے شوہر کی گمشدگی کا راز نہ بتاسکے تو اسے آج صبح یہ خبر پڑھ کر بڑی پریشانی ہوئی ہوگی کہ اخبار والے اس ڈائری کو شائع کررہے ہیں''۔

''تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ وہ جو کوئی بھی ہے اب ڈائری کے پیچھے پڑ جائے گا۔ چلو مانتا ہوں۔ آگے بولو''۔ چیف جنٹری نے کہا۔

''اور ڈائری اس وقت ڈیلی نیوز کے رپورٹر جول کراس کے پاس ہے''۔ شین نے بتایا۔ ''کیا تم نے اس سے پوچھ گچھ کی''۔

''جول کراس''۔ چیف نے چونک کر کہا۔ ''نہیں تو۔ مجھے اس سے پوچھ گچھ کرنے کی کیا ضرورت ہے''۔

''مجھے معلوم ہوا ہے کہ کسی نے اس کے ہوٹل کے کمرے کی تلاشی لی ہے''۔ شین نے جواب دیا۔ ''غالباً ڈائری کے سلسلہ میں۔ حیرت ہے کہ جول کراس نے پولیس میں اس کی رپورٹ نہیں کی''۔

وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

''مجھے اب تک صرف اتنے ہی حالات معلوم تھے چیف''۔ اس نے کہا۔ ''مزید کچھ پتہ لگا تو وہ بھی بتادوں گا''۔

''یہ فرض کرتے ہوئے کہ گروٹ کو لون ویلس کے بارے میں کوئی راز معلوم تھا''۔ چیف نے پوچھا۔ ''کیا ایسا ممکن ہے کہ گروٹ نے اس کی بنیاد پر مسز لون ویلس یا ہاوٴلے خاندان کے لوگوں کو بلیک میل کرنے کی کوشش کی ہو''۔

''اپنی سیکرٹری لوسی اور گروٹ کی بیوی سے مجھے جو کچھ معلوم ہوا ہے اس سے تو یہ اندازہ ہوتا ہے کہ گروٹ اس کے بالکل برعکس ایک مذہبی انسان تھا جو کسی غیر اخلاقی حرکت پر آمادہ نہیں ہوسکتا تھا''۔

''گویا اس صورت میں ہاوٴلے خاندان اسے قتل کرنے کا اسی طرح خواہشمند ہوسکتا تھا جس طرح اس صورت میں کہ گروٹ نے انہیں بلیک میل کرنے کی دھمکی دی ہوگی''۔ چیف نے سوچتے ہوئے کہا۔

’’بشرطیکہ انہیں یہ نہ معلوم ہو کہ وہ پہلے ہی ڈائری کی اشاعت کا معاملہ طے کر چکا ہے‘‘۔ شین نے جواب دیا۔ اس نے ایک لمحہ سوچا پھر جیسے کسی خیال سے اس کی آنکھیں چمکنے لگیں۔

’’ایک اور بات بھی غور کرنے کے قابل ہے چیف‘‘۔ وہ بولا۔ ’’فرض کرو کسی اور کو بھی یہ معلوم ہو کہ ڈائری میں کیا لکھا ہے اور اس کی بنیاد پر ہاؤلے خاندان کو بلیک میل کرنا چاہتا ہو تو وہ اس وقت تک ایسا نہیں کر سکتا تھا جب تک گروٹ راستہ سے نہ ہٹ جائے۔ گروٹ مر چکا ہے اب ڈائری بھی اس کے قبضہ میں آ جائے تو وہ ہاؤلے خاندان سے اپنی من مانی شرائط تسلیم کرا سکتا ہے‘‘۔

’’ڈائری کے بارے میں اور کون کون جانتا ہے‘‘۔ چیف نے پوچھا۔

’’سب سے پہلے تو جول کراس‘‘۔ شین نے بتایا۔ ’’وہ کل خود ڈائری پڑھ چکا تھا۔ میں چیک کروں گا کہ وہ کل رات آٹھ بجے کیا کر رہا تھا‘‘ شین پولیس ہیڈ کوارٹر سے نکلا تو سیدھا اپنے دفتر پہنچا۔

’’ایک عورت نے ابھی ابھی فون کیا تھا‘‘۔ لوسی اسے دیکھتے ہوئے بولی۔ ’’اور جب میں نے اسے بتایا کہ تم دفتر میں نہیں ہو تو گھر کا پتہ معلوم کرنے پر اصرار کرنے لگی‘‘۔

’’کیا تمہیں ریسیور سے وہسکی کی بو تو نہیں آ رہی تھی‘‘ شین نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

’’اگر آتی تھی تو مجھے کوئی تعجب نہیں ہوتا‘‘۔ لوسی نے خشک لہجہ میں جواب دیا۔ ’’مجھے وہ کوئی انتہائی سستی عورت معلوم ہوتی تھی‘‘۔

’’اس کا مطلب یہ ہوا کہ اب تم محض آواز سن کر بھی کیریکٹر ریڈنگ کرنے لگی ہو‘‘۔ شین نے اظہار پسندیدگی کے طور پر سر ہلایا۔ ’’میرا خیال ہے کہ تم نے اسے میرے ہوٹل کا پتہ دیا ہوگا‘‘۔

’’میں نے اسے فون نمبر بتا دیا تھا اگر وہ ملنے کے لئے اتنی ہی بے تاب تھی تو پتہ خود تلاش کرلے گی‘‘۔

’’اس کا مطلب یہ ہوا کہ اب میری الماری میں رکھی ہوئی وہسکی کی بوتلوں کی خیریت نہیں‘‘۔ شین نے کہا۔ ’’کوئی اور بات‘‘۔

لوسی انکار میں سر ہلا رہی تھی کہ اس کے سامنے رکھا ہوا فون ایک مرتبہ پھر بجنے لگا۔

’’مائیکل شین آفس‘‘۔ لوسی نے ریسیور اٹھا کر جواب دیا۔ چند لمحہ سنتی رہی۔ ’’ایک منٹ‘‘۔ وہ ریسیور میں بولی اور ماؤتھ پیس پر ہاتھ رکھ کر شین کی طرف دیکھا۔ ’’ایک اور عورت۔ یہ شراب کے نشے میں بھی نہیں معلوم ہوتی اور بات بات پر کھی کھی بھی نہیں کر رہی ہے مگر میں شرط لگا سکتی ہوں کہ اس کے باوجود پرائیویٹ جاسوس کو شکار کرنا اس کا دل پسند مشغلہ ہو سکتا ہے‘‘۔

’’تو پھر وہ ضرور مسز میریڈتھ ہوگی‘‘۔ شین مسکرا کر بولا۔

’’اندازے لگانے میں تمہارا جواب نہیں مائیکل شین، خاص طور سے عورتوں کے بارے میں‘‘۔ لوسی نے ایک طنزیہ ہنسی کے ساتھ کہا۔

’’کال میرے نجی آفس کے فون نمبر پر منتقل کر دو‘‘۔ شین نے کہا اور اپنے دفتر کی طرف بڑھ گیا۔

’’ہیلو‘‘۔ اس نے ریسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"میں مِٹی بات کر رہی ہوں مائیکل"۔ وہی سریلی آواز آئی۔ "سر کا درد اب کیسا ہے"۔

"کم ہے مگر ابھی بالکل گیا نہیں ہے"۔

"مجھے سن کر افسوس ہوا"۔ مسز میریڈتھ نے جواب دیا۔ "محض اتفاق کی بات ہے کہ یہاں میرے پاس سر درد کی بہترین دوا موجود ہے میری اپنی ایجاد کردہ"۔

"کیا بسکین ہوٹل میں"۔

"کمرہ نمبر بارہ سوا ے"۔ اس نے وضاحت کی۔

"مجھے پہنچنے میں صرف دس منٹ لگیں گے"۔ شین نے جواب دیا اور ریسیور رکھ دیا۔

باہر نکلا تو لوسی اس کی طرف معنی خیز انداز میں دیکھ کر تلخی سے بولی۔

"میں شرط لگاتی ہوں کہ اس نے تمہیں سر درد کے علاج کے لئے بلایا ہوگا"۔

"تمہیں میرے پرائیویٹ فون سننے کی مستقل عادت پڑتی جا رہی ہے"۔ شین نے جواب دیا۔ "میں تمہیں خبردار کرتا ہوں کہ یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے خاص طور پر ایک پرائیویٹ سیکرٹری کے لئے"۔

اور وہ ہیٹ سر پر رکھتا ہوا آفس سے باہر چلا گیا۔

☆..............☆..............☆

بارہواں باب

مسز میریڈتھ اپنے کمرے میں شین کی منتظر تھی۔ شین نے کمرے میں داخل ہو کر غور سے اس کی طرف دیکھا۔

''تم میری طرف اس طرح کیوں دیکھ رہے ہو''۔ اس نے مسکرا کر پوچھا۔

''سوچ رہا تھا کہ مجھے تم سے بچ کر رہنا چاہئے''۔ شین نے جواب دیا۔ ''بڑی خطرناک نظر آ رہی ہو اس وقت''۔

''اور یہ ایک عورت کی سب سے بڑی خواہش ہوتی ہے''۔

''پھر تو مجھے یہاں سے بھاگ نکلنا چاہئے''۔ شین بولا۔ ''کہ کم سے کم ابھی اتنا ہوش تو ہے''۔

''مگر تم بھاگنا بھی چاہو تو بھاگ نہیں سکتے''۔

''مجبوری تو یہی ہے''۔ شین ایک صوفے پر بیٹھ گیا۔ مسز میریڈتھ نے الماری کھول کر شراب کی کئی بوتلیں نکالیں۔ ایک گلاس میں مختلف قسم کی شرابوں کو آمیز کیا۔

''یہ ہے وہ سر درد کی دوا جس کا میں نے تم سے وعدہ کیا تھا''۔ وہ شین کے قریب صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولی۔

شین نے اس کے ہاتھ سے گلاس لے کر ایک گھونٹ پیا۔

''واقعی مزہ آ گیا''۔ اس نے کہا۔ ''یہ تم نے کس فارمولے سے تیار کی ہے''۔

''یہ ایک راز ہے جو ہر ایک کو بتانے کا نہیں ہے''۔ مسز میریڈتھ نے جواب دیا۔ ''کیا تمہیں اندازہ ہے کہ تم پر حملہ کرنے والا کون ہو سکتا ہے''۔

''گویا تم میری بات پر یقین کرنے کے لئے آمادہ ہو''۔

''میں کم سے کم یہ یقین تو نہیں کر سکتی کہ تم خود اپنے آپ پر حملہ کرا کے اس طرح بے ہوش ہو سکتے ہو''۔ مسز میریڈتھ نے کہا۔ ''رہا یہ سوال کہ تم نے جول کراس کے کمرے کی تلاشی لی تھی یا کسی اور نے تو اب اس کی کوئی اہمیت نہیں رہی کیونکہ مجھے یقین ہے کہ تم دونوں میں سے ڈائری کسی کے ہاتھ نہیں آئی''۔

''تمہیں یہ یقین کیوں ہے''۔

''جول کراس نے مجھے خود بتایا ہے''۔ مسز میریڈتھ نے جواب دیا۔ ''لیکن وہ نہ بھی بتاتا تب بھی اس کے طرزِ عمل کو دیکھتے ہوئے میں نے سمجھ لیا تھا کہ ڈائری اس کمرے میں نہیں ہو سکتی تھی''۔

''تو کیا جول کراس نے تمہیں یہ بھی بتا دیا ہے کہ ڈائری کہاں ہے''۔ شین نے پوچھا۔

''نہیں''۔

''اس یاد ہے کہ اس میں کیا لکھا ہے''۔

''اس نے ڈائری کے بارے میں بات کرنے سے ہی انکار کر دیا''۔ وہ بولی۔ ''مجھے وہ شخص بالکل پتھر کا بنا ہوا معلوم ہوتا ہے''۔

''کیا تم نے اسے یہ بتا دیا کہ ڈائری سے اتنی دلچسپی کیوں ہے یا یہ کہ البرٹ کے مرنے کا دن کیا اہمیت رکھتا ہے''۔

''بالکل نہیں اس بارے میں جتنے کم لوگ واقف ہوں اتنا ہی بہتر ہے''۔

''تم نے اس کی بات چیت سے یہ اندازہ لگانے کی کوشش کی کہ اس کو اس اعتبار سے ڈائری کا اہمیت کا اندازہ ہے''۔

''اس کی گفتگو سے کوئی اندازہ قائم کرنا ہی مشکل ہے۔ کیا تمہارے خیال میں اسے یہ بات معلوم ہے''۔

''ممکن ہے نہ معلوم ہو'' شیین نے جواب دیا۔ ''بشرطیکہ عذرا ہاؤلے کی وصیت کا حال ابھی ظاہر نہ ہوا لیکن اس کے باوجود بھی شاید لوگوں کو یہ نہ معلوم ہو کہ تم البرٹ سے طلاق حاصل کرنے کے باوجود بھی اس کی جائیداد کی وارث ہو''۔

''یہ بات شاید دو چار کے علاوہ کوئی نہیں جانتا''۔

''بہر حال ہے بڑی عجیب بات''۔ شیین نے کہا۔ ''شروع سے ہی اس نے میرے ذہن کو کافی الجھا دیا تھا۔ سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ ایک مطلقہ بیوی کو بھی کوئی اپنا وارث بنا سکتا ہے مگر اب میں کچھ کچھ سمجھنے لگا ہوں''۔

''اوہ کیا واقعی''۔

''میرا مطلب تھا کہ تم جیسی عورت البرٹ جیسے نوجوان کو اپنی انگلیوں کے اشارے پر جو ناچ چاہے نچا سکتی ہے''۔

''البرٹ مجھ سے محبت کرتا تھا''۔

''ہاں اس بات کو یوں بھی کہا جا سکتا ہے''۔

''اسے اپنے خاندان سے نفرت تھی اور انہیں اپنے حصہ کی پھوٹی کوڑی بھی دینے کا روادار نہیں تھا''۔

''لون ولیس کے متعلق کیا جانتے ہو''۔ مسز میریڈتھ نے سنبھلتے ہوئے پوچھا۔

''میں یہ جانتا ہوں بیٹی کہ جس وقت تم نے البرٹ کو طلاق دینے کا فیصلہ کیا تو وہ ہاؤلے کوٹھی میں مالی کا کام کرتا تھا۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ وہ اپنی بیوی کو ایک عجیب و غریب خط لکھنے کے بعد اچانک غائب ہو گیا۔ اس خط میں اس نے دس ہزار ڈالر نقد اپنی بیوی کو بھیجے تھے اور مزید ایک ہزار ہر تین ماہ کے بعد بھیجنے کا وعدہ کیا تھا''۔

''تمہیں اس طرح کی باتیں بہت معلوم ہوتی رہتی ہیں''۔

''میں جاسوس ہوں تم یہ بات کیوں بھول جاتی ہو'' شیین نے کہا۔ ''مگر تم نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا''۔

''کس سوال کا جواب''۔

''یہ کہ تم لون ویلس کے بارے میں کیا جانتی ہو''۔

''جو کچھ تم نے بتایا ہے''۔ مسز مریڈتھ نے جواب دیا۔''ورنہ مجھے پہلے اس کی گمشدگی کے بارے میں کچھ معلوم نہیں تھا''۔

''مگر مجھے کچھ یقین سا ہے کہ تم نہیں تو تمہارے مرحوم شوہر البرٹ کو ضرور اس بارے میں معلوم تھا''۔ شیین نے جواب دیا۔

''یہ یقین تمہیں کیسے ہوا''۔

''کیونکہ جیسپر گروٹ نے مسز لون کو فون کیا تھا کہ اگر وہ آج صبح اس کے ساتھ گھر آئیں تو وہ انہیں ان کے گمشدہ شوہر کے بارے میں بتائے گا''۔

''گویا تم یہ فرض کر رہے ہو کہ البرٹ نے مرتے وقت گروٹ کو اس کے متعلق ضرور کچھ بتایا ہوگا''۔

''یہ کوئی فرضی بات نہیں گروٹ اور مسز لون کی متوقع ملاقات کو روکنے کے لئے کسی نے اسے کل رات قتل کر دیا''۔

''میں تو یہ سمجھ رہی تھی کہ ہاؤلے خاندان کے لوگوں نے اسے البرٹ کی صحیح تاریخ وفات چھپانے کے لئے قتل کرایا ہے''۔ مسز میریڈتھ نے جواب دیا۔

''لیکن کل رات یہ بات کسے معلوم تھی کہ اس تاریخ کو اتنی اہمیت حاصل ہے''۔ شیین نے تیزی سے کہا۔''عذرا ہاؤلے کی وصیت آج صبح انہیں سنائی گئی ہے البتہ تمہیں شاید پتہ نہیں تھا کیونکہ دوسری صورت میں تم آج صبح ہی میامی نہ دوڑی چلی آتیں''۔

''وہ لوگ بھی جانتے ہوں تو کیا تعجب ہے۔ آخر مسٹر ہسٹنگز ان کے خاندانی وکیل ہیں''۔

''ہم پھر لون ویلس کے سوال سے ہٹتے جا رہے ہیں''۔ شیین آسانی سے ماننے والا نہیں تھا۔''جب تم البرٹ سے شادی کے بعد کوٹھی میں رہتی تھیں تو لون سے کس حد تک واقف تھیں''۔

''مجھے اس کے علاوہ اس کے بارے میں اور کچھ نہیں معلوم کہ وہ بس ایک مالی تھا جو کوٹھی میں کام کرتا تھا''۔ مسز میریڈتھ نے جواب دیا۔

شیین جانتا تھا کہ وہ جھوٹ بول رہی ہے۔ اچانک اس نے ایک دوسرا ہی سوال کر دیا۔

''کیا مسٹر میریڈتھ یعنی تمہارے موجودہ شوہر بھی میامی ساتھ آئے ہیں''۔ اس اچانک سوال نے مسز میریڈتھ کو گڑ بڑا دیا۔

''نہیں تو''۔ وہ کچھ گھبرا کر بولی۔

''تم کہاں رہتی ہو''۔ شیین کا دوسرا سوال تھا۔

''اس سے تمہیں کیا مطلب''۔

''تمہارے شوہر کیا کام کرتے ہیں''۔ شیین نے پوچھا۔''ان کا پہلا نام کیا ہے۔ تمہاری ان سے پہلی ملاقات کہاں اور کیسے ہوئی۔ وہ کس قسم کے انسان ہیں۔ تمہاری شادی کہاں ہوئی تھی''۔

سوالات یکے بعد دیگرے بلا کی تیزی سے شیین کی زبان سے نکل رہے تھے مگر مسز میریڈتھ نے ایک کا بھی جواب نہیں دیا۔

''میں اپنے سوالات کے جواب چاہتا ہوں''۔ شین بولا۔ ''ایک شخص اب تک قتل کیا جا چکا ہے اگر میں اس معاملہ میں الجھا تو تمام حالات جانے بغیر کچھ نہیں کر سکتا''۔

''لیکن سوال یہ ہے کہ میرے نجی اور ذاتی معاملات کا اس کیس سے کیا تعلق ممکن ہے''۔

''میں ابھی یقین سے نہیں کہہ سکتا۔ مگر میں اس اتفاق کو اپنے ذہن سے نہیں نکال سکتا کہ تم نے جس زمانے میں رینو جا کر طلاق لینے کا فیصلہ کیا۔ ان ہی دنوں میں لون ویلس بھی پراسرار طریقہ پر لاپتہ ہو گیا''۔

''میرے شوہر کا نام میریڈتھ ہے ویلس نہیں ہے''۔ مسز میریڈتھ نے سرد لہجہ میں جواب دیا۔ ''اور اس کے نام کا پہلا جز تھیوڈر ہے لون نہیں ہے اور میں تمہیں یقین دلاتی ہوں کہ وہ مالی کا کام بھی نہیں کرتا ہے۔ کیا اس سے تمہارا اطمینان ہو گیا''۔

''نہیں''۔ شین نے فوراً کہا۔ ''اس سے پہلے بھی لوگ لاپتہ ہو کر اپنے نام تبدیل کر کے دوسری عورتوں سے شادیاں کرتے رہے ہیں''۔

''ٹھیک کہتے ہو اور وہ بھی ایک مالی کے ساتھ''۔

''میں کبھی لون ویلس سے نہیں ملا مگر مجھے معلوم ہے کہ وہ گریجویٹ تھا اور بہت حسین بھی۔ عورتیں اپنے شوہروں کے ڈرائیوروں سے عشق جھاڑتی رہی ہیں وہ تو پھر بھی مالی تھا''۔

''اور شاید تمہارا خیال ہے کہ اسے وہ دس ہزار ڈالر میں نے دیئے تھے تاکہ اپنی بیوی کا منہ بند رکھ سکے یا پھر تم یہ تجویز کرتے ہو کہ البرٹ نے مجھے ایک دوسرے مرد سے شادی کا موقع فراہم کرنے کے لئے اپنی جیب سے وہ رقم دی تھی''۔ مسز میریڈتھ کا لہجہ برف کی طرح سرد تھا۔

''وہ رقم کہاں سے آئی تھی یہ میں نہیں جانتا''۔ شین بولا۔ ''لیکن اس کے باوجود میں تمہارے موجودہ شوہر سے ملاقات کرنا پسند کروں گا''۔

''جو کسی طرح ممکن نہیں ہے''۔ وہ بولی پھر اس نے اپنے آپ پر قابو پاتے ہوئے کہا۔ ''اب تمہارے سر کا درد کیسا ہے''۔

''میں اسے تو بھول ہی گیا تھا''۔

''تو میری دوا کارگر ثابت ہوئی''۔ مسز میریڈتھ نے مسکرا کر کہا۔ ''چنانچہ اب تم جھگڑے والی باتیں ختم کرو اور مجھے یہ معلوم کرنے کی کوشش کرنے دو کہ تم میرے موجودہ شوہر سے کچھ مختلف ہو یا نہیں''۔

''مجھے پرچانے کی کوشش مت کرو بیٹی''۔

''کیوں''۔ وہ ایک ادائے خاص سے ہنس کر بولی۔ ''تم مجھے پسند ہو مائیکل۔ ممکن ہے اس کے بعد تم بھی مجھے پسند کرنے لگو۔ ایک گلاس شراب کا اور بھر لو اور پھر میرے پاس بالکل قریب آ کر خاموشی سے بیٹھ جاؤ''۔

''مگر میں ہوش و حواس کھونا نہیں چاہتا''۔ شین نے کہا۔ ''ابھی مجھے ایک ضروری کام سے جانا ہے''۔

''کہاں''۔

''ایک اور حسین لڑکی سے ملنے۔ وہ میرے ہوٹل کے کمرے میں انتظار کر رہی ہوگی''۔ شین نے بتایا اور پھر جلدی سے وضاحت کرتے

ہوئے بولا۔ ’’کسی رومانی ملاقات کے لئے نہیں بلکہ اپنے کام سے‘‘۔

’’کیا عیش و عشرت کام سے زیادہ اچھی چیز نہیں۔ اس کے علاوہ میں تمہاری موکلہ ہوں یاد ہے‘‘۔

’’وہ لڑکی بھی کم اہمیت نہیں رکھتی۔ جانتی ہو۔ وہ تمہاری سابقہ نند ہے‘‘۔

’’بیٹرس‘‘۔ مسز میریڈتھ ناک سکوڑ کر بولی۔ ’’اسے تم سے کچھ کام ہے تو جانتے ہو کیا ہو سکتا ہے‘‘۔

’’یہ تو جا کر ہی معلوم ہو سکتا ہے اس کے علاوہ تم بھول رہی ہو کہ بیٹرس نے جیسپر گروٹ کو کل رات کوٹھی پر ملنے کے لئے بلایا تھا‘‘۔

’’تو کیا اسی نے گروٹ کو قتل کیا ہے‘‘۔

’’پتہ نہیں‘‘۔ شین نے جواب دیا۔ ’’لیکن اس نے نہیں بھی کیا تب بھی میرے خیال سے اسے معلوم ہوگا کہ کس نے کیا ہے۔ اگر میں اس کے ہوش قائم رکھنے میں کامیاب ہو سکا تو شاید وہ مجھے یہ بات بتا دے چنانچہ اب مجھے رخصت ہو جانا چاہئے‘‘۔

شین صوفے سے اٹھ کر چلا ہی تھا کہ کسی نے کمرے کے دروازے پر دستک دی۔ شین نے پلٹ کر سوالیہ نگاہوں سے مسز میریڈتھ کی طرف دیکھا۔

’’مجھے معلوم نہیں کہ کون ہو سکتا ہے‘‘۔ اس نے شانے اچکاتے ہوئے جواب دیا۔

شین نے آگے بڑھ کر دروازہ کھول دیا۔

’’خوب۔ خوب‘‘...... وہ ایک قدم پیچھے ہٹتے ہوئے بولا۔ ’’یہ تو تمہارے دوست مسٹر کننگھم ہیں‘‘۔

کننگھم شین کو پہچان کر اپنی جگہ حیرت زدہ کھڑا تھا۔ اس نے شین سے نگاہیں ہٹا کر مسز میریڈتھ کی طرف دیکھا۔

’’مجھے نہیں معلوم تھا کہ تم دونوں ایک دوسرے کو جانتے ہو‘‘۔ اس نے کہا۔

’’تمہارا قصور نہیں میرا ہی حلقہ احباب آج کل تیزی سے وسیع ہو رہا ہے‘‘۔ شین نے جواب دیا۔ ’’بہر حال تم اندر آ سکتے ہو مسز میریڈتھ ہر نئے گاہک کو بڑی مسرت سے خوش آمدید کہہ سکتی ہیں۔ میں تو اب جا رہا ہوں‘‘۔

کننگھم برابر مسز میریڈتھ کی طرف دیکھے جا رہا تھا جیسے اس کی نگاہوں سے معلوم کرنا چاہتا ہو وہ اس سے کس بات کی متوقع ہے۔

’’میں اس ملاقات کے لئے تمہاری ممنون ہوں مسٹر کننگھم‘‘۔ وہ بولی۔ ’’اندر آ جاؤ۔ مائیکل شین تو اب میری حسین نند سے داد عیش دینے جا رہے ہیں جو بڑی بے چینی سے خود ان کے کمرے میں ان کا انتظار کر رہی ہے‘‘۔

’’مجھے یقین ہے کہ جہاں تک داد عیش دینے کا تعلق ہے تم دونوں بھی کسی سے پیچھے نہیں رہو گے‘‘۔ شین نے کہا اور باہر کی طرف چلا گیا۔

’’ایک منٹ شین‘‘۔ کننگھم نے آواز دی۔ ’’مجھے تم سے کچھ باتیں کرنا ہیں۔ میں نے ابھی ابھی سنا ہے کہ جیسپر کل رات قتل کر دیا گیا ہے‘‘۔

شین دروازے کے لٹو پر ایک ہاتھ رکھے ہوئے اس کی طرف پلٹا۔

’’کیا تمہیں اس خبر سے تعجب ہوا‘‘۔ اس نے کننگھم سے پوچھا۔

''زیادہ نہیں''۔ لنتھم نے جواب دیا۔''میں کل رات ہی تمہارے سامنے اپنے اندیشہ کا اظہار کر چکا تھا مگر اب اس ڈائری کا کیا ہوگا''۔

''گویا تم ابھی تک ڈائری کے بارے میں پریشان ہو'' شین نے کہا۔''تم اور مسز میریڈتھ، ہاؤلے کا خاندان مسز ہسنگو جیک مس اور شاید جول کراس بھی''۔

شین دوبارہ باہر جانے کے لئے گھوما مگر نہ معلوم کیوں اندر کمرے میں بجتی ہوئی فون کی گھنٹی کی آواز سن کر اس کے قدم رک گئے۔اس نے مسز میریڈتھ کو فون کا جواب دیتے ہوئے سنا۔

''کیا۔مسٹر شین۔ایک منٹ ہولڈ کرو میں دیکھتی ہوں''۔

شین کمرے میں واپس آ گیا۔

''میرے خیال میں تمہاری سیکرٹری بات کر رہی ہے''۔مسز میریڈتھ نے اسے ریسور دیتے ہوئے کہا۔

''ہیلو''۔شین نے ریسور کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

''مائیکل''۔لوسی کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔''ایک عورت نے جو اپنا نام بیٹرس بتا رہی تھی ابھی فون کیا تھا۔اس نے کہا ہے کہ وہ تمہارے کمرے میں بڑی بے تابی سے تمہاری آمد کی منتظر ہے اور یہ کہ اسے تم سے کوئی بہت ضروری کام ہے''۔

''مسز جیرالڈ کو فون کر کے اطمینان دلا دو لوسی''۔شین نے چہکتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔''کہ میں فوراً آ رہا ہوں مگر یہ کہ اس درمیان میں وہ میری شراب کی بوتلوں کو ہاتھ نہ لگائے۔اگر وہ بیس منٹ تک صبر وضبط سے کام لیتی رہی تو اس سے بہتوں کا بھلا ہوگا''۔

اس نے ریسور کریڈل پر رکھا اور اس مرتبہ جلدی جلدی قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے نکل ہی گیا۔ہوٹل کے گراؤنڈ فلور پر پہنچ کر وہ استقبالیہ کاؤنٹر کے بائیں جانب ایک کوریڈور میں بڑھ گیا۔جس کے آخر میں ایک دروازے پر پرائیویٹ کی تختی لٹک رہی تھی۔اس نے دستک دی اور جواب کا انتظار کئے بغیر دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔

کوٹ ڈیوس ایک آرام کرسی پر بیٹھا ہوا سگریٹ پھونک رہا تھا۔وہ بظاہر اپنی وضع قطع سے ہوٹل کا جاسوس نظر آتا تھا مگر یہ بھی حقیقت تھی کہ ہوٹل کے جاسوسوں میں اس سے زیادہ ذہین اور معاملہ فہم شاید ہی کوئی دوسرا ہو۔

''ہیلو مائیک''۔اس نے خوش دلی سے کہا۔''کام پر لگے ہوئے ہو''۔

''ہاں بس یونہی کی طرح''۔شین نے جواب دیا اور دوسری کرسی گھسیٹ کر اس کے سامنے ہی بیٹھ گیا۔''کیا تم مجھے مسز میریڈتھ کا جو کہ کمرہ نمبر بارہ سوا سے میں ٹھہری ہوئی ہیں گھر کا پتہ معلوم کر کے بتا سکتے ہو''۔

''میں تمہیں وہ پتا بتا سکتا ہوں جو اس نے ہوٹل کے رجسٹر میں لکھا ہے''۔

''میرا مطلب اسی سے تھا''۔شین نے جواب دیا۔

ڈیوس نے اپنے سامنے رکھی ہوئی میز کے ایک گوشہ میں کوئی بٹن دبایا اور ایک دھات کے ڈبہ جیسی چیز میں بولتے ہوئے استقبالیہ کلرک سے باتیں کرنے لگا پھر اس نے ایک کاغذ نکال کر اس پر کچھ لکھا اور گفتگو ختم کر کے کاغذ شین کے ہاتھ میں دے دیا۔شین نے دیکھا کہ کاغذ پر شکاگو

کے ایک علاقہ کا پتہ درج تھا۔ شین نے کاغذ لے کر جیب میں رکھ لیا۔

''اس کے بارے میں کوئی ایسی بات جس کا جاننا ہمارے لیے ضروری ہو''۔ ڈیوس نے پوچھا۔

''سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ اگر تم اس کی سرگرمیوں پر نگاہ رکھ سکو تو بہتر ہوگا خاص طور پر ان مردوں پر جنہیں وہ اپنے کمرے میں بلایا کرتی ہے۔ بہر حال اس زحمت کے لیے شکریہ''۔

شین ہوٹل سے نکل کر سیدھا ایک ٹیلیگراف آفس میں پہنچا اور وہاں تار کا فارم لے کر مسز تھیوڈور میریڈتھ کے نام حسب ذیل تار تحریر کیا۔

''خطرناک الجھنیں۔ فوری طور پر تمہاری یہاں موجودگی کی ضرورت ہے۔ تار سے جواب دو مگر ہوٹل کے پتہ پر نہیں کیونکہ میری نگرانی کی جارہی ہے۔ اس کے بجائے اس پتہ پر تار دو''۔

اور اس جگہ شین نے اپنے ہوٹل کا نام لکھ دیا۔ تار کے نیچے میٹی کا نام لکھا اور ضروری فیس ادا کر کے ارجنٹ تار بھجوانے کی ہدایت کی۔

مسز میریڈتھ کے کمرے سے روانہ ہونے کے ٹھیک بیس منٹ بعد شین اپنے ہوٹل کی لابی میں داخل ہو رہا تھا۔ استقبالیہ کلرک نے اسے آتے دیکھ کر قریب آنے کا اشارہ کیا۔ شین لفٹ کی طرف بڑھتے ہوئے کاؤنٹر پر رک گیا۔

''کیا بات ہے ڈک''۔ اس نے پوچھا۔

''آپ کے کمرے میں ایک لڑکی انتظار کر رہی ہے مسٹر شین۔ میں نے سوچا کہ آپ کو بتا دوں''۔ کلرک مسکرایا۔ ''آپ ہمیشہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی خاتون ملنے آئے تو بے شک آپ کے کمرے میں بیٹھ کر انتظار کر سکتی ہے''۔

''بالکل ٹھیک''۔ شین بھی جواباً ہنسنے لگا اور چلنے لگا تھا کہ جیسے کچھ یاد آ گیا۔

''سنو ڈک''۔ وہ بولا۔ ''ممکن ہے ایک تار آئے۔ اس پر مسز تھیوڈور کا نام لکھا ہوگا مگر اصل میں وہ میرے لئے ہوگا۔ آ جائے تو حفاظت سے رکھ لینا''۔

''ضرور مسٹر شین''۔ کلرک نے جواب دیا۔

شین لفٹ سے اپنے فلور پر جا رہا تھا کہ لفٹ مین نے کہا۔ ''ابھی کوئی دس منٹ پہلے ایک شخص آپ کا نمبر پوچھ رہا تھا۔ میں نے اسے بتایا کہ آپ کہیں باہر گئے ہیں مگر وہ دوسری منزل پر اتر گیا پھر میں نے اسے واپس جاتے نہیں دیکھا''۔

''ممکن ہے وہ دونوں میرے کمرے میں ڈانس کر رہے ہوں''۔ شین نے جواب دیا۔ لفٹ سے اتر کر سیٹی بجاتا ہوا اپنے کمرے کی طرف چلا۔ جیب سے عادتاً چابی نکالنے لگا تھا کہ کمرے میں روشنی دیکھ کر اپنے مہمان کا خیال آ گیا۔ اس نے آہستہ سے دروازے پر دستک دی اور ایک لمحہ انتظار کیا اور پھر ہینڈل گھماتے ہوئے دروازہ کھولا۔

اس کے قدم دروازے میں ہی جیسے گڑ کر رہ گئے۔ بجلی کی تیز روشنی میں کمرے کے بالکل درمیان میں بیٹرس کی لاش پڑی ہوئی تھی۔

☆..................☆..................☆

تیرھواں باب

دو لمبے لمبے قدم رکھ کر شین لاش کے قریب پہنچا۔ گھٹنوں کے بل جھک کر اس کی نبض ٹٹولی۔ اگرچہ وہ سمجھ چکا تھا کہ بیٹرس زندہ نہیں ہے۔ جسم گرم تھا جس کا مطلب تھا کہ اسے مرے ہوئے چند منٹ سے زیادہ نہیں گزرے تھے۔ بے حد سنجیدہ چہرے کے ساتھ وہ اٹھا اور فون کا ریسور اٹھا کر آپریٹر سے چیف جنتری کا پرائیویٹ نمبر ڈائل کرنے کے لئے کہا۔ دوسرے لمحہ وہ چیف سے بات کر رہا تھا۔

"چیف۔ میرے کمرے میں کسی نے بیٹرس کو قتل کر دیا ہے"۔

"تم وہیں ٹھہرو میں ابھی آ رہا ہوں"۔ جنتری نے جواب دیا اور سلسلہ منقطع کر دیا۔

شین نے ریسور واپس کریڈل پر رکھا اور بیٹرس کی لاش کے قریب آیا۔ بیٹرس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور یوں معلوم ہوتا تھا جیسے حلقوں سے باہر ابلی پڑ رہی ہوں۔ زبان بھی باہر نکلی ہوئی تھی اور کسی قدر غضیلی دکھائی دے رہی تھی۔ اس کی گردن ایک طرف ڈھلکی ہوئی تھی اور یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں تھا کہ وہ ٹوٹ چکی ہے۔ اس کے چہرے پر کسی قدر الجھن کے تاثرات محسوس ہو رہے تھے جیسے وہ سمجھ نہ سکی ہو کہ اس کے ساتھ یہ برتاؤ کیوں کیا گیا ہے۔ شین نے ایک گھومتی ہوئی نگاہ سے کمرے کا جائزہ لیا۔ ہر چیز اپنی جگہ موجود تھی اور کہیں بھی کسی کشمکش کے آثار دکھائی نہیں دے رہے تھے۔ اس کا ہیٹ اور ہینڈ بیگ صوفے پر رکھے تھے۔ کاکنگ کی ایک کھلی ہوئی بوتل میز پر ٹیلیفون کے قریب رکھی ہوئی تھی۔ ایک الٹا ہوا شراب کا گلاس کمرے کے فرش پر لاش اور دروازے کے درمیان گرا ہوا تھا۔ شین نے کچن اور باتھ روم میں جھانکا۔ بیڈ روم بھی دیکھا مگر کہیں کوئی ابتری نہیں تھی۔ شین نے الماری سے کاکنگ کی ایک دوسری بوتل نکالی۔ کچن سے ایک نیا گلاس لے کر اس میں تھوڑی سی شراب انڈیلی۔ ابھی ایک گھونٹ ہی لیا تھا کہ دروازے پر دستک سنائی دی۔ شین نے دروازہ کھولا۔ باہر ایک کانسٹیبل کھڑا تھا۔

"مجھے ہدایت کی گئی ہے کہ چیف کے آنے تک یہاں ٹھہروں" اس نے کہا۔ شین واپس صوفے پر جا کر بیٹھ گیا اور اپنی باقی کاکنگ ختم کرنے لگا۔ پانچ منٹ کے اندر چیف جنتری بھی پہنچ گیا۔ اس کے ساتھ ایک ڈاکٹر اور ہومی سائیڈ کے تین آدمی بھی تھے۔ پہلا کانسٹیبل اس کے آنے کے بعد سیلوٹ کر کے چلا گیا۔ چیف نے ڈاکٹر اور اپنے آدمیوں کو ضروری ہدایات دیں اور شین کے قریب آیا۔

"تو یہ بیٹرس ہے ہاؤلے خاندان کی بیٹی"۔ اس نے پوچھا۔

شین نے اثبات میں سر ہلایا۔

"یہ تقریباً ایک گھنٹہ پہلے یہاں آئی تھی"۔ اس نے بتایا۔ "پتہ لوسی کو فون کر کے معلوم کر لیا تھا۔ کلرک نے اسے کمرے میں بیٹھنے کی اجازت دے دی۔ پھر اس نے دوبارہ کوئی آدھ گھنٹہ پہلے لوسی کو فون کیا اور پوچھا کہ میرے واپس آنے کی امید کب تک ہے۔ لوسی نے بسکلین ہوٹل میں مسز میریڈتھ کے کمرے میں مجھے فون کر کے بتایا۔ میں نے لوسی سے کہہ دیا کہ میں بیس منٹ میں پہنچ رہا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ اس نے یہ پیغام

بیٹرس کو دے دیا ہوگا۔ بہر حال جب میں بیس منٹ بعد ہوٹل پہنچا اور یہاں کمرے میں داخل ہوا تو یہ مجھے بالکل اسی طرح پڑی ہوئی ملی۔ دروازہ کھلا ہوا تھا اور بجلی اسی طرح جل رہی تھی۔ میں نے یہاں سوائے ایک کاکنگ کی بوتل اور گلاس کے کسی چیز کو ہاتھ نہیں لگایا ہے"۔

"ولسکلین ہوٹل سے کس وقت چلے تھے۔ میرا مطلب ہے لوسی کے فون کرنے کے بعد"۔ چیف نے پوچھا۔

"فوراً ہی۔ بلکہ میں دروازہ تک پہنچ گیا تھا جس وقت لوسی نے فون کیا ہے"۔ شین نے جواب دیا "نہ صرف مسز میریڈتھ بلکہ ایک شخص کننگھم جو اس وقت اس کے کمرے میں موجود تھا اس بات کی گواہی دے سکتے ہیں"۔

"کیا یہ وہ کننگھم ہے جو کشتی سے بچایا جانے والا آخری آدمی تھا"۔ چیف نے پوچھا اور پھر زیر لب مسز میریڈتھ کا نام لیا۔

"وہ ہی مسز میریڈتھ البرٹ ہاؤلے کی مطلقہ بیوی جس نے دوسری شادی کر لی ہے" چیف نے پوچھا۔

"ہاں۔ وہ یہاں اپنے مرحوم شوہر کی جائداد پر اپنا حق جتانے آئی ہوئی ہے"۔

"اپنے شوہر کی جائیداد پر اس کا کیا حق ہو سکتا ہے"۔ چیف نے پوچھا "کیا اس نے البرٹ کو طلاق نہیں دی تھی"۔

"مگر اس کے باوجود وہ البرٹ کی وصیت کے مطابق اس کی تنہا وارث ہے"۔

"کیا دوسری شادی کر لینے کے بعد بھی"۔ چیف نے حیرت سے پوچھا۔ شین نے اثبات میں سر ہلایا۔

"بڑی عجیب بات ہے۔ میں نے آج تک کبھی ایسی بات نہیں سنی"۔ چیف نے کہا۔

"تم آج تک مسز میریڈتھ جیسی دوسری عورت سے بھی نہیں ملے ہو گے"۔ شین نے جواب دیا اور اپنا باقی بیان پورا کرتے ہوئے بولا "میں اوپر آتے ہوئے ہوٹل کے کلرک سے ایک دو باتیں کرنے کے لئے رکا اور پھر لفٹ کے ذریعہ یہاں پہنچا۔ لفٹ مین نے مجھے بتایا کہ کسی آدمی نے میرے کمرے کا نمبر معلوم کیا تھا اور اگرچہ اس نے کہہ دیا تھا میں موجود نہیں ہوں پھر بھی اس شخص نے دوسری منزل پر ہی اترنے کے لئے اصرار کیا۔ اسے جاتے ہوئے نہیں دیکھا گیا جس کے معنی یہ ہی ہو سکتے ہیں کہ وہ سیڑھیوں سے واپس گیا ہوگا۔ میرا شبہ ہے کہ یہ کام اس آدمی کا ہو سکتا ہے"۔

"لفٹ بوائے نے اس کا کیا حلیہ بیان کیا تھا"۔

"میں نے اس سے پوچھا نہیں۔ اس وقت میری اس میں دلچسپی لینے کی کوئی وجہ بھی نہیں تھی"۔

چیف جنٹری نے دروازہ پر جا کر اپنے ایک آدمی سے کچھ باتیں کیں۔ جب وہ واپس آیا تو ڈاکٹر اپنا ابتدائی معائنہ ختم کر چکا تھا۔

"کیا خیال ہے ڈاکٹر"۔ چیف نے پوچھا۔

"موت مقتولہ کا گلا گھونٹنے سے واقع ہوئی ہے"۔ ڈاکٹر نے جواب دیا "جو اتنی طاقت سے گھونٹا گیا ہے کہ گردن بھی ٹوٹ گئی ہے۔ موت واقع ہوئے نصف گھنٹہ سے زیادہ وقت نہیں گزرا"۔

فوٹو گرافر نے لاش کے فوٹو وغیرہ لے لئے تھے اور دوسرے شخص نے اپنا انگلیوں کے نشانات اتارنے کا کام بھی ختم کر لیا تھا اور اب باورچی خانے تیز کچن کی طرف چلا گیا تھا۔ اسی وقت ٹم راکی ہانپتا ہوا اندر آیا۔

''ابھی ابھی ریڈیو پر خبر سنی''۔ اس نے بتایا۔ ''اور سیدھا چلا آ رہا ہوں۔ تفصیلات کیا ہیں''۔

''مائیک سے پوچھو''۔ چیف جنری نے جواب دیا۔

''کیا اس کا تعلق گروٹ کے قتل سے ہے''۔

''آج صبح جب میں نے اس سے گفتگو کی تھی''۔ شیین نے بتایا۔ ''تو اس وقت مجھے یہ احساس ہوا تھا کہ وہ اس سے کہیں زیادہ جانتی ہے۔ جتنا مجھے بتا رہی ہے۔ اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گروٹ کے قاتل کو بھی یہ ہی احساس ہو گیا تھا''۔

''تمہارا مطلب ہے اس کا قتل اس لئے کیا گیا کہ قاتل اس کی زبان بند کرنا چاہتا تھا''۔ ٹم راکی نے سوال کیا۔

''ظاہر ہے کہ وہ مجھے کچھ بتانے کے لئے ہی یہاں آئی تھی''۔ شیین نے جواب دیا۔

ایک کانسٹیبل لفٹ مین کو بازو سے پکڑے ہوئے کمرے میں داخل ہوا۔ لفٹ مین ایک خاصا عمر رسیدہ اور شریف قسم کا انسان تھا۔ اس نے خوفزدہ نظروں سے شیین کی طرف دیکھا۔

''پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے بیٹھو''۔ شیین نے اسے تسلی دی۔ یہ لوگ تم سے اس آدمی کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہیں جو میرے کمرے کا نمبر پوچھ رہا تھا اور دوسری منزل پر اتر گیا تھا''۔

''اوہ ضرور مسٹر شیین''۔ لفٹ مین نے قدرے مطمئن ہوتے ہوئے جواب دیا۔ ''تو کیا یہ قتل اس نے کیا ہے''۔

''چیف کا خیال یہ ہی ہے''...... شیین نے کہا۔

''تم اس کا حلیہ بیان کر سکتے ہو''۔ چیف جنری سے سوال کیا۔

''میں نے اس کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں دی تھی''۔ لفٹ مین نے جواب دیا۔ ''جہاں تک میرا خیال ہے وہ ایک نوجوان آدمی تھا۔ عمر چوبیس پچیس سال کی ہوگی۔ ناٹے قد کا موٹا سا آدمی تھا''۔

''وہ کیا لباس پہنے ہوئے تھا''۔

''گہرے رنگ سے ملتے جلتے کسی رنگ کا سوٹ اس نے پہن رکھا تھا''۔

''کیا ہیٹ بھی پہنے تھا''۔ شیین نے پوچھا۔

''اب آپ نے کہا ہے تو خیال آتا کہ شاید پہنے ہوئے تھا''۔

چیف جنری اپنے آدمیوں کی طرف گھوم گیا جو ابھی ابھی اپنا کام ختم کر کے آئے تھے۔

''کوئی خاص نشانات وغیرہ ملے''۔ اس نے پوچھا۔

''نہیں چیف۔ معلوم ہوتا ہے کمرے کی آج ہی اچھی طرح صفائی کی گئی تھی''۔ ان میں سے ایک نے جواب دیا۔ ''سوائے ہوٹل کی ملازمہ یا مسٹر شیین کے کسی اور کی انگلیوں کے نشانات نہیں ملے۔ مقتول لڑکی کی انگلیوں کے نشانات صرف ریفریجریٹر اور بوتل گلاس وغیرہ پر ملے ہیں''۔

''مقتولہ کے شوہر جیرالڈ کو ضروری سوالات کے لئے ساتھ لے کر پولیس ہیڈ کوارٹر پہنچو''۔ چیف نے اپنے آدمیوں کو ہدایت کی۔ ''اس

کے علاوہ ہاؤس کے خاندان سے جو بھی مفید باتیں معلوم ہو سکیں معلوم کرنے کی کوشش کرو۔ میں بھی تھوڑی دیر میں آ جاؤں گا"۔

چیف نے اپنے آدمیوں کو جانے کا اشارہ کیا اور دوبارہ لفٹ مین کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"مجھے امید ہے کہ تم اس آدمی کو دوبارہ دیکھو گے تو ضرور پہچان سکو گے"۔ چیف نے اس سے کہا۔

لفٹ مین جواب کس قدر سہما ہوا تھا، اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیری اور ایک مرتبہ پھر شین کی طرف دیکھا۔ اس کے رویہ سے ہچکچاہٹ کا اظہار ہو رہا تھا۔ شین نے سر کو اثبات میں جنبش دے کر اشارہ کیا۔ لفٹ مین نے یہ اشارہ دیکھا اور اب قدرے مستحکم لہجے میں بولا۔

"میرا خیال ہے جناب"۔ وہ بولا۔ "کہ اگر وہ شخص میرے سامنے آیا تو میں ضرور پہچان لوں گا"۔

"ہم یہی چاہتے ہیں"۔ چیف نے کہا۔ "اب تم جا کر اپنا کام کرو۔ ضرورت پڑنے پر تمہیں بلا لیا جائے گا"۔

لفٹ مین چلا گیا تو چیف نے شین کی طرف دیکھا۔

"تم کوئی اور بات تو بتانا نہیں چاہتے"۔

"فی الحال تو کوئی بات ہی نہیں ہے جو بتاؤں"۔ شین نے جواب دیا۔

چیف جنتری کمرے سے باہر چلا گیا۔ اس کے جاتے ہی ایمبولینس کے کارکن ایک اسٹریچر اٹھائے اندر آئے۔ بیٹرس کی لاش کو اسٹریچر پر ڈالا اور اوپر سے ایک کمبل سے ڈھک کر اسٹریچر اٹھا کر لے گئے۔ شین نے ٹم راکی کو اشارے سے روک لیا تھا۔ وہ دونوں تنہا رہ گئے تو شین اپنے دوست کی تواضع کرنے کے لئے شراب کی الماری کی طرف گھوم گیا۔

☆..............☆..............☆

چودھواں باب

مائیکل شین اور ٹم راکی اپنی اپنی پسند کی شراب گلاس میں ڈال کر صوفوں پر بیٹھ گئے۔

''آخر تم مجھے اس کیس کی تفصیلات کب بتا رہے ہو مائیکل'' ٹم راکی نے پوچھا۔

''ابھی کچھ تفصیلات ہی نہیں ہیں بتاؤں کیا'' شین نے جواب دیا ''مجھے بھی اتنا ہی معلوم ہے جتنا تم جانتے ہو''۔

''کچھ اشارے ہی دے دو۔ مثلاً یہ کہ وہ کون لوگ ہیں جو گروٹ کی ڈائری کو شائع ہوتے دیکھنا پسند نہیں کرتے اور کیوں پسند نہیں کرتے''۔

''اس کی دو ہی وجوہات ہو سکتی ہیں''۔ شین نے جواب دیا اور پھر اسے عذرا ہاؤلے کی وصیت کے بارے میں بتایا کہ کس طرح ایک خطیر رقم کی وراثت کا معاملہ صرف اس سوال پر معلق ہے کہ البرٹ ہاؤلے کی موت کس دن واقع ہوئی تھی۔

''ایک وجہ تو یہ ہو سکتی ہے''۔ اس نے کہا ''جس میں ایک طرف ہاؤلے خاندان ہے اور دوسری طرف مسز میریڈتھ۔ دونوں ابھی یہ بات نہیں جانتے کہ ڈائری میں کیا لکھا ہوا ہے اور اسی لئے یہ فیصلہ بھی نہیں کر سکتے کہ وہ اسے شائع ہونے دیں یا اشاعت روکنے کی کوشش کریں۔''

''مگر کنگھم بھی تو البرٹ کی موت کے دن کی گواہی دے سکتا ہے'' ٹم راکی نے جواب دیا۔

''سچ ہے مگر جہاں تک میں سمجھتا ہوں وہ اس انتظار میں خاموش ہے کہ اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔ اگر ڈائری اس کے بیان کی تصدیق یا تردید کرنے کے لئے موجود نہ ہو تو وہ ایک ایسی فائدہ مند پوزیشن میں ہوگا کہ دونوں طرف سے ان کی مرضی کی بات بیان کرنے کے لئے ہزاروں ڈالر طلب کر سکتا ہے۔ لیکن ان حالات کے ساتھ ساتھ دوسری وجہ کے طور پر کچھ اور حالات بھی غور کے مستحق ہیں مثلاً ایک مالی لون ویلس کی پراسرار گمشدگی ایک سال قبل ان ہی دنوں میں جب کہ البرٹ ہاؤلے کی بیوی اس سے طلاق حاصل کرنے رینو جاتی ہے اور البرٹ کو زبردستی بھرتی کر کے فوج میں بھیج دیا جاتا ہے۔ وہ مالی بھی نہ جانے کہاں گم ہو جاتا ہے۔ جیسپر گروٹ نے فون کر کے مسز لون ویلس کو یہاں بلایا کہ وہ اس کے گمشدہ شوہر کے بارے میں کوئی اہم بات بتانا چاہتا ہے مگر اس سے قبل کہ ان دونوں کی ملاقات ممکن ہو کوئی گروٹ کو قتل کر دیتا ہے''۔

شین نے ٹم راکی کو مسز لون سے اپنی ملاقات کے بارے میں بھی جملہ تفصیل بتا دی۔

''تمہارا مطلب ہے کہ کسی وجہ سے ہاؤلے خاندان لون ویلس سے پیچھا چھڑانا چاہتا تھا چنانچہ اسے ٹھکانے لگا دیا گیا اور اس کی بیوی کو دس ہزار کی رقم دے کر معاملے کی تحقیقات سے باز رکھنے کی کامیاب کوشش کی گئی چنانچہ گروٹ اور مسز لون کا ملنا ان کے حق میں خطرناک ہو سکتا تھا''۔

''تقریباً'' شین نے جواب دیا ''اور اس بات سے بیٹرس کا قتل بھی سمجھ میں آ سکتا ہے۔ وہ بہت بے تکلف اور رازداری کے معاملہ میں قطعاً ناقابل اعتبار تھی۔ اور ہر اس شخص سے جو اسے پسند آ جائے دل کی بات بیان کر سکتی تھی چنانچہ اسے خاموش کر دیا گیا''۔

ٹم راکی نے کوئی جواب نہیں دیا وہ شین کی بتائی ہوئی باتوں پر غور کر رہا تھا۔

''کیا تم نے مسز گروٹ سے ملاقات کی تھی''۔ شین نے اچانک گفتگو کا موضوع تبدیل کر دیا۔

''ہاں''۔ ٹم راکی نے جواب دیا'' جہاں تک ڈائری کا تعلق ہے مسز گروٹ کے بیان کے مطابق اس کی صورت یہ ہے کہ جیسپر گروٹ نے جول کراس سے زبانی بات کی تھی اور دو ہزار ڈالر کے عوض ڈائری کے حقوق اشاعت دینے پر آمادگی کا اظہار کر دیا تھا مگر کوئی باقاعدہ تحریری معاہدہ ہونے کی نوبت نہیں آئی تھی۔ اس بات میں بھی کوئی شک نہیں کہ اس وقت ڈائری جول کراس ہی کے پاس ہے۔ مسز گروٹ کا خیال ہے کہ وہ اخلاقی طور پر اپنے شوہر کے کئے ہوئے وعدے کی پابند ہیں''۔

''صرف دو ہزار ڈالر''۔ شین نے ناگواری سے کہا'' جب کہ وہ دونوں فریقوں میں سے کسی سے بھی بات کر کے ڈائری کی عدم اشاعت کے لئے اس سے بیس گنا رقم بڑی آسانی سے حاصل کر سکتی ہے''۔

''انہیں یہ بات معلوم ہی نہیں ہے''۔ ٹم نے جواب دیا'' اور میرا خیال ہے کہ وہ بھی اپنے شوہر کی طرح شرافت کی ماری ہوئی ہیں اور بیس گنا کیا اگر ایک ہزار گنا بھی رقم ملنے کی امید ہو تب بھی وہ کوئی غیر شریفانہ بات نہیں کریں گی''۔

''اور اسی شرافت کی وجہ سے جیسپر گروٹ کا قتل کیا گیا ہے''۔ شین نے ٹھنڈی سانس بھرتے ہوئے کہا'' مجبوری یہ ہے کہ میں اس وقت تک کچھ نہیں کر سکتا جب تک یہ نہ معلوم کر لوں کہ ڈائری میں البرٹ کی موت کی کونسی تاریخ لکھی ہے۔ یا یہ کہ لون ویلس کے بارے جیسپر نے اس میں کیا انکشافات کئے ہیں۔ ٹم ہمیں کسی بھی طرح جول کراس کو مجبور کر کے ڈائری دیکھنا ہوگی''۔

''اور یہ وہ کام ہے جو ابھی تک تو کسی سے ہوا نہیں ہے''۔ ٹم مسکرایا شین کوئی جواب دینے لگا تھا کہ اسی وقت کسی نے دروازے پر دستک دی۔ شین نے آگے بڑھ کر دروازہ کھول دیا۔

''اوہ جول''۔ وہ بولا'' ہم ابھی تمہارے ہی بارے میں گفتگو کر رہے تھے''۔

''مسز جیر اللہ کہاں ہیں''۔ جول کراس نے اندر آتے ہوئے پوچھا۔

''کیا تمہیں یہاں اس کے ملنے کی امید تھی''۔ شین نے کہا۔

''ہاں اس نے مجھ سے یہیں ملنے کے لئے کہا تھا''۔ جول کراس نے بتایا'' اگرچہ مجھے آنے میں کچھ دیر ہو گئی''۔

''کیا اس نے جیسپر کی ڈائری لانے کے لئے بھی کہا تھا''۔ شین نے پوچھا۔

''بالکل نہیں''۔ جول کراس بولا'' کیا وہ میرے لئے کوئی پیغام چھوڑ گئی ہیں''۔

''وہ ڈائری کہاں ہے جول''۔ شین نے دروازہ بند کر کے اپنی پشت اس سے لگاتے ہوئے پوچھا۔

''ایک ایسی محفوظ جگہ جہاں تم اسے نہیں پا سکتے''۔ جول کراس نے جواب دیا'' چونکہ یہاں مسز جیر اللہ موجود نہیں ہیں اس لئے میرے مزید ٹھہرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے''۔

''میں بہت سی وجوہات گنا سکتا ہوں''۔ شین بولا ''آخر وہ تم سے یہاں کیوں ملنا چاہتی تھی۔ اور یہ پروگرام کب طے ہوا تھا؟''

''انہوں نے مجھے تقریباً تین بجے فون کیا تھا''۔ جول کراس نے بتایا ''مگر اس سے تمہارا کیا واسطہ ہے''۔

''بہت کچھ'' شین نے گھڑی دیکھی تو یہ دو گھنٹے پہلے کی بات ہے۔ ''مگر تم اتنی دیر تک کیا کرتے رہے؟''

''میں نے تمہیں بتایا کہ میں اپنے کام میں مصروف تھا''۔ جول کراس نے شین کو گھور کر دیکھا ''میرے راستے سے ہٹ جاؤ میں باہر جانا چاہتا ہوں۔''

''ابھی نہیں''۔ شین نے جواب دیا ''کس کام میں مصروف تھے؟''

''میں یہاں تمہاری جرح کا نشانہ بننے نہیں آیا ہوں''۔ جول کراس نے بگڑتے ہوئے کہا اور شین کی طرف قدم بڑھایا ''آخر تم لوگ اتنے پراسرار کیوں بن رہے ہو۔ مسز جیرالڈ کہاں ہیں؟''

''پولیس ہیڈ کوارٹر کے مردہ خانے میں''۔ شین نے جواب دیا۔

''کیا''۔ جول کراس کا منہ حیرت سے کھل گیا ''مگر...... مگر...... کیوں...... میرا مطلب ہے کیسے۔ ان کا قتل کس طرح ہوا؟''

''اس کا جواب تو تم بہتر جانتے ہو گے''۔ شین نے جول کراس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر زور سے دھکا دیا۔ جول کراس لڑکھڑاتا ہوا ایک کرسی پر ڈھیر ہو گیا۔ وہ خوفزدہ نظروں سے کبھی ٹم راکی کی طرف دیکھنے لگتا اور کبھی شین کی طرف۔

''تم گزشتہ ایک گھنٹے میں کہاں تھے''۔ شین نے سوال کیا۔

''اپنے کمرے میں کام کر رہا تھا۔''

''کوئی اور تمہارے بیان کی تصدیق کر سکتا ہے۔''

''میرے بیان کی تصدیق۔ میرے خدا۔ کیا تم یہ سوچ رہے ہو کہ اسے میں نے قتل کیا ہے''۔ جول کراس گھبرا کر بولا۔

''امکان بہر حال ہے۔ تم وہ واحد آدمی ہو جسے اس کے یہاں موجود ہونے کا علم تھا۔''

''تمہارا مطلب ہے کہ وہ یہاں قتل کی گئی ہے۔''

''ہاں، صرف آدھ گھنٹے پہلے''۔ شین نے جواب دیا۔

''مگر میں نے اسے قتل نہیں کیا۔ میں اسے ٹھیک طرح جانتا تک نہیں تھا۔ آخر کیوں قتل کرتا''۔ جول کراس نے کہا۔

''ممکن ہے تمہیں یہ ڈر ہو کہ وہ جیسپر گروٹ کے قتل کے متعلق مجھے سب کچھ بتا دینا چاہتی ہے''۔ شین نے کہا ''اور اب جو میں غور کرتا ہوں تو اس کے قتل کے لیے بھی تم سے زیادہ موزوں کوئی اور نہیں ہو سکتا۔ صرف تم ہی اس ڈائری کو پڑھ چکے تھے اور بلیک میل کرنے کے لیے اس کی اہمیت سے واقف تھے۔ ایسی اہمیت جو جیسپر گروٹ کے بڑے خاندان کے لوگوں سے بات کرتے ہی ختم ہو جاتی۔ چیف جنٹری پہلے ہی تمہاری کل رات کی نقل و حرکت چیک کر رہا ہے۔ اگر کوئی بھی مشکوک بات سامنے آئی تو پھر تمہیں موت کی سزا سے کوئی نہیں بچا سکتا۔''

''یہ ضرور پاگل ہوگیا ہے'' جول کراس نے ٹمرا کی سے التجا آمیز لہجہ میں کہا۔ ''کم سے کم سنجیدہ تو نہیں ہے۔''

ٹمرا کی نے غور سے شین کی طرف دیکھا۔ ''میں نے شین کو آج سے پہلے کبھی اتنا سنجیدہ نہیں دیکھا'' ٹمرا کی نے جواب دیا۔

''تمہیں شاید معلوم نہیں جول کراس کہ میں عین قتل کے وقت یہاں تمہاری موجودگی ثابت کرسکتا ہوں''۔ شین نے کہا ''تمہارا حلیہ ٹھیک اس قاتل سے ملتا ہے جسے لفٹ مین نے قتل سے دس منٹ پہلے دوسری منزل پر لفٹ سے اتارا تھا۔ اگر میں اشارہ بھی کردوں تو وہ تمہیں قاتل کی حیثیت سے فوراً شناخت کرلے گا۔ دوسری طرف اسے مجھ پر اتنا اعتماد ہے کہ اگر میں کہوں کہ وہ شخص تم نہیں تھے تو وہ یقیناً میرے بات کی تائید کرے گا۔''

''کیا تم مجھے اس قتل سے ملوث کرنے کی دھمکی دے رہے ہو''۔ جول کراس نے پوچھا۔

''یہ دھمکی نہیں مجھے یقین ہے کہ قاتل تمہارے علاوہ کوئی اور نہیں ہوسکتا۔ تم ایک عینی گواہ کی شہادت کو جھوٹا ثابت نہیں کرسکو گے۔''

''لعنت ہو تم پر شین''۔ جول کراس غصہ میں چیخا ''تم مجھے اپنی جال سازی کا شکار نہیں بناسکتے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تم آخر اس ڈائری کے پیچھے کیوں پڑ گئے ہو۔''

''تم اعتراف کرتے ہو کہ تم نے اسے پڑھا تھا''۔

''ہاں میں نے پڑھا تھا مگر یہ بات میری عقل سے باہر ہے کہ آخر لوگ اس کے لئے قتل کیوں کئے جارہے ہیں''۔

''جیوری کو تم اپنی سادگی کا یقین نہیں دلاسکو گے۔ جیسپر نے اپنے ہاتھ سے ڈائری میں سب کچھ لکھ دیا ہے''۔

''کیا لکھ دیا ہے''۔

''لون ویلس کی پراسرار گمشدگی کے بارے میں''۔

''میں نے ڈائری میں ایسا کوئی نام نہیں دیکھا''۔

''مجھے تمہارے بیان پر ذرا سا بھی یقین نہیں ہے'' شین بولا ''اگر تم سچے ہو تو مجھے ڈائری پڑھنے کا موقع دو میں اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتا ہوں''۔

''ہرگز نہیں مجھے اس کی کیا پرواہ ہے کہ تم میری بات پر یقین کرتے ہو یا نہیں''۔

''تم اپنے آپ کو سچا ثابت کرکے مصیبت سے بچ سکتے ہو''۔ شین نے کہا ''لفٹ مین کو تمہاری شناخت کے لئے بلانے سے پہلے آخری مرتبہ پوچھتا ہوں کہ تم مجھے ڈائری پڑھنے کا موقع دو گے یا نہیں''۔

''اور میں آخری مرتبہ جواب دیتا ہوں کہ ہرگز نہیں''۔ جول کراس نے تیزی سے جواب دیا۔

''اچھی بات ہے''۔ شین نے ایک گہری سانس لی اور ٹمرا کی کی طرف دیکھا۔

''میتھو کو بلا لاؤ ٹم۔ میں چاہتا ہوں کہ اسے تم ہی بلا کر لاؤ تاکہ بعد میں یہ نہ کہا جاسکے کہ میں نے اسے پڑھا دیا تھا''۔

ٹمرا کی جلدی سے اٹھ کر کمرے سے نکل گیا۔

''لعنت ہو تم پر شین میں اس ہوٹل میں بھی اس وقت پہلی مرتبہ آیا ہوں۔ تم اس کے برعکس کوئی بات ثابت نہیں کرسکتے''۔ جول کراس نے کہا۔

ٹم راکی لفٹ مین میتھو کو ساتھ لئے ہوئے کمرے میں داخل ہوا۔شین جلدی سے آگے بڑھ کر اس کے اور جول کراس کے درمیان آ گیا۔

''میتھو مسٹر راکی نے غالباً تمہیں بتا دیا ہوگا کہ ہم نے اس لڑکی کے قاتل کو پکڑ لیا ہے۔اگر تم اسے شناخت کر لو تو ہم اسے گرفتار کر کے پولیس کے حوالے کر دیں۔''

''اسے روکو''۔جول کراس نے چیخ کر ٹم سے کہا''وہ اس شخص کو سکھا رہا ہے کہ مجھے شناخت کر لے۔''

شین میتھو اور جول کراس کے درمیان سے ہٹ گیا تھا اور اب لفٹ مین بڑے غور سے جول کراس کی طرف دیکھ رہا تھا وہ شین کو اچھی طرح جانتا تھا اور مدت سے اس کے تمام کیس بڑی دلچسپی سے پڑھتا چلا آ رہا تھا۔اسے یقین تھا کہ مسٹر شین کوئی غلط بات کر ہی نہیں سکتے چنانچہ اس وقت بھی وہ سمجھ گیا تھا کہ کسی نہ کسی معقول وجہ سے شین اس آدمی کو قاتل کی حیثیت سے شناخت کرانا چاہتا ہے''۔

''کیا یہ وہی آدمی ہے جس نے قریب قریب ایک گھنٹہ پہلے میرے کمرے کا نمبر پوچھا تھا''۔شین نے لفٹ مین سے سوال کیا۔

''بالکل مسٹر شین''۔لفٹ مین نے اثبات میں سر ہلایا''میں اسے خوب پہچان گیا ہوں یہ بالکل وہی آدمی ہے''۔

''یہ......یہ......غلط ہے۔جھوٹ ہے۔شین تم اس طرح سے کسی کی شناخت نہیں''۔جول کراس نے گھبرا کر کہنا شروع کیا۔

''مجھے ڈائری دے دو جول کراس''۔شین سخت لہجہ میں بولا۔''اگر نہیں تو میں قسم کھاتا ہوں کہ پھر یہ کارروائی آخر تک جائے گی''۔

''ہرگز نہیں۔تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے شین''۔جول کراس چلایا''میں تمہیں''

اس وقت چیف جنٹری کی آمد نے جول کراس کو اپنا غصہ دکھانے کا موقع نہیں دیا۔چیف نے سب سے پہلے لفٹ مین کو دیکھا۔

''میں تمہیں تلاش کر رہا تھا میتھو''۔وہ بولا''میرے ساتھ ہیڈ کوارٹر چلو۔ہم نے جیر اللہ کو وہاں بلایا ہے تم اسے دیکھ کر بتاؤ کہ وہ وہی شخص تو نہیں جسے تم نے قتل سے دس منٹ پہلے دیکھا تھا''۔

چیف نے شین اور ٹم راکی کی طرف دیکھا۔

''ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیر اللہ ہی قاتل ہے''۔اس نے بتایا''مسز ہاؤلے کا کہنا ہے کہ بیٹرس کوئی بات کہے بغیر تین بجے کار میں گھر سے چلی گئی۔نصف گھنٹہ بعد جیر اللہ اپنے کمرے سے آیا اس کے ہاتھ میں ایک کاغذ تھا جو اسے بیٹرس کے فون کے قریب ملا تھا اور اس پر اس ہوٹل کا پتہ اور مائیکل شین کا نام بیٹرس کی تحریر میں درج تھا۔اس کے فوراً بعد وہ غصہ میں بکتا جھکتا کوٹھی سے نکل گیا۔میرا خیال ہے کہ اس نے رشک وحسد کے جذبات سے مغلوب ہو کر بیٹرس کو قتل کر دیا''۔

چیف نے رک کر شین اور ٹم راکی کی طرف دیکھا جو بالکل خاموش کھڑے تھے۔

''ارے تم لوگوں کو کیا ہوا''۔چیف نے پوچھا۔

''ایسا معلوم ہوتا ہے چیف کہ ہم نے بھی ایک قاتل کو پکڑ لیا ہے''۔ٹم راکی نے جواب دیا''میتھو نے ابھی جول کراس کو اس شخص کی حیثیت سے شناخت کیا جسے وہ لفٹ میں عین قتل کے وقت دوسری منزل پر چھوڑ گیا تھا''۔

''یہ بالکل جھوٹ ہے''۔ جول کراس چیخا ''شناخت غلط طریقہ سے کرائی گئی ہے۔ شین نے اس شخص کو دانستہ جھوٹا بیان دینے پر اکسایا ہے میں یہاں ہرگز نہیں آیا تھا اور نہ مجھے مسز جیرالڈ کے قتل کے بارے میں کچھ معلوم ہے''۔

شین ابھی اپنے آئندہ قدم کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کر سکا تھا کہ میتھو نے اس کی مشکل آسان کر دی۔

''مسٹر شین بہت شریف آدمی ہیں''۔ وہ بولا ''اگر وہ کہتے ہیں کہ یہ شخص قاتل ہے تو یقیناً یہ ہی قاتل ہے اور میں جو کچھ پہلے کہہ چکا ہوں وہ ہی اب بھی کہنے کے لئے تیار ہوں۔ بیشک یہ وہ ہی آدمی ہے جو مجھ سے مسٹر شین کے کمرے کا نمبر پوچھ رہا تھا۔''

☆..................☆..................☆

پندرھواں باب

''گواہی تو سچی معلوم ہوتی ہے''۔ چیف جفری نے کہا ''مگر میتھو کی شناخت کے علاوہ تمہارے پاس اس کے خلاف اور کیا ثبوت ہے۔ مثلاً قتل کا مقصد کیا تھا''۔

''میں تم سے کہہ رہا ہوں کہ شناخت غلط طریقہ سے کرائی گئی ہے شین نے''۔

''مگر چیف یا شین میں سے کوئی بھی جول کراس کی بات سننے کے لئے تیار نہیں تھا۔

''میں نے تم سے کہا تھا چیف''۔ شین نے جواب دیا ''کہ جیسپر گروٹ کی ڈائری ہی تمام واقعات کی تہہ میں کام کر رہی ہے۔ جول کراس وہ ڈائری پڑھ چکا ہے۔ گروٹ اس لئے قتل کیا گیا کہ وہ ہاؤلے خاندان یا مسز لون ویلس سے کوئی بات نہ کہہ سکے اور مجھے یقین ہے کہ گروٹ کے قاتل نے بیٹرس کو بھی اسی لئے قتل کیا ہے کہ وہ مجھے کوئی بات نہ بتا سکے۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی توجہ کے قابل ہے کہ صرف جول کراس ہی اس بات سے واقف تھا کہ بیٹرس مجھ سے ملنے یہاں آئی ہوئی ہے۔ اور یہ کہ کیوں آئی ہوئی ہے''۔

''مگر مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ یہاں کیوں آئی ہے جب اس نے فون کر کے مجھے یہاں آنے کے لئے کہا تھا تو اس بارے میں کچھ...''۔

''تو اس نے تمہیں یہاں بلایا تھا''۔ چیف نے جول کی بات کاٹ دی ''یہ کب کی بات ہے''۔

''تین بجے''۔

چیف نے پھر اسے بات مکمل کرنے کا موقع نہیں دیا ''مگر تم اب آئے ہو''۔

''میں اپنا کام کر رہا تھا''۔ جول کراس نے جواب دیا ''خدا کے لئے چیف اگر میں نے پہلے آ کر مسز جیرالڈ کو قتل کیا تھا تو کیا اب میں دوبارہ یہاں آنے کی حماقت کرتا اور بلا جھجک یہ اعتراف کر لیتا کہ اس نے مجھے یہاں ملنے کے لئے بلایا تھا''۔

''اور میرا خیال ہے کہ جول کراس ان حالات میں بالکل یہ ہی کرتا''۔ شین نے کہا ''تاکہ اگر کوئی اور اس ملاقات سے واقف ہو اور بعد میں اس کا حال معلوم ہو جائے تو یہ اپنے آپ کو بے گناہ ثابت کرنے کی کوشش کر سکے''۔

''تم کل رات آٹھ بجے کہاں تھے''۔ چیف نے جول کراس سے پوچھا۔

''مجھے کیا معلوم۔ میں یہ تو نہیں جانتا تھا کہ مجھے اس کا حساب دینا ہوگا''۔ جول کراس نے کہا ''او خدایا میں کس پریشانی میں پھنس گیا ہوں۔ چیف تم سنجیدگی سے ان الزامات پر یقین نہیں کر سکتے''۔

چیف نے جول کراس کو گھور کر دیکھا اور پھر شین کی طرف۔

''میں ابھی مطمئن نہیں ہوں''۔ وہ بولا ''اگر تم میتھو کے ساتھ مل کر یہ کوئی ڈرامہ کھیل رہے ہو اور اصلی قاتل جیر اللہ ہو اتو ہم کبھی اس کا جرم ثابت نہیں کر سکیں گے جبکہ میتھو جول کراس کو شناخت کر چکا ہے''۔

''ایمانداری سے پوچھتے ہو تو میں ذاتی طور پر جول کراس کو جیر اللہ کے مقابلہ میں کہیں زیادہ اس قتل کا مرتکب کرتا ہوں''۔ شین نے جواب دیا۔

''یہ بات تو ہے''۔ چیف نے تائید کی ''جیر اللہ بزدل معلوم ہوتا ہے جب کہ جول کراس بڑی آسانی سے کسی کو قتل کر سکتا ہے''۔

''ختم کرو''۔ جول کراس خوفزدہ آواز میں کراہا ''میں کہہ رہا ہوں کہ میں نے کسی کو قتل نہیں کیا''۔

''ویسے اگر یہ قاتل نہیں بھی ہے''۔ شین بولا ''تو جیل میں زیادہ محفوظ رہ سکتا ہے کم سے کم آج کی رات۔ قاتل اب بھی گرڈٹ کی ڈائری کی تلاش میں ہے، جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ جول کراس کے قبضہ میں ہے''۔

''چلو مسٹر''۔ چیف نے جول کراس سے کہا۔

''کہاں''۔

''جیل اور کہاں''۔

''مگر تم مجھے گرفتار نہیں کر سکتے تمہارے پاس کوئی ثبوت''۔

''میں اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کر سکتا۔ تمہیں ایک گواہ نے شناخت کر لیا ہے''۔ چیف نے جول کراس کا بازو پکڑا اور اسے ساتھ لے کر کمرے سے باہر نکل گیا۔ کمرے میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ بوڑھا میتھو کھلے ہوئے دروازے کے پاس کھڑا ہوا شین کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس نے کچھ کہنے کا ارادہ کیا مگر شین نے ہاتھ اٹھا کر اسے روک دیا۔

''تم نے جو کچھ کیا بہت ٹھیک کیا میتھو''۔ وہ بولا ''تمہیں مجھ پر بھروسہ تو ہے نا''۔

''یقیناً مسٹر شین''۔ میتھو نے جواب دیا۔

''تب پھر اپنے کام پر واپس جاؤ''۔ شین نے اس کا شانہ تھپتھپاتے ہوئے کہا''۔ اور مجھ پر پورا اعتماد رکھو''۔

لفٹ مین کے جانے کے بعد شین نے دروازہ بند کر دیا۔ ٹم راکی نے ایک ٹھنڈی سانس بھری۔

''مبارک باد مائیک شین''۔ وہ بولا ''میں نے آج تک کسی جعل سازی کو اتنی صفائی اور تیزی سے کامیاب ہوتے نہیں دیکھا تھا''۔

''تم سن رہے ہو کہ میتھو''۔

''ہاں میں نے سنا بھی ہے اور دیکھا بھی ہے''۔ ٹم نے بات کاٹتے ہوئے کہا ''جب اس سے پہلی مرتبہ پوچھا گیا تھا کہ وہ قاتل کو پہچان سکتا ہے یا نہیں تو وہ اس وقت بھی ہچکچا رہا تھا مگر میں نے دیکھا کہ تم نے سر ہلا کر اسے اشارہ کیا اور اس نے فوراً حامی بھر لی۔ مجھے یقین ہے کہ اگر تم کہتے تو وہ مجھے بھی قاتل کی حیثیت سے شناخت کر لیتا اور اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ سادہ طبیعت انسان تم پر اندھا اعتماد رکھتا ہے''۔

''میں اس بیوقوف رپورٹر سے صرف ڈائری دکھانے کا خواہش مند تھا''۔ شین نے سنجیدگی سے جواب دیا ''میں شاید اسے چلا جانے دیتا

مگر عین وقت پر چیف نے آ کر معاملہ گڑ بڑ کر دیا"۔

"مگر اب جب کہ سب کچھ ہو چکا ہے تم اپنا قدم پیچھے نہیں ہٹا سکتے۔ تم ایک جھوٹی شناخت کے مرتکب ہو چکے ہو"۔

"یہ مت بھولو کہ جول کراس بہر حال قاتل ہو سکتا ہے"۔

"اور اگر وہ نہ ہوا تو"۔

"ہر بات ڈائری سے صاف ہو سکتی ہے ٹم"۔ شین نے جواب دیا "کاش وہ مجھے مل جائے تو میں یقین سے بتا سکتا ہوں کہ قاتل کون ہے"۔

"مگر جول کراس اسے ہاتھ سے دینے کے لئے تیار نہیں ہے"۔

"اور یہ بات مزید شبہ پیدا کرتی ہے کہ وہ بھی قاتل ہو سکتا ہے"۔

"ممکن ہے"۔

"تم اس سے جا کر بات کرو اور سمجھاؤ کہ میرا ڈائری کو ایک نظر دیکھنا کتنا ضروری ہے"۔

"اتنا ضروری کہ اس کے لئے تم نے ایک بیگناہ شخص کو جیل بھیج دیا"۔

"مجھے غلط مت سمجھو ٹم"۔ شین نے کہا "یہ بتاؤ کہ کیا ڈیلی نیوز نے اپنے رپورٹروں کے مقدمے لڑنے کے لئے کوئی وکیل رکھا ہوا ہے یا نہیں"۔

اچانک شین کے فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ "ہیلو"۔ شین نے ریسور اٹھاتے ہوئے کہا۔ استقبالیہ کلرک ڈک بات کر رہا تھا۔

"مسٹر شین تار گھر سے ابھی ابھی ایک تار مسز تھیوڈر میریڈتھ کے نام موصول ہوا ہے"۔ اس نے بتایا "میں پڑھ کر سناتا ہوں۔

"تم جانتی ہو کہ میرے لئے وہاں آنا بالکل ناممکن ہے۔ آج رات مجھ سے فون پر بات کرو۔ میں بہت پریشان ہوں۔

تھیوڈر"۔

آپ نے واضح طور پر سن لیا یا میں پھر دہراؤں"۔

"میں سمجھ گیا ڈک۔ شکریہ"۔ شین نے جواب دیا اور ریسور رکھ دیا۔

وہ کسی گہرے خیال میں کھویا ہوا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ ٹم راکی کی موجودگی کو بھی بھول گیا ہے۔ اس نے آگے بڑھ کر اپنی میز کی دراز کھولی۔ کچھ دیر تک تلاش کرتا رہا پھر ایک بہت پرانی سی ایڈریس بک نکالی اور اس کی ورق گردانی کرنے لگا۔ پھر شاید جو کچھ دیکھ رہا تھا وہ اسے مل گیا کہ اس نے ریسور اٹھا کر آپریٹر سے کہا کہ وہ شکاگو میں بنجامن نامی شخص کو ایک ٹرنک کال کرنا چاہتا ہے۔ اس کے بعد اس نے بنجامن کا نمبر فون آپریٹر کو بتایا اور ریسور کان سے لگائے رابطہ قائم ہونے کا انتظار کرنے لگا۔

آخر کچھ دیر کے بعد اس نے دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنی پھر ریسور اٹھایا گیا اور ایک منمناتی آواز آئی۔

"ہیلو"۔

"کیا بنجامن بات کر رہے ہو"۔

''ہاں۔تم کون''۔

''مائیک شین''۔

''او۔ہیلو شین۔کہاں ہو بھئی۔میرا مطلب ہے کہاں سے بات کر رہے ہو۔شکا گو سے''۔

''نہیں میں ابھی تک میامی میں ہوں۔تم سناؤ وہی تھرڈ کلاس ایجنسی چلا رہے ہو''۔

''ہاں مگر اب وہ تھرڈ کلاس نہیں رہی ہے''۔بنجامن نے جواب دیا''تین آدمی ملازم رکھے ہوئے ہیں''۔

''پھر تو مبارک ہو''۔شین نے کہا''گویا تم میرا ایک معمولی سا کام آسانی سے کر سکتے ہو''۔

''ضرور''۔

''ذرا کاغذ قلم ہاتھ میں لے لو''۔شین نے کہا۔

''بولو''۔چند لمحوں بعد بنجامن کی آواز آئی۔

شین نے ہوٹل جاسوس کوٹ ڈیوس کا دیا ہوا کاغذ جیب سے نکالا۔اور تھیوڈر میریڈتھ کا نام و پتہ بنجامن کو نوٹ کرا دیا۔

''مجھے اس شخص کے فوٹو کی ضرورت ہے''۔وہ بولا''اور بہت جلدی۔مگر امید نہیں کہ وہ تمہیں اس کی اجازت دے گا چنانچہ تمہیں چوری چھپے یا پھر چالاکی سے اس کا فوٹو لینا ہوگا۔بہر حال جس طرح بھی ممکن ہو اس کا فوٹو آج رات مجھے مل جانا چاہیے۔ایک ہوائی جہاز شکاگو سے سوا دو بجے روانہ ہوتا ہے۔تم فوٹو اس کی کسی ایئر ہوسٹس کو لفافے میں بند کر کے دے سکتے ہو۔میں ایئر پورٹ جا کر اس سے لے لوں گا۔سمجھ گئے''۔

''بہت اچھی طرح''۔بنجامن نے جواب دیا''کوئی اشارہ کہ میں اس میریڈتھ تک کیسے پہنچ سکتا ہوں''۔

''یہاں میامی میں اس کی بیوی اخبارات کی توجہ کا مرکز بنی ہوئی ہے''۔شین نے جواب دیا''وہ البرٹ ہاؤلے کی سابقہ بیوی ہے۔البرٹ ایک ہوائی حادثہ سے بچائے جانے کے باوجود سمندر میں مر چکا ہے اور اس نے اپنی سابقہ بیوی کو اپنا وارث قرار دیا ہے۔لاکھوں ڈالر کی جائیداد داؤ پر لگی ہوئی ہے۔مسز میریڈتھ اس جائیداد کے دعویدار کی حیثیت سے یہاں آئی ہے۔تم اس بہانے سے اس کے شوہر کا انٹرویو لینے جا سکتے ہو''۔

''میں سمجھ گیا۔شین اطمینان رکھو کام ہو جائے گا''۔

شین گفتگو ختم کر کے اٹھا تو ٹم راکی حیرت سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

''یہ سب کیا چکر چلا رہے ہو''۔اس نے پوچھا''مسز البرٹ ہاؤلے کے موجودہ شوہر کے فوٹو کی تمہیں کیا ضرورت پڑ گئی''۔

''صرف ایک شبہ کی تصدیق کرنا چاہتا ہوں''۔شین نے جواب دیا''میں نے تم سے پوچھا تھا کہ تمہارے اخبار نے جس وکیل کی خدمات حاصل کی ہوئی ہیں وہ کون ہے''۔

''الفرڈ ڈریک''۔ٹم راکی نے جواب دیا۔

''تو پھر اس کے پاس جاؤ اخبار کے پبلشر سے بات کرو اور انہیں بتاؤ کہ جول کراس کی بے گناہی ثابت کرنے کے لئے اس ڈائری کی کیا

اہمیت ہے۔ ان سے کہو کہ جول کراس نے جہاں بھی اسے چھپایا ہے اسے وہاں سے نکال کر کسی محفوظ ترین مقام پر رکھ دیں۔ میں جول کراس کے بارے میں واقعی فکرمند ہوں۔ مجھے اعتراف ہے کہ ڈائری حاصل کرنے کے لئے میں اسے ڈرانا چاہتا تھا مگر بعد میں اپنے جھوٹ کی پاسداری کرنے پر مجبور ہو گیا۔ ذرا سوچو اگر ڈائری غائب ہو گئی جس میں اس کی بے گناہی کا مکمل ثبوت ہے تو میں اپنے آپ کو کیسے معاف کر سکوں گا"۔

"میری سمجھ میں تمہاری باتیں نہیں آتیں۔ پہلے تم ایک شخص کو گرفتار کرا دیتے ہو اور پھر"۔

"دیکھو ٹم۔ میں تم سے یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ تم ڈائری لا کر مجھے دے دو"۔ شین نے کہا "میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ ڈریک تمہارا وکیل جیل جا کر جول کراس سے ملے، ڈائری کا پتہ معلوم کرے اور اسے اس جگہ سے نکال کر کسی دوسری محفوظ جگہ رکھ دے"۔

"اچھی بات ہے۔ میں کوشش کرتا ہوں"۔ ٹم راکی نے جواب دیا "خطرہ صرف یہی ہے کہ تم اب بھی کوئی کھیل نہ کھیل رہے ہو"۔

ٹم راکی کے جانے کے بعد شین نے دروازہ بند کیا تو اس کی آنکھیں کسی خیال سے چمک رہی تھیں۔ اس نے فون کا ریسیور اٹھا کر آپریٹر سے ایک مقامی جاسوس ایجنسی کا نمبر ملانے کے لئے کہا۔

"ہیلو فیڈ"۔ سلسلہ قائم ہونے پر وہ بولا"۔ میں مائیک شین بات کر رہا ہوں۔ مجھے کسی کی نگرانی کرانے کے لئے ایک بہترین کارکن کی ضرورت ہے۔ کوئی آدمی ہے تمہارے پاس؟...... ہے...... پھر تو بہت ٹھیک...... سنو...... ڈیلی نیوز اخبار کا ایک رپورٹر قتل کے الزام میں زیرحراست ہے۔ اس کا نام جول کراس ہے۔ ایک گھنٹہ یا اس کے لگ بھگ اخبار کا کوئی آدمی اس سے ملنے جیل آئے گا۔ ممکن ہے وہ ایک وکیل ہو جس کا نام فریڈ ڈریک ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ جب وہ جیل پہنچے تو مجھے اس کی اطلاع دے دی جائے۔ سمجھے...... ہاں...... بالکل...... ایک آدمی اندر لگا دو جو جول کراس کو جانتا ہو۔ جیسے ہی ڈریک ملنے آئے وہ مجھے فون کر دے اور باہر ٹھہرے تاکہ جب ڈریک واپس آئے تو مجھے اشارے سے دکھا سکے"۔

جاسوس ایجنسی سے اپنی بات ختم کر کے شین نے فوراً ہی لوسی کے گھر فون کیا۔

"ہیلو حور"۔ سلسلہ ملنے پر اس نے کہا "گروٹ کے کیس میں اب حالات بڑی تیزی سے ایک انجام کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ مگر ممکن ہے کہ مجھے کسی کامیاب حل تک پہنچنے میں مسز گروٹ کی مدد کی ضرورت ہو۔ کیا تم انہیں ابھی میرے پاس لا سکتی ہو"۔

"کیوں نہیں۔ کب پہنچنا ہے"۔ لوسی نے مستعدی سے جواب دیا۔

"بالکل ابھی"۔ شین نے جواب دیا "اگرچہ ہو سکتا ہے کہ ہمیں کافی دیر تک انتظار کرنا پڑے"۔

اور اس سے پہلے کہ لوسی اور کچھ سوالات کر سکتی شین نے ریسیور رکھ دیا۔ اچانک اسے احساس ہوا کہ آج اس نے ناشتہ کے بعد سے کچھ نہیں کھایا ہے۔ بھوک ایک دم جاگ اٹھی تھی۔ وہ آپ ہی آپ مسکراتا ہوا کچن کی طرف چل دیا۔

☆..................☆..................☆

سولہواں باب

ایک گھنٹہ کے بعد جبکہ شین کافی کا دوسرا کپ پی رہا تھا اور مسز گروٹ لوسی کے ساتھ سامنے دوسرے صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی کہ لوسی نے ایک مرتبہ پھر کچھ الجھتے ہوئے پوچھا کہ آخر وہ سب کس بات کا انتظار کر رہے ہیں۔

''میں بتا چکا ہوں کہ فون کا''۔ شین نے کہا۔

''وہ فون کون کرے گا اور اس کے بعد کیا ہوگا''۔ لوسی نے سوال کیا ''ہمیں پہلے سے معلوم ہو تو اچھا ہے تاکہ وقت سے پہلے تیار رہیں''۔

''میں یہ بھی تمہیں سمجھا چکا ہوں''۔ شین نے سکون سے کہا ''کہ تمہیں اس بارے میں جتنا کم معلوم ہو اتنا ہی بہتر ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی ممکن ہے کہ میرا اندازہ سرے سے غلط نکلے اور ہمیں کچھ بھی نہ کرنا پڑے۔ اگر وہ فون نہیں''......

مگر ٹھیک اسی لمحے فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ شین نے جھپٹ کر ریسیور اٹھالیا۔

''شین بات کر رہا ہوں''۔

''فیڈ نے مجھے آپ کو فون کرنے کی ہدایت کی تھی''۔ ایک مردانی آواز نے جواب دیا ''وکیل ڈریک جول سے ملنے آچکا ہے''۔

''ٹھیک ہے۔ دروازے کے پاس ٹھہرو۔ میں پانچ منٹ میں پہنچ رہا ہوں۔ تم مجھے صورت سے پہچانتے ہو نا''۔

''ہاں''۔

''بس تو پھر میرا انتظار کرو''۔ شین نے جواب دیا اور ریسیور رکھ دیا۔

''چلو''۔ اس نے دونوں عورتوں کی طرف دیکھا۔

شین نے لوسی کو کار چلانے کی ہدایت کی۔ راستہ میں اس نے اچھی طرح سمجھا دیا کہ اسے کار جیل کے دروازے سے ذرا ہٹ کر پارک کرنا ہے۔ پھر جب اندر سے ایک آدمی نکلے گا تو اس کا تعاقب کیا جائے گا۔ اگر وہ پیدل چلا تو میں اس کا تعاقب کروں گا اور تم لوگ کار میں پیچھے آؤ گے۔

''وہ ہے کون''۔ لوسی نے پوچھا۔

''الفریڈ ڈریک۔ ایک وکیل''۔ شین نے جواب دیا ''اور اب خدا کے لئے مزید سوالات مت کرنا''۔

لوسی نے جیل کے دروازے سے کچھ فاصلہ پر کار روک لی۔ شین نیچے اترا۔ بجلی کے کھمبے کے قریب ایک آدمی کھڑا تھا جو شین کو دیکھ کر اس کی طرف بڑھا۔

''میرا نام ٹنکن ہے''۔ وہ بولا ''میں فیڈ کے ساتھ کام کرتا ہوں۔ آپ کا آدمی ابھی تک اندر ہی ہے۔ وہ ایک ٹیکسی میں آیا تھا''۔

شین نے محض اثبات میں سر ہلانے پر اکتفا کیا۔

''ڈریک ادھیڑ عمر آدمی ہے''۔ ٹنکن پھر بولا''اس نے نیلی سرج کا سوٹ پہنا ہوا ہے۔ قد اندازاً پانچ فٹ دس انچ ہوگا۔ مونچھیں رکھتا ہے اور سر پر ہیٹ بھی پہنے ہوئے ہے''۔

شین نے پھر اثبات میں سر ہلایا اور واپس اپنی کار کی طرف آ گیا۔ تقریباً دس منٹ کے بعد ایک آدمی جیل سے باہر نکلا''یہ ہی ہے''۔ ٹنکن نے نگاہوں سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ شین نے اسے واپس جانے کی ہدایت کی اور وہ تیز تیز قدموں سے ایک طرف چل دیا۔

ڈریک نے باہر آ کر کسی ٹیکسی ملنے کی امید میں سڑک کے دونوں طرف دیکھا۔ ایک ٹیکسی گذری۔ ڈریک نے اسے روکا اور اندر بیٹھ گیا۔

شین جلدی سے اپنی کار میں آیا۔ لوسی کو ایک طرف ہٹا کر ڈرائیونگ وہیل خود سنبھال لیا۔ ٹیکسی چلی تو اس نے بھی اپنی کار اس کے تعاقب میں چھوڑ دی۔ ٹیکسی مختلف سڑکوں سے گذرتی ہوئی اخبار کے دفتر کے سامنے رک گئی۔ ڈریک ٹیکسی سے اترا اور دفتر میں چلا گیا۔ شین نے آگے بڑھ کر ایک اور کار کی آڑ میں اپنی کار روک لی اور یہ دیکھ کر اطمینان سے سر ہلایا کہ ٹیکسی ابھی تک کھڑی ہوئی ہے۔

''میرا خیال ہے''۔ اس نے لوسی کو مخاطب کیا''کہ ڈریک ابھی ایک منٹ میں باہر آئے گا۔ میں اس کی ٹیکسی کے قریب جا کر انتظار کرتا ہوں۔ جیسے ہی تم اسے آتے دیکھو مسز گروٹ کو ساتھ لے کر میری طرف آنا۔ مجھے مسز گروٹ کی ضرورت ہوگی''۔

شین اپنی کار سے اتر کر ڈریک کی ٹیکسی کے قریب پہنچا۔

''ٹیکسی خالی ہے''۔ اس نے پوچھا۔

''نہیں''۔ ڈرائیور نے جواب دیا''سواری اخبار کے دفتر میں گئی ہے۔ میں اس کا انتظار کر رہا ہوں''۔

شین نے جیب سے سگریٹ کا پیکٹ نکال کر ایک سگریٹ ڈرائیور کو دینا چاہا مگر اس نے شکریہ کے ساتھ انکار کر دیا۔

''میں سگریٹ پینا چھوڑ چکا ہوں''۔ اس نے بتایا''پہلے بہت عادی تھا مگر جب سے وہ کتاب پڑھی ہے کہ سگریٹ پینا کیسے چھوڑا جا سکتا ہے۔ تب سے شکر ہے کہ یہ میری عادت جاتی رہی ہے''۔

''اچھا''۔ شین نے حیرت ظاہر کی''وہ کتاب برین کی لکھی ہوئی تو نہیں ہے''۔

''ہاں شاید اس کے مصنف کا یہی نام ہے''۔

''اسی شخص نے ایک اور کتاب بھی لکھی ہے کہ شراب پینا کیسے چھوڑا جا سکتا ہے''۔ شین نے بتایا''مگر جب سے میں نے وہ کتاب خریدی ہے دگنی شراب پینے لگا ہوں''۔

شین نے اپنے پیچھے قدموں کی آہٹ سنی۔ اس نے گھوم کر دیکھا تو ڈریک کو آتے دیکھ کر اس طرح کھڑا ہو گیا کہ ڈریک اسے ہٹائے بغیر ٹیکسی میں نہیں بیٹھ سکتا تھا۔

''کیا تمہارا نام الفریڈ ڈریک ہے''۔ شین نے پوچھا۔

''ہاں۔ مگر مجھے افسوس ہے کہ میں تمہیں نہیں پہچان سکا''۔ ڈریک نے جواب دیا۔

''کوئی بات نہیں''۔ شین نے لوسی اور مسز گروٹ کو اپنی طرف بڑھتے ہوئے دیکھ کر کہا ''دراصل میں ایک چوری کی چیز کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں''۔

''چوری کی چیز''۔ ڈریک نے چونک کر کہا ''میں نہیں جانتا کہ تم''۔

''اور وہ چیز مسز جیسپر گروٹ کی ملکیت ہے''۔ شین سخت اور بلند آواز میں بول رہا تھا ''میرا مطلب اس ڈائری سے ہے جسے ابھی ابھی تم نے اخبار کے دفتر سے حاصل کیا ہے''۔

''یہ مسز گروٹ ہیں اور تم سے اپنی ملکیت کی واپسی کا مطالبہ کرنے آئی ہیں''۔

وکیل صاحب نے پلکیں جھپکا کر مسز گروٹ کی طرف دیکھا۔

میں..... میں تمہاری بات سمجھ نہیں سکا''۔

''اب بننے کی کوشش مت کرو مسٹر ڈریک''۔ شین نے تیزی سے کہا ''ڈائری اس وقت بھی تمہاری جیب میں رکھی ہے''۔

اور یہ کہتے ہوئے اس نے ایک قدم ڈریک کی طرف بڑھا کر سیدھے ہاتھ سے اس کے دونوں ہاتھ قابو میں کئے اور الٹے ہاتھ سے کوٹ کی جیب سے ڈائری نکال لی۔ ڈائری نکال کر اس نے ڈریک کے ہاتھ چھوڑ دیے اور پیچھے ہٹ گیا۔

''کیا آپ اس ڈائری کو اپنے متوفی شوہر کی ملکیت کی حیثیت سے پہچانتی ہیں''۔ اس نے مسز گروٹ کو ڈائری دیتے ہوئے پوچھا۔

''یہ سراسر لاقانونیت''۔ ڈریک چلایا ''ڈیلی نیوز ڈائری کے حقوق اشاعت خرید چکا ہے۔ مجھے ہر حق حاصل ہے کہ''......

''جی نہیں۔ ابھی تک ایسا کوئی قانونی معاہدہ نہیں ہوا ہے۔ معاوضہ میں ایک سینٹ بھی ادا نہیں کیا گیا ہے''۔ شین نے جواب دیا اور پھر دوبارہ مسز گروٹ سے پوچھا ''کیا آپ اسے شناخت کرتی ہیں''۔

''یہ جیسپر ہی کی ہے''۔ مسز گروٹ سڑک پر لگے ہوئے بلب کی روشنی میں آنسو بھری آنکھوں سے ڈائری کو دیکھ رہی تھیں۔

''تم زبردستی کوئی چیز حاصل نہیں کر سکتے''۔ ڈریک بولا ''میں ابھی پولیس کو بلا کر تمہیں گرفتار کرا سکتا ہوں''۔

''یہ بہت ہی اچھی بات ہوگی''۔ شین نے کہا ''اس سے زیادہ میرے لئے اور کوئی پسندیدہ بات نہیں ہو سکتی کہ اس معاملہ میں پولیس کو بھی شامل کر لیا جائے۔ بڑی عمدہ خبر بنے گی کہ چوری کا مال اور ایک قتل کے مقدمہ کا ضروری ثبوت اخبار ڈیلی نیوز کے وکیل سے برآمد کیا گیا۔ تم بڑے شوق سے کسی کانسٹیبل کو بلا سکتے ہو''۔

وہ مسز گروٹ کی طرف متوجہ ہوا۔

''یہ ڈائری اب آپ کی ملکیت ہے مسز گروٹ آپ بڑے شوق سے اپنے پاس رکھ سکتی ہیں''۔ وہ ایک مرتبہ پھر ڈریک سے مخاطب ہوا۔

''ہاں تو مسٹر پولیس کو بلا رہے ہو''۔

''مجھے شبہ ہے کہ شاید میں پوری طرح صورت حال کو سمجھ نہیں سکا ہوں''۔ ڈریک نے ہچکچاتے ہوئے کہا ''ایسی صورت میں''......

''بالکل ٹھیک''۔ شین جلدی سے ڈریک کی بات کاٹ کر پلٹا۔ لوسی اور مسز گروٹ کے بازو پکڑ کر اپنی کار کی طرف چل دیا۔ ان دونوں کو پچھلی سیٹ پر بٹھایا اپنے آپ اگلی سیٹ پر آ کر ڈرائیونگ وہیل سنبھالا اور انجن اسٹارٹ کر کے کار آگے بڑھا دی۔ ڈریک ابھی تک ٹیکسی کے پاس تذبذب کے عالم میں کھڑا انہیں جاتے دیکھ رہا تھا۔

''مائیکل''۔ لوسی کچھ راستہ طے ہونے پر بولی ''تم نے یہ اچھا نہیں کیا۔ مسز گروٹ بہرحال ڈائری کی اشاعت پر آمادہ ہو چکے تھے''۔

''میں نے جو کچھ بھی کیا ہے بہت سوچ سمجھ کر کیا ہے''۔ شین نے جواب دیا۔

مسز گروٹ کے مکان کے سامنے اس نے کار روکی اور پچھلی سیٹ کی طرف گھوم کر مسز گروٹ سے مخاطب ہوا۔

''مجھے صرف آج رات کے لئے اس ڈائری کی ضرورت ہے کیا آپ کو مجھ پر اتنا اعتماد ہے کہ رات بھر کے لئے اسے مجھے دے دیں''۔

''ضرور مسٹر شین''۔ مسز گروٹ نے جواب دیا اور ڈائری شین کی طرف بڑھا دی جو اس نے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھ لی۔

''لوسی۔ تم مسز گروٹ کو ان کے کمرے تک چھوڑ آؤ''۔ شین بولا ''اور مسز گروٹ آج رات اپنے کمرے کا دروازہ بند کر کے سوئیے۔ رات کے وقت خواہ کوئی کچھ کہے ہرگز کمرے کا دروازہ نہ کھولئے گا۔ کسی کا فون ہو یا کوئی ملنے آئے سب کو میرے پاس بھیج دیں''۔

اپنے کمرے میں واپس آ کر شین نے سب سے پہلے بڑی احتیاط سے دروازہ بند کیا۔ اور میز کے قریب کرسی پر بیٹھتے ہوئے جیب سے ڈائری نکالی۔ سب سے اوپری صفحہ پر موٹے حروف میں لکھا تھا ''جیسپر کی پرائیویٹ ڈائری''۔

شین نے اگلا ورق الٹا اور پڑھنا شروع کیا۔ ڈائری کا پہلا اندراج کوئی چھ مہینے پہلے کا تھا۔ شین نے بیتابی کے ساتھ ورق پلٹنا شروع کئے یہاں تک کہ وہ اس تاریخ تک آ گیا جب حادثے کے بعد جیسپر نے پہلا اندراج کیا تھا۔ حادثہ کے سلسلہ میں گروٹ نے لکھا تھا کہ وہ اچانک ہوائی جہاز کے انجن فیل ہو جانے کے باعث ہوا تھا اور اس کے بعد اس نے کننگھم کی ہمت طاقت اور جوانمردی کی تعریف کی تھی کہ اس کی وجہ سے تین آدمی اپنی جان بچانے میں کامیاب ہو گئے۔ کننگھم نے ہی البرٹ کو تباہ شدہ جہاز کے ڈھانچے سے انتہائی زخمی حالت میں باہر کھینچ کر نکالا تھا۔

ڈائری کی تحریر سے واضح تھا کہ البرٹ شروع ہی سے موت و زندگی کی کشمکش میں مبتلا تھا اور کسی بھی صورت میں اس کے زندہ بچنے کی کوئی امید نہیں تھی۔ شین بڑی دلچسپی سے ایک ایک سطر پڑھ رہا تھا اور ہر نئے ورق کے ساتھ اس کی دلچسپی بھی بڑھتی جا رہی تھی۔ یہاں تک کہ وہ تیسرے دن کے واقعات تک پہنچ گیا۔ گروٹ نے لکھا تھا......

''آج البرٹ کی حالت بہت خراب ہے۔ صبح اسے خون کی قے بھی ہوئی میں تمام رات اس کے لئے دعا کرتا رہا مگر خدا کی رحمت و برکت کے لئے اس نے میرا ساتھ دینے سے انکار کر دیا''۔

اسی دن شام کا اندراج تھا......

''البرٹ بہت تیزی سے موت کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اب اس نے میرے ساتھ دعا میں بھی شرکت کی۔ مجھے امید ہے کہ خدا اسے معاف کر دے گا''۔

چوتھے دن صبح کے وقت گروٹ نے تحریر کیا تھا......

''البرٹ کی حالت نازک ہے۔ اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ وہ زندہ نہیں بچ سکے گا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بات اس کے ضمیر کو پریشان کر رہی ہے۔ میں نے اس سے خدا سے اپنے گناہوں کا اعتراف کر کے معافی مانگنے کے لئے کہا مگر وہ آمادہ نہیں ہوا''۔

اسی دن سہ پہر کے وقت اس نے لکھا تھا......

''اب البرٹ کو بھی احساس ہو گیا ہے کہ اس کا آخری وقت آ پہنچا ہے۔ میرے ساتھ دعا کرتا رہا شاید اس سے اسے کچھ سکون محسوس ہوا ہے۔ میری دلی خواہش ہے کہ وہ مرنے سے پہلے اپنے گناہوں پر تائب ہو سکے''۔

پانچویں دن کی تحریر معمول سے زیادہ طویل اور تفصیلی تھی۔

''سپاہی کل رات کے درمیان انتقال کر گیا۔ آج میں نے آخری دعاؤں کے ساتھ اس کے بے جان جسم کو سمندر کی آغوش میں دفن کر دیا۔ کننگھم بظاہر خاموش ہے مگر میرا خیال ہے کہ وہ بھی کافی متاثر ہوا ہے۔ میرے ضمیر پر ایک بار گراں رکھ دیا گیا ہے جسے بہر حال مجھے برداشت کرنا ہے۔ کل رات کننگھم ہم دونوں کے بہت قریب لیٹا تھا۔ میرا خیال ہے کہ اس نے بھی اس مرتے ہوئے انسان کے اعتراف گناہ کا کچھ حصہ سن لیا ہے مگر یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ وہ کیا کچھ سن چکا ہے۔ آج صبح اس کا طرز عمل بڑا عجیب سا محسوس ہو رہا تھا۔ اس نے کئی مرتبہ مجھ سے اصرار کیا کہ میں اسے وہ سب کچھ بتا دوں جو حالت نزع میں ایک انسان نے مجھ پر اعتماد کرتے ہوئے مجھے بتایا تھا۔ میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے ثابت قدم رکھے اور صحیح فیصلہ کرنے کی توفیق دے''۔

شین نے گہری سانس سے ڈائری بند کر دی۔ تو البرٹ باوڈلے نے حادثہ کی چوتھی رات انتقال کیا تھا دوسرے الفاظ میں وہ اپنے چچا عذرا باوڈلے سے پہلے مر چکا تھا مسز میریڈتھ قانونی طور پر عذرا باوڈلے کی جائیداد سے ایک سینٹ پانے کے حقدار نہیں تھی۔ شین نے دوبارہ ڈائری کھولی اور ایک مرتبہ پھر پانچویں دن کے اندراج کو پڑھا۔ اور اس کے بعد اگلی تاریخوں کی تحریر دیکھنے لگا۔ البرٹ کے اعتراف گناہ کے بارے میں کوئی واضح اشارہ نہیں تھا۔ نہ کننگھم کے بارے میں یہ پتا چل رہا تھا کہ وہ کس حد تک اس سے واقف ہو چکا ہے۔ پانچویں دن کے بعد بھی ڈائری کے اندراجات آگے چلتے تھے مگر ان میں بھی کوئی بات وضاحت سے بیان نہیں کی گئی تھی۔ گاہے گاہے کننگھم کے اصرار کا پتہ تو چلتا تھا جو وہ راز جاننے کی کوشش میں آخری دن تک کرتا رہا تھا۔

ڈائری کے آخر میں اس دن سے ایک روز پہلے جب کہ گروٹ اور کننگھم کو سمندر سے نکالا گیا تھا۔ جیسپر نے تحریر کیا تھا۔

''کننگھم نے بڑے اصرار اور غصہ کے ساتھ کہا کہ ہم لوگ احمق ہوں گے اگر دولت کمانے کے لئے اس سنہری موقع سے فائدہ نہیں اٹھائیں گے اس نے قبول کیا کہ وہ اعتراف گناہ کا کچھ حصہ سن چکا ہے اور مرحوم سپاہی کے بیان کی پوری اہمیت محسوس کرتا ہے۔ میں برابر دعا میں مصروف ہوں کہ خدا مجھے اس شیطانی ترغیب و تحریص سے اپنی پناہ میں رکھے''۔

شین نے ڈائری میز پر رکھ دی...... جول کراس سچ کہہ رہا تھا۔ ڈائری میں لون ویلس کا کہیں کوئی ذکر نہیں تھا۔ مگر شین اب یقینی طور پر جان

گیا تھا کہ لنکھم کو اتنی معلومات ضرور تھیں کہ وہ ان کی بنیاد پر بلیک میلنگ کا چکر چلا سکے۔ اور وہ چلانا بھی چاہتا تھا مگر جیسپر گروٹ نے سختی سے مخالفت کر کے اس کا منہ بند کر دیا تھا۔ نئی بات جو شین کو معلوم ہوئی یہ ہی تھی کہ اگر یہ ڈائری شائع کر دی جائے تو البرٹ کی سابقہ بیوی کے بجائے ہاوٹے خاندان ہی جائیداد کا وارث قرار پائے گا۔

شین بہت دیر تک سگریٹ پھونکتا رہا اور اپنے ذہن میں تمام حالات کو ایک ترتیب بنا کر اس کا کوئی حل نکالنے کی کوشش کرتا رہا۔ آخر کار اس نے فون کا ریسیور اٹھایا اور ہسکین ہوٹل کا نمبر ڈائل کر کے مسز میریڈتھ کے کمرے سے سلسلہ ملانے کے لئے کہا۔ جواب فوراً ہی ملا۔

"میں اس وقت اپنے کمرے سے بات کر رہا ہوں"۔ اس نے کہا "گروٹ کی ڈائری میری میز پر رکھی ہے اور میں نے ابھی ابھی اسے پڑھ کر ختم کیا ہے"۔

"اور..... اور تم نے معلوم کر لیا ہے کہ البرٹ کب مرا تھا"۔ مسز میریڈتھ نے بڑے اضطراب کے ساتھ پوچھا۔

"میرا خیال ہے کہ تم خود یہاں آ کر اپنے آپ پڑھ لو تو زیادہ بہتر ہے"۔ شین نے جواب دیا۔

"کوئی بری خبر ہے نا"۔ مسز میریڈتھ نے کہا "وہ بہر حال ایک دن پہلے ہی مر گیا تھا کیوں"۔

"میں نے کہا نا کہ تم خود یہاں آ کر دیکھ لو"۔ شین نے جواب دیا اور ریسیور رکھ دیا۔ پھر دوبارہ اٹھ کر لوسی کا نمبر ڈائل کیا۔

"کیا سونے کے لئے لیٹ گئی ہو"۔ سلسلے ملنے پر شین نے پوچھا۔

"نہیں تو بس ارادہ کر رہی تھی"۔

"مجھے اس وقت ہوشیار سیکرٹری کی فوری ضرورت ہے"۔ شین نے بتایا "اپنی پنسل اور نوٹ بک ساتھ لیتی آنا"۔

"مائیکل یہ بھی کوئی وقت ہے"..... لوسی نے کہنا شروع کیا تھا مگر شین نے اسے جملہ پورا نہیں کرنے دیا۔

"حالات کل صبح تک انتظار نہیں کر سکتے"۔ اس نے کہا "اس کے علاوہ بہر حال مجھے ایک محافظ اور نگراں کی ضرورت بھی ہے کیونکہ مسز میریڈتھ اپنے ہوٹل سے روانہ ہو چکی ہے اور مجھے خطرہ ہے کہ وہ سیدھی یہاں آ رہی ہے"۔

"میں ابھی آئی مائیکل"۔ لوسی نے جلدی سے جواب دیا۔

شین آپ ہی آپ مسکرایا۔ ظاہر تھا کہ اس اطلاع کے بعد لوسی کا اپنے فلیٹ میں ٹھہرنا ممکن نہیں تھا۔

☆..................☆..................☆

سترھواں باب

آنے والوں میں جیک مس اور مسز میریڈتھ کا نمبر پہلا تھا۔ وہ آتے ہی شین کی طرف لپکی۔

"اب یہ پراسرار طرز عمل ختم کرو"۔ اس نے تیزی سے کہا "اور ہمیں جو بات بھی ہے سچ سچ بتا دو"۔

شین دروازہ بند کر کے دوبارہ اپنی کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔

"تم عنقریب خود اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ لوگی"۔ وہ بولا "پہلے یہ بتاؤ کچھ پینے پلانے کے بارے میں کیا خیال ہے"۔

"مہمان نواز بننے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ یہ بتاؤ کہ وہ ڈائری تمہارے ہاتھ کیسے آئی۔ کتنے لوگ اسے پڑھ چکے ہیں"۔ جیک نے پوچھا اس کی آنکھیں برابر کمرے میں ادھر اُدھر ڈائری تلاش کر رہی تھیں۔

"معلوم ہے ڈائری حاصل کرنے کے لئے مجھے ایک شخص کو خواہ مخواہ قتل کے الزام میں زیر حراست کرانا پڑا ہے"۔ شین نے کہا "اور صرف اتنا ہی نہیں ایک معزز وکیل کی توہین کا مرتکب بھی ہوا ہوں صرف اس لئے کہ ایک ہزار ڈالر کی فیس وصول کر سکوں"۔

شین نے میز کی دراز کھول کر ڈائری نکالی۔

"اب جہاں تک مجھے معلوم ہے جول کراس ڈائری پڑھنے والا واحد آدمی ہے اور اسے بھی اس بات کی اہمیت کا اندازہ نہیں کہ البرٹ کی موت ایک دن پہلے یا ایک دن بعد ہونے سے کتنا بڑا فرق واقع ہو سکتا ہے چنانچہ اس حقیقت کو اچھی طرح ذہن میں رکھ کر ڈائری کے اس مخصوص اندراج کو پڑھو پھر میں تمہارے سامنے اپنی پیشکش رکھوں گا"۔

اس نے ڈائری کے ورق الٹ کر پانچویں دن کی تحریر نکالی۔ جیک اور مسز میریڈتھ جھک کر پڑھنے لگے۔

مسز میریڈتھ نے اندراج پڑھنے کے بعد مزید وقت ضائع نہیں کیا۔ وہ پیچھے ہٹ کر صوفے پر بیٹھ گئی۔

"مجھے پہلے ہی اس بات کا اندیشہ تھا"۔ وہ تلخی سے بولی "مگر میں اپنے آپ کو ایک جھوٹی امید میں مبتلا رکھنا چاہتی تھی"۔

جیک ابھی تک شین کے قریب کھڑا ہوا ڈائری کی تحریر پڑھ رہا تھا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر ڈائری لینا چاہی مگر شین نے اسے دھکا دے کر پیچھے ہٹا دیا اور ڈائری بند کر کے اپنی پتلون کی ہپ پاکٹ میں رکھ لی۔

"میں تم لوگوں کو اس کی اشاعت سے پہلے دیکھنے کا موقع دے کر اپنی فیس کا حقدار بن چکا ہوں"۔ وہ بولا "اس وقت یہ نہیں کہا گیا تھا کہ دیکھتے وقت یا اس کے بعد ڈائری کس کے پاس رہے گی۔ اب تو میں سمجھتا ہوں کہ ایک ایک گلاس پینے میں تم لوگوں کو کوئی اعتراض نہیں ہوگا"۔

"ضرور۔ کم سے کم مجھے اس وقت اس کی ضرورت بھی ہے"۔ مسز میریڈتھ نے جواب دیا۔

''مگر میں تم سے گفتگو کرتے ہوئے اپنے ذہن کو ہوشیار رکھنا چاہتا ہوں''۔ جیک نے انکار کرتے ہوئے کہا۔

شین گلاس میں شراب نکال رہا تھا کہ دروازے سے دستک کی آواز آئی۔ ساتھ ہی لوسی دروازہ کھولتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔ اس نے کندھے سے ایک پھولا ہوا بیگ لٹکا رکھا تھا۔

''بالکل ٹھیک وقت پر آئی ہو''۔ شین نے اسے دیکھتے ہی مسکرا کر کہا ''میں اپنے معزز مہمانوں کو شراب پیش کرنے ہی والا تھا''۔

''مجھے نہیں معلوم تھا کہ تم نے باقاعدہ پارٹی کا اہتمام کیا ہے''۔ لوسی نے جواب دیا ''بہرحال تم نے مجھے نوٹ بک اور پنسل لانے کے لئے کہا تھا وہ میں لے آئی ہوں''۔

''تم نے بہت اچھا کیا لوسی''۔ شین بولا ''بولو تم کیا پیو گی''۔

''نوٹ بک اور پنسل لانے کا مطلب یہ ہے کہ میں کام سے بلائی گئی ہوں اور تم جانتے ہو کہ میں کام کے دوران شراب نہیں پیتی''۔

''تب پھر بیٹھ جاؤ اور ایک اچھی سیکرٹری کی طرح کسی کی دخل اندازی کے بغیر جو کچھ گفتگو ہو نوٹ کرتی جاؤ''۔ شین نے جواب دیا۔

شین نے ایک گلاس اپنے لئے اور ایک مسز میریڈتھ کے لئے تیار کیا اور اسے گلاس پیش کرتے ہوئے خود بھی اپنی کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔

''ہمارے موکلان نے ابھی ابھی جیسپر گروٹ کی ڈائری میں وہ منحوس اندراج پڑھ لیا ہے''۔ اس نے ایک گھونٹ بھرتے ہوئے کہا ''جس کے مطابق مسز میریڈتھ کا سابقہ شوہر البرٹ ہاؤلے اپنے چچا عذرا ہاؤلے سے پہلے انتقال کر گیا تھا چنانچہ اس صورت میں ظاہر ہے ہاؤلے خاندان کی جائیداد اب ان کی وراثت میں نہیں آسکتی۔ میرا خیال ہے کہ یہ قانونی پوزیشن ہم سب کے نزدیک بالکل واضح ہے''۔

اس نے ایک لمحہ رک کر جیک اور مسز میریڈتھ کی طرف دیکھا۔ لوسی اتنی دیر میں بیگ سے نوٹ بک اور پنسل نکال کر نوٹ لینے کے لئے تیار ہو چکی تھی۔

''اگر ابھی تک کسی نے ڈائری نہیں دیکھی ہے''۔ جیک نے کہا ''تو آخر ہم اس ڈائری کو یہاں اور اسی وقت ضائع کیوں نہیں کر سکتے۔ اگر اس کا کانٹا درمیان سے نکل جائے تو کننگھم جس طرح کا بیان ہم چاہیں دینے کے لئے تیار ہے''۔

''مجھے یقین ہے کہ کننگھم دولت کے لئے جھوٹا بیان دینا کوئی برائی خیال نہیں کرتا خاص طور سے جب کہ مسز مریڈتھ جیسی حسین عورت کو ممنون احسان کرنے کا موقع بھی اسے حاصل ہو رہا ہو''۔ شین نے کہا ''مگر تم لوگ یہ مت بھولو کہ جول کراس ڈائری پڑھ چکا ہے''۔

''لیکن اس پر بیٹرس کو قتل کرنے کا الزام عائد ہے اس کی گواہی قانون کی نگاہ میں کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتی''۔ جیک نے جواب دیا۔

''میں نہیں کہہ سکتا کہ پولیس اسے کتنی مدت تک جیل میں بند رکھ سکے گی''۔ شین بولا ''لیکن اس کے ساتھ یہ بھی حقیقت ہے کہ چوتھے یا پانچویں دن کی کوئی اہمیت اس کے نزدیک اب تک نہیں ہے ممکن ہے اس نے اتنے غور سے ڈائری پڑھی بھی نہ ہو کہ وہ دن کے بارے میں یقین سے کہہ سکے چنانچہ اس کی طرف سے اگر کوئی تردید کی بھی جاتی ہے تو اس میں وزن نہیں ہوگا''۔

''بالکل یہی بات میں بھی سوچ رہا تھا''۔ جیک نے جلدی سے کہا ''اس لئے یہی مناسب ہے کہ ہم اس ڈائری کو ابھی جلا دیں''۔

''مگر ہم ایسا نہیں کر سکتے''۔ شین نے جواب دیا ''یہ مسز گروٹ کی ملکیت ہے''۔

''کیا بات کرتے ہو''۔ جیک تیزی سے بولا ''آخر اس کے نزدیک اس کی قیمت ہی کیا ہے۔ زیادہ سے زیادہ چند ہزار جو کہ اخبار والے اسے حقوق اشاعت کے بدلے اسے دے سکتے ہیں۔ اس کے برعکس ہم اسے دگنی بلکہ تین گنی رقم ادا کرنے کے لئے تیار ہیں''۔

''چنانچہ ممکن ہے کہ رقم معقول ہو تو مسز گروٹ سے کوئی معاہدہ کرنے میں کامیاب ہو جاؤ''۔ شین نے کہا ''لیکن سوال یہ ہے کہ میرے ضمیر کا کیا ہوگا۔ میں بھی ڈائری پڑھ چکا ہوں۔ اور مجھے اس کی اہمیت بھی معلوم ہے۔ پھر میں کس طرح اس چار سو بیسی میں تمہارا ساتھ دے سکتا ہوں''۔

کمرے میں کچھ دیر کے لئے خاموشی چھا گئی۔ مسز میریڈتھ بڑے غور سے شین کی طرف دیکھ رہی تھیں۔

''تو پھر''۔ اس نے پہلی مرتبہ گفتگو میں حصہ لیتے ہوئے کہا ''مسٹر مائیکل شین کے ضمیر کی موجود قیمت کیا ہے''۔

''طنز مت کرو''۔ شین نے جواب دیا ''میرا ضمیر ہی نہیں پرائیویٹ جاسوس کی حیثیت سے میرا لائسنس اور میامی میں میری پوزیشن بھی خطرے میں پڑ سکتی ہے اگر میں اس فراڈ میں تمہارا شریک ہونے پر آمادہ ہو جاؤں''۔

''تو پھر بتاتے کیوں نہیں کہ تمہیں کتنی رقم درکار ہے''۔ جیک بولا ''تم نے ہمیں بالکل اپنے قابو میں کر لیا ہے ہم ہر صورت میں تمہارے ساتھ سودا کرنے کے لئے مجبور ہیں''۔

''میں یہی سوچ رہا ہوں کہ اپنی عزت اور کاروبار کو محفوظ رکھتے ہوئے میں کس طرح مسز میریڈتھ کے کام آ سکتا ہوں''۔ شین نے جواب دیا اور لوسی کی طرف دیکھا ''اپنی نوٹ بک لئے تیار ہونا''۔

لوسی بڑی خاموشی سے تمام گفتگو سن رہی تھی۔

''میں تو تیار ہوں''۔ وہ بولی ''مگر مائیکل یہ ایک قیمتی ثبوت ہے۔ تمام دنیا کی دولت بھی اگر تمہیں اسے برباد کرنے کے بدلے مل رہی ہو تو بیکار ہے''۔

''میں نے تم سے کہا تھا کہ اچھی سیکرٹری کی طرح درمیان میں دخل مت دینا''۔ شین نے کہا ''بہر حال میں اچھی طرح سمجھتا ہوں کہ اس معاملہ میں کیا کرنا چاہئے اور کیا نہیں۔ اس کا فیصلہ تم مجھے کرنے دو تو زیادہ بہتر ہے''۔

''مگر میں تمہیں کوئی غلط فیصلہ نہیں کرنے دوں گی''۔ لوسی نے جواب دیا ''تم اس عورت سے جو اس وقت صوفے پر بیٹھی ناز و انداز دکھا رہی ہے اتنے مسحور ہو چکے ہو کہ اپنی روح تک اس کے ہاتھ فروخت کرنے پر آمادہ ہو۔ مگر میں ایسا نہیں ہونے دوں گی۔ تم لوگ اب تک اس طرح گفتگو کرتے رہے ہو جیسے میں اس کمرے میں موجود ہی نہیں ہوں''۔ لوسی کی آواز بھرا رہی تھی اور آنکھیں آنسوؤں سے نم تھیں۔ ''مگر میں اس تمام بات چیت کی گواہ ہوں۔ میں عدالت میں گواہی دوں گی کہ البرٹ اپنے چچا سے پہلے مر چکا تھا''۔

''یہ لیکچر بند کرو اور اپنی نوٹ بک سنبھالو''۔ شین نے کہا ''تم ابھی تک میری سیکرٹری اور ملازم ہو یہ بات مت بھولو۔ میں چاہتا ہوں کہ سر دست تم سے جو کہا جائے اسے نوٹ کرو۔ اس معاملہ کے اخلاقی پہلو پر بعد میں بحث کر لیں گے''۔

لوسی اب تک تذبذب کے عالم میں تھی۔

"تم ایک لمبی مدت سے میرے ساتھ کام کر رہی ہو لوسی"۔ شین نے نرمی سے سمجھایا "تم نے پہلے بھی مجھے اپنی ذہانت و موقع شناسی سے کامیاب ہوتے دیکھا ہے۔ تھوڑا سا اعتماد کرو۔ یہ موقع ان سب سے زیادہ بڑا اور قیمتی ہے۔ میں برسوں سے کسی ایسے اتفاق کی تلاش میں تھا۔ اپنی ناتجربہ کاری سے اسے برباد مت کرو۔ فائدہ تمہیں بھی پہنچے گا۔ عنقریب تم ایک نئی کار میں بیش قیمت لباس زیب تن کئے گھوم رہی ہو گی"۔

لوسی نے اپنا نچلا ہونٹ کاٹتے ہوئے سر جھکا لیا۔

"اب میں جو کچھ لکھوا رہا ہوں اس کے الفاظ بہت خاص اور ہر لفظ اپنی جگہ اہمیت کا حامل ہے کوئی بات غلط نہ ہو جائے"۔ شین نے کہا "میں تمہیں ایسی دستاویز تحریر کرا رہا ہوں جو وقت آنے پر عدالت میں بھی پیش کی جائے تو اس سے میری ذات یا میرے کاروبار کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔ لکھو"۔

شین نے گلاس اٹھا کر ایک گھونٹ لیا اور ایک ایک لفظ محتاط انداز میں بولتے ہوئے کہا۔

"یہ معاہدہ مسز میریڈتھ ساکن شکاگو اور مائیکل شین پرائیویٹ جاسوس سکنہ میامی کے درمیان آج کی تاریخ میں طے پایا ہے۔ مسز میریڈتھ جو کہ البرٹ ہاؤلے کی مطلقہ بیوی اور اس کی جائیداد کی وارث ہے مائیکل شین کو ایک لائسنس یافتہ پرائیویٹ جاسوس کی حیثیت سے یہ اختیار دیتی ہے کہ وہ اسے ضروری ثبوت و شواہد حاصل کرنے میں مدد دے کہ اس کا سابقہ شوہر اپنے چچا کی جائیداد کا جائز قانونی وارث ہے۔ اگر مائیکل شین اپنی کوشش میں کامیاب ہو جائے اور البرٹ ہاؤلے کو اس کے مرحوم چچا عذرا ہاؤلے کی جائیداد کا وارث قرار دے دیا جائے اور اس کے نتیجہ میں مسز میریڈتھ حسب منشاء کامیاب ہو جائے تو مسز میریڈتھ مائیکل شین کو عذرا ہاؤلے کی کل جائیداد کا ایک چوتھائی حصہ ادا کرے گی"۔

"یہ تو کھلی ڈکیتی ہے"۔ مسز میریڈتھ نے بوکھلا کر کہا "میرے خدا کل جائیداد کا چوتھائی حصہ۔ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ تم پانچ لاکھ ڈالر حاصل کر لو گے"۔

"میرا اپنا اندازہ بھی اتنا ہی تھا"۔ شین نے بڑے اطمینان سے جواب دیا۔

"یہ سراسر زیادتی ہے"۔ جیک نے تیزی سے کہا "پانچ لاکھ ڈالر محض اس ڈائری کو ضائع کرنے کے لئے"۔

"معاہدے میں کسی ڈائری کا ذکر نہ ہو گا"۔ شین نے کہا "نہ یہ وضاحت ہو گی کہ میری خدمات میں کوئی ثبوت ضائع کرنا شامل ہے۔ میں کوئی وکیل نہیں ہوں مگر مجھے یقین ہے کہ اس طرح ہم دونوں اپنا تحفظ زیادہ بہتر کر سکتے ہیں اور ہم پر کوئی الزام بھی عائد نہیں ہو گا"۔

"کوئی شک نہیں معاہدہ کو بڑی احتیاط سے الفاظ کا جامہ پہنایا گیا ہے"۔ جیک نے تائید کی "اگر اپنا معاوضہ بیس ہزار ڈالر تک محدود رکھو تو میں اپنی موکلہ کو اس پر بلا تامل دستخط کرنے کا مشورہ دے سکتا ہوں"۔

"میرا مطالبہ چوتھائی جائیداد کا ہے یا پھر کچھ نہیں"۔ شین نے جواب دیا اور مسز میریڈتھ کی طرف دیکھا "یہی اصول تمہارے حصہ پر بھی لاگو ہوتا ہے۔ تین چوتھائی یا پھر کچھ بھی نہیں۔ اگر تم کچھ نہیں پر آمادہ ہو تو ابھی بتا دو۔ میں ابھی لوسی کی نوٹ بک سے یہ تحریر پھاڑ کر پھینک دوں گا اور ڈائری صبح سے پہلے چیف جنتری تک پہنچ جائے گی"۔

مسز میریڈتھ اس پر بھی ہچکچا رہی تھی۔

''یہ وہی کرے گا جو کہہ رہا ہے''۔ جیک نے مسز میریڈتھ سے کہا ''میں شین کو جانتا ہوں اور مجھے معلوم ہے کہ وہ محض دھمکی نہیں دیتا اس پر عمل کرنے کے لئے بھی تیار رہتا ہے۔ اگر تم نے دستخط نہ کئے تو ڈائری بلاشبہ پولیس کے پاس پہنچ جائے گی''۔

''اور اس صورت میں جیک کو بھی اس کا حصہ نہیں ملے گا''۔ شین نے جیسے بڑی ہمدردی سے کہا ''اس لئے خوب سوچ سمجھ کر کوئی فیصلہ کرنا''۔

''میں دستخط کرنے کے لئے تیار ہوں''۔ مسز میریڈتھ شین کو گھورتے ہوئے بولی ''خدا تمہیں جہنم رسید کرے مائیکل شین غلطی میری ہی ہے اگر میں تمہیں ڈائری تلاش کرنے کے لئے نہ کہتی تو''......

''بالکل یہی بات ہے''۔ شین خشک لہجہ میں بولا ''تب تمہیں اس صورت حال سے بھی دوچار نہیں ہونا پڑتا''۔

وہ لوسی کی طرف مخاطب ہوا۔ ''میرا ٹائپ رائٹر بیڈروم میں ہے۔ جلدی سے اس کی تین صاف کا پیاں ٹائپ کر لاؤ۔ نیچے میرے اور مسز میریڈتھ کے دستخط کے علاوہ اپنے اور جیک کے بطور گواہ دستخطوں کی جگہ بھی خالی رکھنا''۔

لوسی نے نوٹ بک اور پنسل ایک طرف رکھ دی۔

''میں یہ نہیں کر سکتی مائیکل''۔ اس نے کہا۔

''کیا مطلب ہے تمہارا''۔ شین نے گہری تشویش کے عالم میں اپنے کان کی لو مسلتے ہوئے کہا۔

''میرا مطلب ہے کہ میں یہ ٹائپ نہیں کروں گی اور صرف اتنا ہی نہیں بلکہ تمہیں بھی یہ معاہدہ نہیں کرنے دوں گی۔ اگر تم نے منع کرنے کے باوجود یہ کام کیا تو تمام زندگی اپنے آپ سے نفرت کرتے رہو گے۔ کیا تم یہ بات نہیں سمجھ سکتے کہ اس طرح تم جائز حقداروں سے ان کا حق چھین رہے ہو۔ یہ چوری ہے ڈاکہ ہے۔ یہ تمہارے گذشتہ کارناموں کی طرح کا کوئی کارنامہ نہیں ہے جہاں تم اپنی ہوشیاری سے کسی دوسرے کو نقصان پہنچائے بغیر فائدہ اٹھاتے رہے ہو''۔ لوسی کا چہرہ تمتما رہا تھا۔

''اور اس فرکوٹ اور نئی کار کے بارے میں کیا خیال ہے''۔ شین نے لوسی کے سرخ چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا ''جس میں عنقریب تم اڑی اڑی پھرو گی''۔

''خاموش ہو جاؤ''۔ لوسی تیزی سے بولی ''تم جانتے ہو کہ میں فرکوٹ اور کار کے بارے میں کیا جذبات رکھتی ہوں۔ میں ان دونوں کے بغیر بھی اب تک زندہ ہوں اور آئندہ بھی ان کے نہ ملنے سے مر نہیں جاؤں گی۔ مجھے بہلانے کی کوشش مت کرو مائیکل''۔

دفعتاً اس کی آواز میں غصہ کی جگہ التجا کا عنصر غالب آ گیا۔ بالکل اس طرح جیسے اس کا دل ٹکڑے ٹکڑے ہو چکا ہو۔ اس نے جیک اور مسز میریڈتھ کو بالکل نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

''میں ہمیشہ تمہاری تعریف کرتی رہی ہوں مائیکل۔ تم نے بیشک ہمیشہ اپنی ذہانت وچالاکی سے کام لیا ہے مگر ان کا مقصد نیک ہوتا تھا۔ میں نے اس وقت بھی تم پر اعتماد ہی نہیں تمہارا ساتھ دیا ہے جب کہ ماحول تمہارا دشمن اور حالات انتہائی خلاف ہوتے تھے اور تم نے ہمیشہ میرے اعتماد کو تقویت پہنچائی ہمیشہ میرے یقین کو سچا ثابت کیا۔ میں تم سے درخواست کرتی ہوں تمہارے ہاتھ جوڑتی ہوں کہ یہ شیطانی کام مت کرو''۔ لوسی

اپنی کرسی سے کھڑی ہوگئی۔ اس کی آنکھیں ڈبڈبا رہی تھیں۔ ہونٹ بھینچ کر رہ گئے وہ بڑی مشکل سے خود پر قابو پانے کی کوشش کر رہی تھی۔

''اگر تم نے ماضی میں مجھ پر اعتماد کیا ہے تو اب اس اعتماد کو ٹھیس مت پہنچاؤ''۔

''مگر میں کس طرح تم پر اعتماد کروں''۔ لوسی بھرائی ہوئی آواز میں بولی ''یہ تو صریحاً بددیانتی ہے۔ مجھے اس کی پرواہ نہیں کہ اس کا معاوضہ پانچ لاکھ ڈالر ہے یا دنیا بھر کی دولت۔ خدا کے لئے میری بات مان لو۔ اگر تمہارے دل میں میری لئے ذرا سی بھی جگہ ہے تو یہ معاہدہ مت کرو''۔

''تم جانتی ہو کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں''۔

''مجھے معلوم ہے کہ بظاہر تم مجھ سے محبت کرتے ہو''۔ لوسی نے کہا ''اگر سچ مچ کرتے ہو تو پھر اسے ثابت کرو۔ مسز میریڈتھ اور اس کے مکار وکیل سے کہو کہ یہاں سے دفع ہو جائیں۔ ڈائری چیف جسٹری کے حوالے کر دو اور تمام جھگڑے سے بالکل الگ ہو جاؤ''۔

''میں تقدیر سے ملا ہوا یہ سنہری موقع ضائع نہیں کرسکتا''۔ شین نے گہری افسردگی کے ساتھ کہا ''ایسے مواقع زندگی میں بار بار نہیں آتے جیسا میں کہتا ہوں ویسا کرتی جاؤ۔ اس معاہدے کی تین کاپیاں جلدی سے ٹائپ کر لاؤ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ تمہیں کبھی اس کے لئے افسوس نہیں ہو گا۔ ذرا سوچو تو لوسی پانچ لاکھ ڈالر معمولی رقم نہیں ہوتے''۔

''میں قیامت تک یہ معاہدہ ٹائپ نہیں کرسکتی''۔ لوسی نے جواب دیا۔ اور اپنی نوٹ اٹھا کر تمام لکھے ہوئے صفحات پھاڑ ڈالے۔

''ختم کرو لوسی بات بڑھانے سے کوئی فائدہ نہیں''۔ شین نے سنجیدگی سے کہا۔

''مگر اب تو بات بڑھ کر رہے گی''۔ لوسی کے آنسو گالوں پر ڈھلک آئے تھے ''مائیکل شین میں تم سے نفرت کرتی ہوں۔ تم خواہ کچھ کہو مگر میں یہ ذلیل کام کرنے پر آمادہ نہیں ہوسکتی۔ کبھی نہیں۔ اور تم بھی اس کی پاداش سے بچ نہیں سکو گے''۔

''تم بھول رہی ہو کہ تم محض میری سیکرٹری ہو میری بیوی نہیں ہو''۔

''شکر ہے کہ میں صرف تمہاری سیکرٹری ہی ہوں''۔ لوسی چلا کر بولی ''کیونکہ اس صورت میں میں تمہاری ملازمت چھوڑ کر آسانی سے جا سکتی ہوں جب کہ شادی ہونے کی صورت میں شاید ایسا نہیں کرسکتی تھی اور میں ابھی اسی وقت تمہاری ملازمت سے استعفےٰ دے رہی ہوں۔ یقین کرو کہ اگر دنیا میں صرف تم ہی ایک مرد باقی بچو تب بھی میں تم سے شادی نہیں کروں گی اور تمہاری سیکرٹری بھی بننے کے لئے تیار نہیں ہوں خواہ تم دس لاکھ ڈالر فی ہفتہ تنخواہ بھی پیش کرو میں ٹھوکر مار دوں گی''۔ اور یہ کہہ کر لوسی جوش میں ایک دھماکہ خیز آواز میں دروازہ بند کرتی ہوئی کمرے سے نکل گئی۔

شین اس کے جانے کے بعد کافی دیر تک بند دروازے کو گھورتا رہا۔ پھر مجبوری کے انداز میں اپنے شانے جھٹکے اور مسز میریڈتھ کی طرف دیکھا۔ ''اتفاق سے میں بھی ٹائپ کرسکتا ہوں''۔ وہ بولا ''بس ابھی دس منٹ میں معاہدہ ٹائپ کر کے دستخطوں کے لئے پیش کر دوں گا''۔

اور یہ کہہ کر مائیکل شین اپنے بیڈ روم کی طرف گھوم گیا جہاں اس کا پورٹیبل ٹائپ رائٹر رکھا تھا۔

☆..................☆..................☆

اٹھارہواں باب

دوسرے دن مائیکل شین کی آنکھ معمول سے کچھ پہلے کھل گئی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر سرہانے رکھی ہوئی چھوٹی سا سگریٹ کا پیکٹ اٹھا کر ایک سگریٹ سلگایا۔ اس کے ذہن میں گذشتہ شب کے واقعات ایک مرتبہ پھر تازہ ہو گئے۔ لوسی کے ناراض ہو کر چلے جانے کے بعد اس نے خود معاہدہ ٹائپ کیا۔ مسز میریڈتھ کے دستخط کرائے۔ اپنے دستخط کئے۔ جیک کے دستخط بطور گواہ حاصل کئے۔ جب وہ دونوں رخصت ہو گئے تو کاکنگ پے در پے دو تین گلاس چڑھا کر سونے کے لئے لیٹ گیا۔ اس وقت موقع کی نزاکت کے پیش نظر اس نے لوسی کے رویہ سے بظاہر کوئی خاص اثر قبول نہیں کیا تھا مگر اب اس کا اختلاف۔ اس کا غصہ۔ جوش میں تمتمایا ہوا سرخ چہرہ روتی ہوئی آنکھیں اور کانپتے ہوئے ہونٹ یہ سب اس کے ذہن میں بری طرح کھٹکنے لگے تھے۔ اس نے ہر چند لوسی کو سمجھانے کی کوشش کی تھی زندگی میں پہلی مرتبہ لوسی سے اپنی محبت کا کھلا کھلا اعتراف بھی کر لیا تھا مگر کسی بات کا کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ لوسی نے واضح طور پر کہہ دیا کہ وہ اس سے نفرت کرتی ہے اور اگر دنیا میں صرف وہ ہی ایک مرد شادی کرنے کے لئے رہ جائے گا تب بھی وہ اس سے شادی نہیں کرے گی۔ شین نے جھنجھلا کر تقریباً پورا سگریٹ ایش ٹرے میں مسل دیا۔

چادریں ایک طرف پھینک کر بستر سے اٹھ کھڑا ہوا۔ برقی چولہے پر کافی کا پانی رکھا اور فون کر کے ایرپورٹ سے معلوم کیا کہ شکاگو سے آنے والا ہوائی جہاز کس وقت پہنچ رہا ہے۔ جلدی جلدی شیو کر کے ناشتہ کیا کپڑے بدلے کمرہ بند کر کے ہوٹل سے باہر نکلا۔ گیراج سے کار لی اور ایرپورٹ روانہ ہو گیا۔ ہوائی جہاز ساڑھے آٹھ بجے آنے والا تھا۔ وہ ایرپورٹ پہنچا تو آٹھ بج کر بیس منٹ ہوئے تھے۔

اندر جانے والے مسافروں کے ساتھ مل کر وہ اس گیٹ تک پہنچ گیا جس کے آگے کسی کو بھی جانے کی اجازت نہیں تھی۔ اس گیٹ سے صرف انتظامیہ کے افسر ہی اندر جا سکتے تھے۔ ایک پہریدار گیٹ پر موجود تھا۔ شین نے جیب سے پانچ ڈالر کا نوٹ نکال کر اس طرح مٹھی میں دبایا کہ اس کا ایک کونا باہر جھانک رہا تھا۔ پہریدار کے قریب پہنچا اور جھک کر رازدارانہ لہجہ میں بولا۔

"مجھے شکاگو سے آنے والے ہوائی جہاز کی ایک ایرہوسٹس سے کچھ کام ہے کیا یہ ممکن ہے کہ جب ہوائی جہاز کا عملہ اس گیٹ سے گذرنے لگے تو میں چپکے سے اندر داخل ہو جاؤں"۔

پہریدار نے نفی میں سر ہلانا شروع کیا ہی تھا کہ اس کی نگاہ نوٹ کے نکلے ہوئے کونے پر پڑی۔ اس نے جیسے مجبوری کے انداز میں کندھے اچکائے "میرا خیال ہے"۔ وہ بولا "کہ ایسے وقت جب کہ گیٹ کھلا ہوا ہو اور لوگ ادھر سے اُدھر آ جا رہے ہوں میرے لئے ایک ایک فرد کو چیک کرنا مشکل ہے"۔

"بالکل یہی بات میں سوچ رہا تھا"۔ شین مسکرایا۔ اور پانچ ڈالر کا نوٹ ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں منتقل ہو گیا۔

شین ہوائی جہاز کے آنے تک صبر سے انتظار کرتا رہا۔ جیسے ہی ہوائی جہاز رن وے پہ اترا۔ وہ سرک کر بالکل گیٹ کے پاس آ گیا جو اس

وقت کھول دیا گیا تھا۔ پہریدار نے دانستہ اپنا رخ دوسری طرف کرلیا تھا۔ شین آگے بڑھا اور دوسرے لمحہ وہ گیٹ پار کرچکا تھا۔ مسافروں کے اترنے کے بعد جہاز کا پائلٹ اور دوسرا عملہ ریسٹ روم کی طرف آرہا تھا۔ شین نے ایک ائرہوسٹس کا انتخاب کیا اور لپک کر اس کے قریب پہنچا۔

"کیا تمہارے پاس مائیکل شین کے نام کا کوئی لفافہ ہے"۔ اس نے پوچھا۔ ایئر ہوسٹس نے غور سے شین کی طرف دیکھا۔ پھر مسکرائی اور اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اپنے ہینڈ بیگ سے ایک بھاری سا لفافہ نکال کر اس کے ہاتھوں میں دے دیا۔

"یہ اصول کے خلاف ہے"۔ اس نے کہا "مگر جب مجھے یہ معلوم ہوا کہ تم ایک مشہور پرائیویٹ جاسوس ہو اور اس لفافہ میں کوئی اہم کاغذ ہے تو میں نے اسے ساتھ لانے کی حامی بھرلی"۔

"تم نے بہت اچھا کیا"۔ شین نے مسکرا کر جواب دیا "ایک قتل کی واردات میں اس ثبوت کی شدید ضرورت تھی۔ تفصیل آج شام کے ڈیلی نیوز میں پڑھ لینا"۔

نو بجے شین اپنے آفس پہنچ چکا تھا۔ اس نے دیکھا کہ بیرونی آفس کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ لوسی اپنی میز کی درازوں سے اپنی ذاتی چیزیں نکال نکال کر ایک بڑے تھیلے میں رکھتی جارہی تھی۔ شین اندر داخل ہوا تو لوسی نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔

"آج صبح تم کچھ جلدی آگئے ہو مسٹر شین"۔ وہ بولی "میرا خیال تھا کہ میں اپنی چیزیں لے کر تمہارے آفس آنے سے پہلے یہاں سے چلی جاؤں گی"۔

"اب ختم بھی کرو"۔ شین نے جواب دیا "تم اچھی طرح جانتی ہو کہ تم مجھے چھوڑ کر نہیں جاسکتیں"۔

"شاید تم نے کل رات پانچ لاکھ ڈالر ملنے کی خوشی اور اس عورت کے نازنخروں میں کھو کر غور سے نہیں سنا تھا"۔ لوسی نے تلخی سے کہا "میں یہ فیصلہ کل رات ہی کرچکی ہوں"۔

"اب ان باتوں کو بھول جاؤ۔ غصہ میں نہ جانے انسان کیا کچھ کہہ جاتا ہے"۔ شین نے نرمی سے کہا "دفتر کا کام تمہارے بغیر نہیں چل سکتا"۔

"لیکن اب تمہیں یہ دفتر قائم رکھنے کی ضرورت ہی کیا ہے"۔ لوسی نے جواب دیا "بھول گئے عنقریب تم پانچ لاکھ ڈالر کے مالک بن جاؤ گے"۔

"وہ جب ملیں گے تب دیکھا جائے گا ابھی میں نے اپنا کاروبار بند نہیں کیا ہے یہ دفتر ابھی قائم ہے۔ ابھی دوہرے قتل کی ایک واردات کا معمہ حل نہیں ہوا ہے۔ تم جانا چاہتی ہو تو اس کے بعد چلی جانا۔ ابھی ہمیں بہت سا کام کرنا باقی ہے۔ کیا صبح کی ڈاک آگئی"۔

"ہاں آگئی"۔ آخر اس نے کہا "اور میں نے بغیر کھولے تمہاری میز پر رکھ دی ہے"۔

"میرے دفتر میں آؤ۔ میں دیکھتا ہوں اگر اس وقت ڈاک میں مسز لون ویلس نے وہ باقی لفافے بھیج دیئے ہیں تو ہمیں اس کیس کو ختم کرنے کی تیاری کرنا ہے"۔ شین نے اپنے دفتر کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہا۔

اس کی میز پر تازہ خطوط کا ایک چھوٹا سا ڈھیر قاعدے سے چنا رکھا تھا۔ شین نے شکاگو سے آیا ہوا لفافہ بھی اس کے ساتھ رکھ دیا دیکھنے سے معلوم ہوا کہ ڈاک میں مسز لون ویلس کا بھیجا ہوا ایک لمبا سا لفافہ بھی شامل ہے۔ اطمینان کی سانس لیتے ہوئے شین نے اسے اٹھالیا۔ اسی وقت لوسی

بھی اندر آ گئی۔ ''مسٹر مائیکل شین اگر تم سمجھتے ہو کہ میں کسی''۔ اس نے کہنا شروع کیا۔

''افوہ اب اس جھگڑے کو ختم بھی کرو''۔ شین نے اس کی بات کاٹ دی۔ یہاں اس لفافہ میں مسٹر میریڈتھ کا وہ فوٹو ہے جو کل رات لیا گیا ہے اور اس دوسرے لفافہ میں جو مسز لون نے بھیجا ہے اس میں بھی تین لفافوں کے علاوہ اس کے شوہر کی تصویر ہوگی۔ انہیں کھولو۔ دیکھتے ہیں کہ موجودہ واردات کے سلسلہ میں ان چیزوں سے کوئی مدد ملتی ہے یا نہیں''۔

لوسی نے ہونٹ بھینچ لئے مگر فوراً ہی لفافے کھولتے ہوئے واردات کے بارے میں اس کا تجسس اس کے غصہ پہ غالب آ گیا۔ اس نے پہلے شکاگو سے آنے والا لفافہ کھولا۔ اس میں نہایت احتیاط سے پیک کیا ہوا ایک پوسٹ کارڈ سائز فوٹو نکلا۔ صاحب فوٹو ننگے سر کسی مکان کے کھلے دروازے میں کھڑا تھا۔ جسمانی اعتبار سے وہ دبلا پتلا تھا قد اوسط اونچائی کا تھا اور اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے۔ غالباً اس بات پر کہ فوٹو گرافر نے اسے چھپنے کا کوئی موقع دیئے بغیر تصویر کھینچ لی تھی۔ دوسرے لفافے سے جو مسز لون نے بھیجا تھا ایک فوٹو اور تین لفافے نکلے۔ فوٹو شادی کے وقت دولہا دلہن کا گروپ فوٹو تھا دلہن یقیناً مسز لون تھی اور شادی کے لباس میں بڑی اچھی لگ رہی تھی۔ اس کے بازو میں بازو ڈالے ہوئے جو مرد کھڑا تھا وہ تندرست و توانا ہونے کے ساتھ ہی طویل قد کا مالک بھی تھا۔ اس کا چہرہ بھی بھرا ہوا چوڑا چکلا تھا۔

شین نے دونوں تصویروں کا موازنہ کیا اور اس کی آنکھوں میں نا امیدی کے تاثرات جھلکنے لگے۔

''ذرا دیکھنا لوسی''۔ وہ بولا ''میں نہیں سمجھتا کہ ان دونوں فوٹوؤں میں کوئی مشابہت ہو سکتی ہے اور نہ ہی ممکن ہے کہ چند سال کے اندر کوئی مرد اس حد تک تبدیل ہو جائے''۔

''یہ بالکل ایک دوسرے سے نہیں ملتے''۔ لوسی نے فوٹوؤں کو غور سے دیکھتے ہوئے جواب دیا ''تم یہ کہتے ہو کہ ان میں ایک فوٹو مسٹر میریڈتھ کا ہے یعنی اس آدمی کا جس سے البرٹ کی بیوی نے البرٹ سے طلاق لینے کے بعد شادی کی ہے۔ کیا تمہارا خیال یہ تھا کہ اس نے لون ویلس سے شادی کی ہے''۔

''مجھے بہرحال اس کا امکان محسوس ہو رہا تھا''۔ شین نے جواب دیا ''لون ویلس سال بھر پہلے ہاؤلے خاندان کے مالی کی حیثیت سے کام کرتے کرتے اچانک غائب ہو گیا تھا۔ مگر سوال یہ تھا کہ آخر کہاں۔ البرٹ کی بیوی تم دیکھ چکی ہو مجھے وہ ایک ایسی ہی عورت نظر آئی جو ایک مرد سے طبیعت بھر جانے کے بعد دوسرے مرد کو پھانسنے کی کوشش کرتی ہیں۔ مگر اب ہمیں غور کرنا پڑے گا کہ اگر وہ اس سے شادی کرنے کے لئے فرار نہیں ہوا تھا تو پھر کہاں گیا''۔

''میں کیا بتا سکتی ہوں۔ بہرحال مسٹر میریڈتھ کا فوٹو لون ویلس کا فوٹو تو نہیں معلوم ہوتا''۔ لوسی نے جواب دیا۔

''ذرا مجھے وہ خالی لفافہ دینا''۔ شین نے کہا۔ لوسی نے تینوں لفافے اس کی طرف بڑھا دیئے۔ یہ وہ لفافہ تھے جن کے اندر ہر تین ماہ کے بعد مسز لون ویلس کو ایک ہزار ڈالر کا نوٹ ملتا رہا تھا۔

شین نے دیکھا کہ تینوں لفافوں پر روشنائی سے پتہ لکھا گیا ہے۔ ہر ایک پر صرف مسز لون کا پتہ ہی لکھا تھا بھیجنے والے کا نام یا پتہ تحریر نہیں

تھا۔ دیکھتے دیکھتے اچانک شین کی آنکھوں میں ہلکی سی چمک پیدا ہوئی۔ اس نے جلدی سے اپنی میز کی دراز سے مسز لون کا دیا ہوا لفافہ نکالا جو وہ ساتھ لے کر آئی تھی اور جس میں دس ہزار ڈالر کے نوٹ ملفوف تھے۔ شین نے اس لفافہ کا باقی تین لفافوں سے موازنہ کیا اس بات میں کوئی شبہ نہیں تھا کہ چاروں لفافوں پر ایک ہی شخص کے ہاتھ کا پتہ تحریر تھا۔

''میں کوئی ماہر تحریر نہیں ہوں''۔ اس نے لوسی سے کہا ''مگر مجھے یقین ہے کہ یہ چاروں لفافے ایک ہی وقت میں تحریر کئے گئے ہیں تمہارا کیا خیال ہے۔ لوسی نے غور سے لفافوں کو دیکھا۔

''میں سمجھتی ہوں تمہارا اندازہ درست ہے مائیکل''۔ وہ بولی ''مگر اس کا مطلب کیا ہوا''۔

''سب سے پہلی بات تو یہ کہ اب ہم یقین سے نہیں کہہ سکتے کہ باقی تین لفافے لون ویلس نے ہی بھیجے تھے یا یہ کہ وہ ان لفافوں کے بھیجتے وقت زندہ بھی تھا یا نہیں مجھے افسوس ہے کہ ہم مسز لون ویلس کو کوئی اچھی خبر نہیں دے سکیں گے''۔

''تمہارا مطلب ہے کہ...... کہ وہ بھی مر چکا ہے''۔

''اگر یہ باقی تین لفافے بھی ایک ہی وقت لکھے گئے تھے تو ان کا واضح مطلب یہی ہے۔ انہیں سپرد ڈاک کرتے وقت لون ویلس کو اپنی میامی میں موجودگی اور خود اپنے ہاتھ سے سپرد ڈاک کرنے کا یقین نہیں تھا''۔

میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ غیر اختیاری طور پر لوسی کا ہاتھ رسیور اٹھانے کے لئے بڑھ گیا۔

''مائیکل شین آفس''۔ اس نے جواب دیا اور دوسری طرف کی گفتگو سننے لگی۔

''جی ہاں وہ موجود ہیں''۔ اس نے کہا اور ماؤتھ پیس پر ہاتھ رکھ کر شین سے بولی ''چیف جنری بات کر رہے ہیں۔ بے حد غصہ میں معلوم ہوتے ہیں''۔

شین نے لوسی کے ہاتھ سے رسیور لے لیا۔

''ہیلو چیف کیا بات ہے''۔ اس نے رسیور میں کہا۔

''لعنت ہو مائیکل تم نے بیٹرس کے قتل کو بالکل الجھا کر رکھ دیا ہے''۔ چیف نے بڑے غصہ سے جواب دیا ''ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم کسی کے بھی خلاف قاتل ہونے کا یقین نہیں کر سکیں گے۔ اور اب میں سمجھ رہا ہوں کہ تم نے یہ سب کیوں کیا تھا۔ اگر میرا اندازہ درست نکلا اور میں اسے ثابت کر سکا تو سمجھ لو کہ اب تم میامی میں نہیں رہ سکو گے''۔

''مگر معلوم بھی تو ہو کہ پریشانی کیا ہے''۔

''پریشانی''۔ چیف غرایا ''وہ جھوٹی شناخت جو تم نے لفٹ مین کے ذریعہ کرائی تھی تمہارے گلے میں پھندا بن گئی ہے۔ میں جول کراس۔ بیٹرس کے شوہر جیرالڈ اور دوسرے کئی لوگوں کو ایک لائن میں کھڑا کر کے لفٹ مین میتھو سے شناخت کرنے کے لئے کہا۔ مگر وہ ان میں سے کسی کو بھی نہیں پہچان سکا کبھی کہتا کہ یہ ہے اور کبھی کہتا کہ وہ ہے۔ ذاتی طور پر میں جیرالڈ کو قاتل خیال کرتا ہوں مگر اب ہم اسے سزا نہیں دلا سکتے۔ عدالت میں

اس کا وکیل میتھو کو کھڑا کر کے جرح کر سکتا ہے کہ اگر جیرالڈ قاتل ہے تو اس نے پہلی مرتبہ جول کراس کو قاتل کی حیثیت سے شناخت کیوں کر لیا تھا“۔

”بات واقعی پریشانی کی ہے“۔ شین نے جواب دیا ”مگر میں نہایت ایمانداری سے محسوس کر رہا تھا کہ جول“......

”تمہاری ایمانداری گئی جہنم میں“۔ چیف نے بگڑتے ہوئے کہا ”جول کراس ٹھیک ہی کہہ رہا تھا کہ تم نے اسے محض اس لئے پھانسا ہے کہ اس طرح جیسپر گروٹ کی ڈائری دیکھنے کا موقع حاصل کر سکو“۔

”اور تم نے اس کے کہنے پر یقین کر لیا“۔

”صرف اس کے کہنے کی بات نہیں ہے۔ ٹم راکی نے بھی اس سلسلہ میں کچھ اشارتاً کہا ہے اور اس سے زیادہ ایک وکیل الفریڈ ڈریک نے رپورٹ کی ہے کہ اس کی جیب سے ایک قیمتی چیز زبردستی نکال لی گئی ہے۔ خدا کی قسم مائیک یہ بالکل آخری مرتبہ ہے کہ تم میامی کے پولیس ڈیپارٹمنٹ کو اپنے مفاد کے لئے استعمال کر سکے ہو۔ اگر ہم اس کیس میں قاتل کو سزا نہیں دلوا سکے تو“......

”ذرا صبر کرو چیف“۔ شین نے اس کی بات کاٹتے ہوئے سخت لہجہ میں کہا ”میں نہ صرف بیٹرس کے قاتل کو بلکہ جیسپر گروٹ کے قاتل کو بھی ہاتھ پاؤں سے باندھ کر تمہارے حوالہ کرنے کے لئے بالکل تیار ہو چکا ہوں۔ اگر تم ان دونوں کا حل جاننا چاہتے ہو تو ابھی اسی وقت میرے دفتر چلے آؤ۔ جول کراس اور جیرالڈ کو بھی ساتھ لیتے آنا۔ اس کے علاوہ ہاؤلے خاندان کے وکیل ہسٹنگز کا موجود ہونا بھی ضروری ہے“۔

”ان کے علاوہ کوئی اور شخص جسے تم بلانا چاہتے ہو“۔ چیف نے کہا۔

”اور بھی کئی لوگ ہیں لیکن میں انہیں ذاتی طور پر دعوت دینا چاہتا ہوں“۔ شین نے جواب دیا اور فون رکھ دیا۔

وہ لوسی کی طرف متوجہ ہوا۔

”لوسی ذرا ٹم راکی کو فون کرو“۔ اس نے کہا

لوسی نے کچھ عجیب نگاہوں سے شین کی طرف دیکھتے ہوئے ریسیور اٹھایا۔ وہ شین کو اس موڈ میں پہلے بھی دیکھ چکی تھی اور اس کا مطلب صرف یہی ہوتا تھا کہ وہ واقعی سنجیدگی سے کسی کیس کو تکمیل تک پہنچانا چاہتا ہے۔ اس نے ٹم راکی کا نمبر ڈائل کر کے ریسیور شین کی طرف بڑھا دیا۔

”بڑے اچھے دوست ثابت ہوئے ہو تم“۔ شین نے ٹم راکی کی آواز سننے کے بعد کہا ”چیف جنٹری میرا لائسنس ضبط کرنے پر تلا ہوا ہے۔ میں نے میتھو کی شناخت کے بارے میں جو باتیں کہی تھیں وہ صرف تمہاری ذات کے لئے ہیں مگر تم نے سب کچھ چیف کے سامنے اگل دیا“۔

وہ کچھ دیر تک ٹم راکی کی بات سنتا رہا۔

”بہرحال تم نے جو کچھ کیا مگر میں تمہیں اپنے وعدے کے مطابق کیس کی تفصیلات سب سے پہلے شائع کرنے کا موقع دے رہا ہوں“۔ شین نے کہا ”دس منٹ کے اندر میرے دفتر پہنچو۔ اپنے ساتھ اخبار ہیرالڈ کا وہ پرچہ بھی لیتے آنا جس میں گروٹ اور کننگھم کے بچائے جانے کی داستان شائع ہوئی ہے“۔

ریسیور کریڈل پر رکھتے ہوئے شین لوسی سے مخاطب ہوا۔

''ابھی ہمیں کورم پورا کرنے کے لئے مزید تین افراد کی ضرورت ہے۔ مسز میریڈتھ یا جیک کس میں سے کسی کو بھی فون کر کے اس سے کہو کہ اگر وہ عذرا ہاڈلے کی جائیداد حاصل کرنا چاہتے ہیں تو فوراً یہاں آجائیں۔ نیز اپنے ساتھ کننگھم کو بھی لائیں۔ بتا دینا کہ اس کے بیان کے بغیر وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے''۔

''مائیکل شین''۔لوسی نے ایک مرتبہ پھر ریسیور اٹھاتے ہوئے کہا'' کیا تم اب بھی اس معاہدے کے مطابق عمل کرنے کو تیار ہو۔ ابھی چند لمحہ پہلے تمہارے طرزِ عمل کو دیکھتے ہوئے مجھے امید ہونے لگی تھی کہ''......

''کیا امید ہونے لگی تھی''۔شین نے پوچھا۔

''کہ تم ہمیشہ کی طرح ایک مرتبہ پھر حق و انصاف کا ساتھ دینے کے لئے تیار ہو''۔لوسی نے جواب دیا''خدا کے لئے شین ایک بار پھر سوچ لو تمہیں مسز میریڈتھ کی خواہشات کا کھلونا نہیں بننا چاہیے''۔

''تم مسز میریڈتھ کو فون کر رہی ہو یا نہیں''۔شین نے سخت لہجہ میں پوچھا۔

''نہیں۔ یہ ذلیل کام تم اپنے آپ ہی کرلو''۔اس نے جواب دیا۔

''اچھی بات ہے''۔شین طنزیہ لہجہ میں بولا''یہ ہنگامے کے ختم ہونے کے بعد میں خود تمہیں اس دفتر سے باہر نکالنے میں پوری مدد کروں گا''۔اس نے غصہ کے عالم میں ریسیور اٹھایا اور مسز میریڈتھ کا نمبر ڈائل کرنے لگا۔

☆..................☆..................☆

انیسواں باب

وہ سب کے سب مائیکل شین کے پرائیوٹ آفس میں جمع تھے۔ چیف جنٹری جو ابھی تک غصہ میں معلوم ہو رہا تھا۔ جول کراس جس کی حالت ایک رات جیل میں گزارنے کے بعد بہت بدلی ہوئی نظر آتی تھی۔ جیرالڈ جو آج بھی ہمیشہ کی طرح لاپرواہ اور بے فکر نظر آنے کی پوری کوشش کر رہا تھا۔ وکیل ہسٹنگز۔ ٹم راکی۔ جیک مس مسز میریڈتھ اور کننگھم سب کے سب ایک اضطراب کے عالم میں متوقع نگاہوں سے شین کی طرف دیکھ رہے تھے۔ پرائیویٹ آفس کا دروازہ چوپٹ کھلا ہوا تھا شین اپنی کرسی پر بیٹھا ہوا بیرونی آفس میں لوسی کو اپنی درازیں صاف کرتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ بظاہر وہ ہمیشہ کے لئے جانے کی تیاری میں منہمک تھی مگر شین جانتا تھا کو اس کے کان تمام تر توجہ کے ساتھ اندرونی آفس میں ہونے والی کارروائی کا ایک ایک لفظ سننے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔

''میں آپ لوگوں کا زیادہ وقت نہیں لوں گا'' شین نے ابتداء کی ''ہمیں دو قتل کی وارداتوں اور ایک پراسرار گمشدگی کا حل تلاش کرنا ہے ساتھ ہی یہ بھی دیکھنا ہے کہ عذرا ہاؤلے کی جائیداد قانونی طور پر اس کے اصلی وارث کو مل جائے۔ آپ لوگوں میں سے ہر ایک کسی نہ کسی طرح ان واقعات سے منسلک ہے اور اس لیے میں نے مناسب سمجھا کہ ان واقعات کا حل تلاش کرتے ہوئے آپ لوگ بھی موجود ہوں تو زیادہ بہتر ہے۔

ہر واقعہ کا سلسلہ کسی نہ کسی طرح گھوم پھر کر اس ڈائری سے جا ملتا ہے جو کہ جیسپر گروٹ نے جہاز کی تباہی کے بعد ایک چھوٹی سی کشتی میں اپنی اور اپنے ساتھیوں کی زندگی بچانے کی جدوجہد کے دوران لکھی تھی۔ وہ اور بیٹرس دونوں محض اس ڈائری کی وجہ سے قتل ہوئے یا پھر اس راز کی وجہ سے جو ایک مرتے ہوئے سپاہی البرٹ نے جیسپر گروٹ کو بتا دیا تھا۔ آپ لوگ جانتے ہیں کہ البرٹ ہاؤلے کو اس کے چچا عذرا ہاؤلے نے مرتے وقت اپنی جائیداد کا تنہا وارث قرار دیا تھا لیکن یہ جائیداد اسے اسی صورت میں مل سکتی تھی جب کہ وہ اپنے چچا کی موت کے وقت بقید حیات رہا ہو۔ عذرا ہاؤلے کی موت جہاز کی تباہی کے پانچویں دن واقع ہوئی تھی چنانچہ یہ جاننا بے حد ضروری ہو گیا کہ نوجوان البرٹ اس کشتی میں سمندر کے درمیان چوتھے دن فوت ہوا تھا یا پانچویں دن تک زندہ رہا۔ اور جیسپر گروٹ کی ڈائری اسی اہم بات کا ناقابل تردید ثبوت فراہم کرتی ہے۔

ابتداء میں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسپر گروٹ کے قتل کا ذمہ داران دو فریقین میں سے کوئی ایک ہے جو اسے قتل کر کے اور ڈائری کو ضائع کر کے ناجائز طور پر ایک کثیر دولت کا مالک بننا چاہتا ہے اور وہ دو فریق ہاؤلے خاندان اور مسز میریڈتھ تھے مگر اس نظریہ میں قباحت یہ تھی کہ گروٹ اسی شام قتل کیا گیا جب کو عذرا ہاؤلے کی وصیت ابھی پڑھی بھی نہیں گئی تھی اور دونوں فریق میں سے یقینی طور پر کسی کو بھی معلوم نہیں تھا کہ جائیداد کا وارث کون ہے اسے کسی طرح تقسیم کیا گیا ہے۔ یا یہ کہ البرٹ کی تاریخ وفات کا کوئی بھی تعلق اس وصیت سے ہو سکتا ہے یا نہیں۔

یہ صورت حال ہماری توجہ ڈائری سے ہٹا کر اس اعتراف گناہ کی طرف لے جاتی ہے جو البرٹ نے مرتے وقت جیسپر گروٹ کے سامنے

کیا تھا اور جسے کسی حد تک کننگھم بھی سن چکا تھا۔ جول کراس جس نے وہ ڈائری پڑھی ہے اس بات کی تصدیق کرسکتا ہے کہ اس کی حیثیت ایک راز کی طرح تھی جس کا تعلق ہاؤلے خاندان سے تھا اور اس کی بنیاد پر بڑی آسانی سے بلیک میلنگ کا سلسلہ شروع کیا جاسکتا تھا بشرطیکہ گروٹ اور کننگھم اسے اس مقصد کے لئے استعمال کرنے پر آمادہ ہو جائیں"۔

"یہ ایک جھوٹ ہے"۔ کننگھم نے درمیان میں بولتے ہوئے کہا "تم اس کا ایک لفظ بھی ثابت نہیں کرسکتے"۔

"میرا خیال ہے کہ بالکل کرسکتا ہوں"۔ شین نے جواب دیا اور اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا "اپنے قتل ہونے سے پہلے سہ پہر کے وقت گروٹ نے مسز لون کو ٹرنک کال کر کے بتایا تھا کہ اسے مسز لون کے گمشدہ شوہر کے بارے میں کچھ اہم باتیں معلوم ہیں۔ اس کے علاوہ اس نے بیٹرس کو بھی فون کر کے اسی شام آٹھ بجے ہاؤلے کوٹھی میں ملاقات کا وعدہ کیا تھا تاکہ وہ اس کے بھائی اور لون ویلس کے بارے میں کچھ گفتگو کرسکے۔ مگر اسے کوٹھی کے سامنے ٹیکسی سے اترنے کے فوراً بعد ہی قتل کر دیا گیا اور اس کا مقصد ظاہر ہے یہی تھا کہ وہ بیٹرس سے ملاقات نہ کرسکے۔

میں نے یہ پس منظر کے واقعات آپ لوگوں کو اس لئے بتائے ہیں کہ یہ ایک وقت سب لوگ ان واقعات سے واقف ہوسکیں۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کون لوگ تھے جو گروٹ کے قتل سے پہلے ڈائری کی تحریر سے واقف تھے۔ جواب ہے جول کراس اور کننگھم۔ صرف یہی دونوں ڈائری کے اندراجات کو جانتے تھے چنانچہ یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ ان دونوں میں سے کس نے گروٹ کو قتل کیا ہوگا اور اس کے بعد بیٹرس کے قتل کا ذمہ دار بھی ان دونوں میں سے کوئی ہوسکتا ہے جسے محض اس لئے جان سے مارا گیا کہ وہ مجھے یہ نہ بتاسکے کہ اس نے گروٹ کے قتل کی شام اپنی آنکھوں سے کیا کچھ دیکھا تھا"۔

"تب پھر یہ کام ضرور جول کراس کا ہوگا"۔ کننگھم نے انگلی سے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا "کیونکہ میں اس وقت مسز میریڈتھ کے ساتھ بسکین ہوٹل میں تھا۔ خود تم نے مجھے آتے دیکھا تھا اور میرے سامنے ہی وہاں سے گئے تھے۔ میں نے جو کچھ سنا ہے اس کے مطابق جب تم یہاں پہنچے تو وہ قتل کی جاچکی تھی۔ چاہو تو مسز میریڈتھ بھی میرے بیان کی تائید کرسکتی ہیں"۔

"میں ضرور مسز میریڈتھ سے تمہارے بیان کی تائید یا تردید کے لئے کہوں گا"۔ شین نے جواب دیا "مگر اس سے پہلے میں ایک بات بالکل آخری مرتبہ طے کر دینا چاہتا ہوں کل جب جول کراس سے بیٹرس کی موت کے بارے میں سوالات کر رہا تھا میں نے اس سے پوچھا تھا کہ کیا گروٹ کی ڈائری میں لون ویلس کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے۔ اس نے اس بات سے انکار کیا۔ مگر ثبوت میں مجھے ڈائری پڑھنے کی اجازت نہیں دی۔ بہر حال میں اب ڈائری پڑھ چکا ہوں اور جانتا ہوں کہ جول کراس کا کہنا بالکل درست تھا۔ ڈائری میں لون ویلس کا کوئی ذکر نہیں ہے"۔

شین نے اپنی ہپ پاکٹ کی طرف ہاتھ بڑھایا اور ایک جھٹکے سے گروٹ کی ڈائری نکالتے ہوئے اسے عین میز کے درمیان چیف جنٹری کے سامنے ڈال دیا۔ ڈائری کو دیکھتے ہی جیک مس غصہ میں کرسی سے کھڑا ہوگیا۔ مسز میریڈتھ اس طرح سکتہ کی سی کیفیت میں آنکھیں پھاڑے ڈائری کو دیکھ رہی تھی۔ وکیل ہسٹنگز نے چاہا کہ ہاتھ بڑھا کر ڈائری اٹھالے مگر چیف جنٹری نے فوراً اس پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ شین یہ سب کچھ دیکھ کر مسکرایا۔

"یہ ایک اہم ثبوت ہے چیف"۔ وکیل نے کہا "کیا تم سن نہیں رہے ہو کہ مسٹر شین کیا کہہ رہے ہیں۔ بیس لاکھ ڈالر کی جائیداد اس سوال پر

معلق ہے کہ البرٹ چوتھے دن مرا تھا یا پانچویں دن"۔

"تم کننگھم سے کیوں نہیں پوچھ لیتے"۔ شین نے تجویز کیا "مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ حلفیہ بیان کرنے کے لئے آمادہ ہے کہ البرٹ نے پانچویں دن انتقال کیا تھا۔ تاکہ جائیداد مسز میریڈتھ کے قبضہ میں آجائے"۔

ایسا معلوم ہوا جیسے کننگھم کے گلے میں کوئی چیز پھنس گئی ہو۔

"یہ...... یہ اس وقت کی بات"...... اس نے تیز نظروں سے جیک کی طرف دیکھا "تم تو کہہ رہے تھے...... کہ شین...... کہ شین اس ڈائری"۔

"شٹ اپ"۔ جیک نے جلدی سے کہا "یہ کسی طرح کا کوئی فریب ہے جو شین"۔

"تم اسے بولنے کیوں نہیں دیتے"۔ شین نے بات کاٹتے ہوئے کہا "وہ اس بیان پر اس لئے آمادہ ہو گیا تھا کہ تم نے اسے یقین دلایا تھا کہ اسے جھوٹا ثابت کرنے کے لئے ڈائری بطور ثبوت پیش نہیں کی جائے گی۔ تمہیں شرم آنی چاہیے جیک کہ ایک وکیل ہوتے ہوئے تم مجھ جیسے قانون وانصاف پسند شہری سے یہ توقع کر رہے تھے کہ میں ایک ثبوت کو غائب کر دونگا"۔

وہ چیف کی طرف گھوما۔ "چیف تم خود ڈائری کھول کر دیکھ لو...... مسٹر ہسنگو یہ معلوم کر کے بہت خوش ہوں گے کہ البرٹ چوتھے دن فوت ہوا تھا یعنی اپنے چچا عذرا ہاؤلے کی موت سے پہلے"۔

شین ایک لمحہ کے لئے رکا۔ چیف بیتابی کے ساتھ ڈائری کے ورق پلٹ رہا تھا۔

"اور اب"۔ اس نے دوبارہ کہنا شروع کیا "میں اس کیس کی باقی تفصیلات کو ختم کرنے سے پہلے ایک چھوٹا سا تجربہ کرنا چاہتا ہوں۔ تم ذرا مجھے وہ ہیرالڈ کا پرچہ دینا جسے لانے کی میں نے تم سے درخواست کی تھی"۔

ٹم راکی نے گفتگو کے ٹوٹ لیتے لیتے رک کر اپنی جیب سے ہیرالڈ اخبار نکالا اور اٹھ کر شین کو دے دیا۔ شین نے اخبار کا پہلا صفحہ کھولا اور اسے کننگھم کے سامنے اس طرح رکھ دیا کہ البرٹ ہاؤلے کا فوٹو بالکل اس کی نگاہوں کی زد میں تھا۔

"کیا تم اس شخص کو پہچانتے ہو"۔ شین نے پوچھا۔

"کیوں نہیں"۔ کننگھم نے جواب دیا "یہ البرٹ ہاؤلے کا فوٹو ہے کیا تم خود نہیں پڑھ سکتے"۔

"مجھے معلوم ہے کہ اخبار میں لکھا ہے"۔ شین نے جواب دیا "مگر میں چاہتا ہوں کہ تم ہمیں بتاؤ کہ یہ اسی سپاہی کی تصویر ہے جو تمہارے اور گروٹ کے ساتھ کشتی پر سوار تھا اور بعد میں مر گیا"۔

"یقیناً یہ اسی کا فوٹو ہے"۔ کننگھم نے جواب دیا "کیا میں تین چار دن تک اس کے ساتھ رہنے کے باوجود اسے نہیں پہچان سکوں گا"۔

"بیشک تم پہچان سکتے ہو"۔ شین نے اطمینان سے کہا "مگر بدقسمتی سے میرے پاس البرٹ ہاؤلے کا ایک دوسرا فوٹو بھی ہے جو کل رات شکاگو میں کھینچا گیا ہے۔ آپ لوگوں کی اطلاع کے لئے یہ بھی بتا دوں کہ وہ شکاگو میں اپنے آپ کو تھیوڈر میریڈتھ کہلواتا ہے"۔

شین نے اپنی جیب سے وہ فوٹو نکال کر میز پر ڈال دیا جو بنجامن نے شکاگو سے بھیجا تھا۔

''چیف''۔ وہ بولا۔''البرٹ ہاؤلے کا انتقال اس کشتی میں نہیں ہوا۔ اس کے بجائے اس سپاہی نے انتقال کیا تھا جو اپنے آپ کو البرٹ ہاؤلے کہتا تھا جب کہ اس کا اصلی نام لون ویلس تھا۔ یہ اس کی تصویر ہے''۔

اس نے مسز لون کا بھیجا ہوا فوٹو بھی چیف جنری کے سامنے رکھ دیا اور کننگھم کی طرف گھوما۔

''اب ذرا اسے بھی دیکھو مسٹر کننگھم''۔ وہ بولا''اور غور کر کے بتاؤ کہ کیا یہ وہ سپاہی تو نہیں جو کشتی پر تمہارے ساتھ تھا۔ دراصل یہی وہ راز تھا جو مرتے ہوئے سپاہی نے جیسپر گروٹ کو بتایا تھا۔ تم ڈائری میں دیکھ سکتے ہو کہ اس کے مرنے کے بعد گروٹ نے کہیں البرٹ کے نام سے اس کا ذکر نہیں کیا بلکہ سپاہی لکھتا رہا جب کہ اس سے پہلے وہ البرٹ تحریر کرتا رہا تھا۔ بوڑھی مسز ہاؤلے اپنے اکلوتے بیٹے کو کسی بھی صورت میں فوج میں نہیں بھیجنا چاہتی تھیں چنانچہ انہوں نے اپنے مالی کو اپنے بیٹے کے نام سے بھرتی کرا دیا۔ اس خدمت کا معاوضہ اسے دس ہزار ڈالر کی صورت میں فوری طور پر ادا کیا گیا اور مزید ایک ہزار ڈالر تین ماہ کے بعد اس کی بیوی کو بھیجنے کا وعدہ کیا گیا۔ البرٹ کی بیوی میٹی نے اس طرح مدد کی کہ رینو جا کر البرٹ سے طلاق لے لی اور پھر دوبارہ اسی سے تھیوڈر میریڈتھ کے نام سے شادی کر لی۔ یہ بات مجھے اسی وقت سمجھ لینا چاہیے تھی جب مجھے یہ معلوم ہوا تھا کہ البرٹ نے طلاق لینے کے باوجود اپنی بیوی کو اپنے بعد تمام جائیداد کا وارث قرار دیا ہے چاہے بیشک وہ کسی اور سے شادی کر لے۔ ظاہر ہے کہ وہ اسی ترکیب سے حقیقت حال کا اظہار کیے بغیر اپنے چچا عذرا ہاؤلے کی جائیداد حاصل کر سکتا تھا۔ اگرچہ یہ بات مجھے شروع سے ہی محسوس ہوئی تھی مگر میں آج سے پہلے اس کی واقعی اصلیت نہیں جان سکا تھا''۔

کمرے میں گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی اور ہر فرد کی آنکھیں مسز میریڈتھ پر لگی تھیں۔ آخر ایک لمحہ کے تذبذب کے بعد اس نے زبان کھولی۔

''شین ٹھیک کہہ رہا ہے''۔ وہ بولی''حقیقت یہی ہے۔ مجھے شروع سے یقین نہیں تھا کہ البرٹ اس اسکیم میں کامیاب ہو سکے گا۔ یہ تمام پلان اصل میں اس کی ماں کا سوچا ہوا تھا اس نے لون ویلس کو اپنے بیٹے کے بجائے فوج میں جانے پر مجبور کیا۔ میں اس تجویز کے خلاف ہوتے ہوئے بھی صرف البرٹ کی محبت کی وجہ سے اس میں حصہ لینے پر آمادہ ہو گئی۔ میں نہیں سمجھتی کہ میرا یہ فعل کسی بھی قانون کی زد میں آتا ہے''۔

''یہ سب کچھ بہت دلچسپ ہے''۔ چیف جنری نے سنجیدگی سے کہا''عنقریب البرٹ پر حکومت کو دھوکا دینے کے جرم میں مقدمہ چلایا جائے گا مگر ہمیں ابھی تک ان قتل کی دو وارداتوں کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہوا۔ کچھ دیر پہلے شین نے کہا تھا کہ قتل جول کراس یا کننگھم نے کیا ہے۔ میں پہلے ہی معلوم کر چکا ہوں کہ جول کراس کے پاس دونوں وارداتوں کے سلسلہ میں جائے واردات سے عدم موجودگی کا کوئی ثبوت نہیں ہے اب اگر کننگھم کوئی''......

''کیوں نہیں''۔ کننگھم جلدی سے بولا''میں بتا چکا ہوں کہ میں بیٹرس کے قتل کے وقت مسز میریڈتھ کے کمرے میں موجود تھا۔ خود شین اس بات کی گواہی دے سکتا ہے۔ وہ میرے سامنے وہاں سے رخصت ہوا تھا''۔

''یہ سچ ہے''۔ شین نے جواب دیا''مگر سوال یہ ہے کہ تم میرے جانے کے بعد وہاں کتنی دیر ٹھہرے تھے''۔

''کم سے کم آدھ گھنٹہ۔ تم مسز میریڈتھ سے معلوم کر سکتے ہو''۔ کننگھم نے جواب دیا وہ مسز میریڈتھ کی طرف گھوما''میٹی ہم نے اس بارے

میں کل بات بھی کی تھی اور تم نے کہا تھا کہ".....

"اس نے جو کہا تھا اسے ہی کہنے دو"۔ شین نے تیزی سے کہا" میں سمجھتا ہوں کہ میٹی نے کننگھم کے حق میں اگر کوئی بات کہنے کا وعدہ کیا بھی تھا تو یہ اس وقت کی بات ہے کہ جب اسے یقین تھا کہ جائیداد حاصل کرنے کے لئے اسے کننگھم کے بیان کی ضرورت ہے۔ مگر اب اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ ہم جان چکے ہیں کہ کشتی پر مرنے والا البرٹ نہیں لون ویلس تھا۔ مجھے امید نہیں کہ میٹی اب کننگھم کو بچانے کے لئے کوئی غلط بیان دینا چاہے گی"۔

"تمہارا اندازہ بالکل درست ہے"۔ مسز میریڈتھ نے جواب دیا" اس طرح کی کوئی گفتگو میرے اور کننگھم کے درمیان نہیں ہوئی تھی۔ اس کے علاوہ تم خود یہ بات اچھی طرح جانتے ہو کہ کننگھم میرے کمرے میں موجود تھا اور میں سمجھتی ہوں کہ اتنا ہی ثبوت اس بات کے لئے کافی ہے کہ وہ بیٹرس کو قتل کر سکتا تھا"۔

"کافی ہے نہیں کافی ہوتا اگر میں تمہارے ہوٹل سے سیدھا اپنے کمرے میں واپس آجاتا"۔ شین نے بتایا" مگر ایسا نہیں ہوا۔ میں نے پندرہ بیس منٹ ہوٹل کے جاسوس سے تمہارا شکاگو کا پتہ معلوم کرنے اور پھر تمہارے نام سے ایک تار تمہارے شوہر کو بھیجنے میں ضائع کر دیئے۔ اور یہ بہت کافی وقت تھا کہ کننگھم مجھ سے پہلے میرے کمرے میں پہنچ کر بیٹرس کو قتل کر دے۔ سوائے اس صورت کے کہ وہ تمہارے پاس کم سے کم آدھ گھنٹہ ضرور ٹھہرا ہو"۔

"مگر وہ نہیں ٹھہرا تھا"۔ مسز میریڈتھ نے فوراً کہا" جیسے ہی تم گئے اس نے بڑبڑاتے ہوئے کسی اور سے ملنے کا عذر کیا اور کمرے سے نکل گیا۔ میں سمجھ رہی تھی کہ تم سیدھے اپنے کمرے پر واپس گئے ہو جس صورت میں ظاہر ہے کہ کننگھم اسے قتل نہیں کر سکتا تھا۔ بہرحال میں کوئی غلط بیانی کر کے کسی قاتل کی پشت پناہی نہیں کر سکتی"۔

کننگھم جوش سے اٹھ کھڑا ہوا۔" یہ ساری باتیں بہتان تراشی سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتیں"۔ وہ چلایا" جیسپر گروٹ میرا بہترین دوست تھا اور بیٹرس کے لئے بھی مجھے کوئی دشمنی نہیں تھی"۔

"چیف"۔ شین نے سنجیدہ لہجہ میں کہا" جول کراس کسی بھی قتل کے لئے کوئی مقصد نہیں رکھتا تھا۔ مگر کننگھم لون ویلس کے راز کی قیمت اس وقت ہاڈلے خاندان سے وصول نہیں کر سکتا تھا۔ جب تک کہ گروٹ زندہ تھا۔ پھر بیٹرس کا قتل بھی اسے اپنے جرم کو چھپانے کے لئے کرنا پڑا۔ میں اسے ایک رات قبل اپنے ہوٹل کا پتہ بتا چکا تھا۔ پھر اس نے مسز میریڈتھ کے کمرے میں مجھے لوسی سے بات کرتے سنا کہ بیٹرس میرے کمرے میں میرا انتظار کر رہی ہے اور یہ کہ میں واپس جاتے ہوئے درمیان میں کسی کام سے رکوں گا۔ میں نے تو وقت بھی بتا دیا تھا کہ بیس منٹ سے پہلے اپنے کمرے پر واپس نہیں پہنچ سکتا۔ اس طرح اسے بیٹرس کو قتل کرنے کا پورا وقت حاصل تھا۔ اس کے خلاف پوری باریک بینی سے حالات کی تحقیقات کرو۔ لفٹ مین میتھو نے جو حلیہ بتایا تھا وہ کننگھم پر بالکل فٹ آتا ہے۔ اسے لائن میں کھڑا کر کے میتھو سے دوبارہ شناخت کراؤ اور پھر دیکھو کیا ہوتا ہے"۔

☆..............☆..............☆

بیسواں باب

جب اندرونی آفس پوری طرح خالی ہو گیا تو مائیکل شین کئی منٹ تک اپنے دفتر کی کھلی ہوئی کھڑکی کے پاس کھڑا ہوا نہ معلوم کیا سوچتا رہا۔ اس کی پشت کمرے کے دروازے کی طرف تھی کچھ دیر کے بعد اس نے ایک ٹھنڈی سانس بھری اور گھوم کر واٹر کولر کے قریب گیا ایک گلاس میں پانی لیا اور اپنی میز پر جا کر بیٹھ گیا۔ پانی پی کر ایک سگریٹ سلگایا۔ کچھ ہچکچایا اور پھر اس بٹن پر انگلی رکھ دی جو میز کے ایک کونے میں لگا ہوا تھا۔ جواب میں لوسی اندر داخل ہوئی تو اس کے بال پریشان تھے اور چہرے پر جگہ جگہ میک اپ آنسوؤں سے دھل چکا تھا۔

''مائیکل''۔ اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا ''مجھے افسوس ہے''۔

''کس بات پر''۔ شین نے خفیف تبسم کے ساتھ پوچھا۔

''ان باتوں پر جو میں نے اپنی حماقت سے کل رات تم سے کہی تھیں۔ میں بیوقوف تھی کہ جب تم مجھ سے اعتماد کرنے کے لئے کہہ رہے تھے تو میں نے اسے قابل توجہ نہیں سمجھا۔ اور مائیکل کیا تم مجھے معاف نہیں کر سکتے''۔

وہ ایک دم آگے بڑھی اور شین کے شانے پر سر رکھ کر رونا شروع کر دیا۔

''بس اب رونا دھونا بند کرو''۔ شین نے نرمی سے کہا ''ہم بہر حال ایک اور کیس کامیابی سے ختم کر چکے ہیں''۔

''تم نے کل رات ہی مجھے کوئی اشارہ کیوں نہیں کر دیا کہ تم کیا کرنے کا ارادہ رکھتے ہو''۔ لوسی نے سسکیوں کے درمیان کہا ''تم نے مجھے یہ کیوں سمجھانے کی کوشش کی کہ تم اس عورت کی خاطر ڈائری تباہ کرنا چاہتے ہو''۔

''اس لئے کہ تم کوئی اچھی اداکارہ نہیں ہو''۔ شین نے بتایا ''اگر تمہیں سچائی کا علم ہوتا تو اپنے طرز عمل سے ظاہر کر دیتیں''۔

''اس بات سے تمہارا کیا مطلب ہے''۔ لوسی اس سے الگ ہوتے ہوئے بولی۔

''کیا تم یہ محسوس نہیں کرتیں کہ کل رات تمہارے بگڑنے غصہ ہونے ملازمت چھوڑنے تک پر آمادہ ہو جانے کی وجہ سے ہی میں اس معاہدے پر مسز میریڈتھ کے دستخط کرانے میں کامیاب ہو سکا ہوں اسے اور جیک کو بالکل یقین ہو گیا تھا کہ میں ضرور ڈائری ضائع کر دوں گا۔ یقیناً وہ مجھے اس بات کے لئے پانچ لاکھ ڈالر دینے پر آمادہ نہیں ہوتی کہ میں البرٹ کو زندہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہا ہوں تاکہ اسے حکومت کو فریب دینے کے جرم میں سزا ہو جائے۔ جب تم نے میری مخالفت کی تو اسے یقین ہو گیا کہ میں واقعی اتنے ذلیل کردار کا آدمی ہوں کہ وہ مجھ سے نہایت اطمینان کے ساتھ ایک اہم ثبوت ضائع کرنے کے لئے معاہدہ کر سکتی ہے''۔

''گویا جب تم نے وہ معاہدہ کیا تو تم حقیقت سے واقف ہو گئے تھے''۔

''پوری طرح نہیں بھی ہوا تھا تب بھی ایک طرح سے حالات کا درست اندازہ ہو چکا تھا۔ پھر یہ بھی دیکھو کہ آخر اس میں میرا نقصان بھی کیا تھا۔ اگر میرا اندازہ غلط نکلتا تو میں معاہدہ پھاڑ دیتا اور پانچ لاکھ ڈالر ملنے کی امید کسی دوسرے کیس کے لئے اٹھا رکھتا''۔

''تمہیں یہ کب معلوم ہوا کہ کشتی پر مرنے والا حقیقت میں البرٹ نہیں بلکہ لون ویلس تھا''۔

''میں سمجھتا ہوں کہ یقینی طور پر اس کا شبہ مجھے البرٹ کا تار پانے کے بعد ہوا۔ اس نے میامی میں آنے سے صاف انکار کر دیا تھا اور پھر جب میں نے ڈائری پڑھی اور دیکھا کہ گروٹ نے پانچویں دن سے البرٹ کے بجائے لون ویلس کا ذکر سپاہی کے نام سے کرنا شروع کر دیا تھا تو مجھے قطعی یقین ہو گیا کہ میرا اندازہ درست تھا۔ اس کے علاوہ جب کہ میں نے کہا مجھے یہ بات شروع سے ہی عجیب لگ رہی تھی البرٹ نے اپنی مطلقہ بیوی کو اپنی وصیت میں وارث بنا دیا خواہ وہ کسی اور سے ہی شادی کیوں نہ کر لے''۔

''تمہیں یقین ہے کہ تم اس معاہدہ کی بنیاد پر پانچ لاکھ ڈالر وصول کر سکو گے''۔

''کیوں نہیں۔ میں نے اسے لکھا ہی ایسے الفاظ میں ہے کہ البرٹ یا مسز میریڈتھ جسے اب ہم مسز البرٹ کہیں تو زیادہ بہتر ہے یا ہاؤلے خاندان کا کوئی فرد اسے کسی عدالت میں چیلنج نہیں کر سکتا۔ مگر لوسی میرا خیال ہے کہ ہم اس انعام میں دوسروں کو بھی شریک کر لیں تو بہتر ہے۔ بوڑھی مسز ہاؤلے کی حالت پر مجھے بہت افسوس ہے اس نے اپنے بیٹے کو فوج سے بچانے کے لئے کیا کچھ نہیں کیا مگر سب بیکار۔ پھر مسز لون ویلس کا معاملہ بھی قابل غور ہے۔ اس کا فارم اور دو چھوٹے چھوٹے بچے لون ویلس کے مرنے کے بعد یقیناً ہماری مدد کے مستحق ہیں''۔

''اوہ مائیکل تم...... تم بہت عظیم انسان ہو''۔ لوسی نے آنسو بھری آنکھوں سے کہا اور اس کے ہاتھ ایک مرتبہ پھر شین کی گردن میں حمائل ہو گئے۔

''مجھے سچ مچ اپنے آپ پر بیحد غصہ آ رہا ہے اور تم سے بیحد ندامت محسوس ہو رہی ہے''۔ لوسی اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے بولی'' تم یہ سب کچھ دوسروں کے لئے کر رہے تھے اور میں تمہیں الزام دے رہی تھی کہ...... کہ''...... اس سے آگے کچھ اور نہیں کہا جا سکا۔ شین نے بڑے پیار سے لوسی کا سر تھپتھپایا۔

''مگر میں نے سب کچھ دوسروں کے لئے تو نہیں کیا ہے''۔ وہ بولا'' اس پانچ لاکھ سے اگر میں اپنی فیس کے لئے ایک معقول رقم نکال لوں تو کیا حرج ہے۔ اب تو شاید تمہیں بھی کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ کم سے کم تمہارے لئے ایک فرکوٹ اور ایک کار جس کا میں نے وعدہ کیا تھا خریدنا بہرحال ضروری ہے۔ البتہ اگر تم اب بھی ملازمت چھوڑنا چاہتی ہو تو دوسری بات ہے''۔